# اک متاع دیدہ تر کے سوا کچھ بھی نہیں

## یہی سوز نفس ہے اور میری کیمیا کیا ہے؟

ساحل کا ایک برس مکمل ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس سال کا ہر شمارہ ایک خاص موضوع پر مشتمل تھا۔ عالم اسلام میں روایت، جدیدیت بلکہ ایمان و مادیت کی کشمکش پر مبنی ساحل نے پانچ شمارے شائع کیے۔ اس کے علاوہ مغربی یلغار مغربی فکر و فلسفے کی حقیقت اور عالمی استعماری طاقتوں کی اصل شکل و صورت دکھانے کے لیے سات علمی و تحقیقی شمارے شائع کیے گئے ہیں جو حوالہ جات سے پر تھے۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا کرم ہے کہ اس نے ہمیں وہ توفیق وہ صلاحیت وہ استعداد عطا فرمائی اور ہمیں اپنے دین کی خدمت کی سعادت عنایت کی۔ الحمدللہ پاکستان اور ہندوستان کے تمام مکاتب فکر کے علماء، مفکرین، دانشور اور محققین کی جانب سے ان خصوصی شماروں پر نہایت مثبت ردعمل سامنے آیا۔ ساحل علماء کرام کا خادم ہے اور ملت اسلامیہ کا ترجمان اس کا دل ملت کے درد سے پر ہے۔ اس کا ہدف ملت اسلامیہ کی اصلاح، اس کی تعمیر و تطہیر اور اس کا عروج ہے۔ ساحل کسی تقسیم و تفریق کا قائل نہیں، وہ امت کو جوڑنے والوں کا ہم سفر ہے، امت کو ریزہ ریزہ کرنے والوں سے اس کا کوئی تعلق نہیں، وہ اسلام کو الحق الدین اور قرآن کو الکتاب اور آخری کتاب مانتا ہے اور الدین الاسلام پر کسی مکالمے، کسی سمجھوتے اور کسی معذرت خواہی کا قائل نہیں۔ اسلام کے سوا دنیا میں جو کچھ ہے وہ باطل ہے، اس زمین پر خیر اور حق قرآن و سنت کے ذریعے قیامت تک محفوظ کر دیا گیا ہے۔ ان سرچشموں سے انحراف کرنے والا جدیدیت پسند ہے۔ اور ایسے جدیدیت پسندوں کا مستقل محاسبہ اور محاکمہ ساحل کے بنیادی اہداف میں سے ایک ہدف ہے۔ اسلام کی طاقت کے اصل مراکز ہماری مساجد، مدارس، علماء، خانقاہیں، اسلامی تحریکیں، مجاہدین کی مسلمہ جماعتیں اور ہر وہ دینی گروہ ہے جو کفر کی یلغار سے برسر پیکار ہیں اور خون کے ذریعے اپنے وجود کی شہادت دینے پر آمادہ ہے۔ ہر وہ گروہ جو امت کی اجتماعیت، علمیت اور ماخذات دین سے انحراف برتتا ہے اور دین کی من مانی تشریح تعبیر و عمل کا قائل ہے۔ ساحل کا اس سے کوئی واسطہ نہیں۔ ساحل کے پاس متاع دیدہ تر کے سوا کوئی دولت نہیں، اس امت کی حالت زار پر

ہمارے دل سے نکلنے والے آنسو تحریر کے سانچے میں ڈھل جاتے ہیں، ہمیں نہ ادعائے علم ہے نہ کسی قسم کی برتری کا دعویٰ، ہمارے پاس محض سوزِنفس کی دولت ہے، اسی کیمیا سے ساحل کے مہ و انجم کی نمود ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک ایسا قلب عطا کیا ہے جو امت کے آلام و مصائب پر دھڑکے بغیر نہیں رہتا، اس دل کی دھڑکنیں آپ ساحل کے متن، بین السطور، بلکہ سطر سطر میں محسوس کر سکتے ہیں۔ ہم کسی فرد، گروہ کی تحقیر، تکفیر، تذلیل اور توہین کے قائل نہیں بلکہ علمی دلائل کے ساتھ اس امت کی تاریخ، روایت، علمیت، مابعدالطبیعیات کے ساتھ الحاد، جدیدیت اور فتنہ حاضر کا علمی مقاطعہ جاری رکھے ہوئے ہیں اور انشاء اللہ یہ جاری رہے گا۔ ایک سال کی تکمیل پر ہم اللہ رب العزت کی بارگاہ میں ہدیہ تشکر اور رسالت مآبؐ کی دعائیں پیش کرتے ہیں اور تمام قارئین سے استدعا کرتے ہیں کہ وہ ان دعاؤں میں ہمارے شریک بن جائیں۔ یہ دعائیں ہمارا اصل اثاثہ ہیں۔ ان دعاؤں کی قبولیت ہی ہمیں صراط مستقیم پر گامزن رکھ سکتی ہے۔

### میدان عرفات میں رسالت مآبؐ کی دعا:

اے اللہ تو میری بات کو سنتا ہے اور میری جگہ کو دیکھتا ہے اور میرے پوشیدہ اور ظاہر کو جانتا ہے، تجھ سے میری کوئی بات چھپی نہیں رہ سکتی، میں مصیبت زدہ ہوں محتاج ہوں، فریادی ہوں، پناہ جو ہوں، پریشان ہوں، ہراساں ہوں، اپنے گناہوں کا اقرار کرنے والا ہوں، اعتراف کرنے والا ہوں، تیرے آگے سوال کرتا ہوں، جیسے بے کس سوال کرتے ہیں، تیرے آگے گڑگڑاتا ہوں، جیسے گناہ گار ذلیل و خوار گڑگڑاتا ہے اور تجھ سے طلب کرتا ہوں جیسے خوفزدہ، آفت رسیدہ طلب کرتا ہے اور جیسے وہ شخص طلب کرتا ہے جس کی گردن تیرے سامنے جھکی ہو، اور اس کے آنسو بہہ رہے ہوں اور تن بدن سے وہ تیرے آگے فروتنی کیے ہوئے ہو۔ اور اپنی ناک تیرے سامنے رگڑ رہا ہوں، اے اللہ تو مجھے اپنے سے دعا مانگنے میں ناکام نہ رکھ اور میرے حق میں بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہو جا اے سب مانگنے جانے والوں سے بہتر اے سب دینے والوں سے اچھے۔ [کنز العمال عن ابی عباس]

### سید الاستغفار ایک عجیب دعا:

اے اللہ! تو ہی میرا رب [یعنی مالک و مولا] ہے، تیرے سوا کوئی مالک و معبود نہیں، تو نے ہی مجھے پیدا فرمایا اور وجود بخشا، میں تیرا بندہ ہوں، اور جہاں تک مجھ عاجز و ناتواں سے ہو سکے گا تیرے ساتھ کیے ہوئے [ایمانی] عہد و میثاق اور [اطاعت و فرمانبرداری کے] وعدے پر قائم رہوں گا۔ تیری پناہ چاہتا ہوں اپنے عمل و کردار کے شر سے، میں اقرار کرتا ہوں کہ تو نے مجھے نعمتوں سے نوازا، اور اعتراف کرتا ہوں کہ میں نے تیری نافرمانیاں کیں اور گناہ کیے، اے میرے مالک و مولا! تو مجھے معاف فرما دے اور میرے گناہ بخش دے، تیرے سوا گناہوں کو بخشنے والا کوئی نہیں۔ [صحیح بخاری]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ دعا روایت کی ہے: اے اللہ! جو

کچھ علم تو نے مجھے عطا فرمایا اس کو میرے لیے نفع مند بنا دے [یعنی مجھے اس پر عمل کرنے کی توفیق دے] اور مجھے وہ علم عطا فرما جو میرے لیے نافع ہو اور میرے علم میں اضافہ فرما۔ اللہ کے لیے حمد وستائش ہے ہر حال میں، اور میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں دوزخیوں کے حال سے۔ [جامع ترمذی، سنن ابن ماجہ]

حضرت ابوعبداللہ بن عمرؓ اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ دعا روایت کی ہے: [ترجمہ] اے اللہ مجھے پل بھر کے لیے میرے نفس کے حوالہ نہ کر، اور جو کوئی اچھی چیز [اچھا عمل یا اچھا حال] تو نے مجھے عطا فرمایا ہے اس کو مجھ سے واپس نہ لے۔ [مسند بزار]

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ دعا روایت کی ہے: اے اللہ ہم کو بخش دے، ہم پر رحمت فرما اور دوزخ سے ہمیں بچالے، اور ہمارے حالات اور جملہ معاملات درست فرما دے۔ آپ سے عرض کیا گیا: حضورؐ ہمارے لیے اور زیادہ دعا فرمایئے؟...... آپ نے فرمایا: کیا [اس دعا میں جو میں نے ابھی کی] ساری خیر کو ہم نے جمع نہیں کرلیا۔ [مسند احمد، سنن ابن ماجہ، معجم کبیر طبرانی]

حضرت عبداللہ بن یزید خطمی انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دعا یہ بھی کیا کرتے تھے: [ترجمہ] اے اللہ! مجھے اپنی محبت عطا فرما اور اپنے ان بندوں کی محبت عطا فرما جن کی محبت میرے لیے تیرے نزدیک نفع مند ہو۔ اے اللہ! میری چاہت اور رغبت کی جو چیزیں تو نے مجھے عطا فرمائی ہیں ان سے مجھے ان کاموں میں تقویت پہنچا جو تجھے محبوب ہیں، اور میری رغبت چاہت کی جو چیزیں تو نے مجھے عطا نہیں فرمائیں [اور میرے اوقات کو ان سے فارغ رکھا] تو مجھے توفیق دے کہ میں اس فراغ کو ان کاموں میں استعمال کروں جو تجھے محبوب ہیں۔ [جامع ترمذی]

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ان کے پاس ہوتے تو اکثر یہ دعا کیا کرتے تھے: اے دلوں کو پلٹنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر ثابت وقائم رکھ۔ [جامع ترمذی]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ دعا روایت کی ہے: اے میرے اللہ! میں تیرا ایک کمزور بندہ ہوں تو اپنی رضا طلبی کی راہ میں میری کمزوری کو قوت سے بدل دے [تاکہ میں پوری تندہی اور تیز رفتاری سے تیری رضا کے لیے کام کرسکوں] اور میری پیشانی پکڑ کے میرا رخ خیر کی طرف کر دے اور اسلام کو میرا منتہائے رضا بنا دے [یعنی میری انتہائی خوشی یہ ہو کہ میں پورا پورا مسلم ہو جاؤں]۔ اے میرے اللہ! میں ضعیف وناتواں ہوں، تو میری ناتوانی کو توانائی سے بدل دے، اور میں ذلت وپستی کے حال میں ہوں تو مجھے عزت بخش دے اور میں فقیر ونادار ہوں تو مجھے میری ضروریات عطا فرما دے۔ [معجم کبیر طبرانی]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح دعا کیا کرتے تھے:

اے میرے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں فکر سے اور غم سے، اور کم ہمتی اور کاہلی و بزدلی سے، اور بخیلی و کنجوسی اور قرضہ کے بار سے اور لوگوں کے دباؤ سے۔ [صحیح بخاری و صحیح مسلم]

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کیا کرتے تھے:

[ترجمہ] اے میرے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں کم ہمتی سے اور سستی و کاہلی اور بزدلی سے، اور بخیلی و کنجوسی سے، اور انتہائی درجہ کے بڑھاپے سے اور قبر کے عذاب سے...... اے میرے اللہ! میرے نفس کو تقویٰ عطا فرما دے اور اس کا تزکیہ فرما کے اس کو مصفیٰ بنا دے، تو ہی سب سے اچھا تزکیہ فرمانے والا ہے، تو ہی اس کا والی اور مولیٰ ہے............ اے میرے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس علم سے جو نفع مند نہ ہو اور ایسے دل سے جس میں خشوع نہ ہو اور اس [ہوسناک] نفس سے جس کو سیری نہ ہو اور ایسی دعا سے جو قبول نہ ہو۔ [صحیح مسلم]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں میں سے ایک دعا یہ بھی تھی: اے میرے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں تیری نعمتوں کے زائل ہو جانے سے اور تیری بخشی ہوئی عافیت کے چلے جانے سے اور تیرے عذاب کے ناگہانی آجانے سے اور تیری ہر قسم کی ناراضی اور ناخوشی سے۔ [صحیح مسلم]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کیا کرتے تھے: اے میرے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں۔ شقاق یعنی آپس کے سخت اختلاف سے اور نفاق سے اور برے اخلاق سے۔ [سنن ابی داؤد، سنن نسائی]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کیا کرتے تھے: [ترجمہ] اے میرے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں برص، جذام، اور پاگل پن سے اور سب خراب بیماریوں سے۔ [سنن ابی داؤد، سنن نسائی]

رسالت مآبؐ کی دعا بارگاہ رب العالمین میں ہم یہی دعا رب کے حضور پیش کرتے ہیں:

[اے اللہ! میں تجھ سے دعا اور التجا کرتا ہوں، تو محض اپنے فضل و کرم سے مجھ پر ایسی وسیع اور ہمہ گیر رحمت رحما جس سے میرا قلب تیری ہدایت سے بہرہ یاب ہو اور اپنے سارے معاملات میں مجھے تیری اس رحمت سے جمعیت نصیب ہو اور میری ظاہری و باطنی پراگندگی اور ابتری دور ہو اور مجھ سے تعلق رکھنے والی جو چیزیں میرے پاس نہیں دور اور غائب ہیں تیری رحمت سے ان کو صلاح و فلاح حاصل ہو اور جو میرے پاس حاضر و موجود ہیں ان کو تیری رحمت سے رفعت اور قدر افزائی نصیب ہو اور خود میرے اعمال کا تیری اس رحمت سے تزکیہ ہو اور تیری طرف سے میرے قلب میں وہی ڈالا جائے جو میرے لیے صحیح اور مناسب ہو اور جس چیز سے مجھے رغبت اور الفت ہو وہ مجھے تیری اس رحمت سے عطا ہو اور ہر برائی سے تو میری حفاظت فرما۔

اے میرے اللہ! میرے دل کو وہ ایمان و یقین عطا فرما جس کے بعد کسی درجہ کا بھی کفر نہ ہو اور مجھے اپنی اس رحمت سے نواز جس کے طفیل دنیا اور آخرت میں مجھے عزت و شرف کا مقام حاصل ہو۔

اے اللہ! میں تجھ سے التجا کرتا ہوں قضا و قدر کے فیصلوں میں کامیابی کی اور تجھ سے مانگتا ہوں تیرے شہید بندوں والا اعزاز، اور تیرے نیک بخت بندوں والی زندگی اور دشمنوں کے مقابلے میں تیری حمایت اور مدد۔

اے اللہ میں تیری بارگاہ میں اپنی حاجتیں لے کر حاضر ہوا ہوں، اگرچہ میری عقل و رائے کوتاہ اور میرا عمل اور جدوجہد ضعیف ہے۔ اے رحیم و کریم! میں تیری رحمت کا محتاج ہوں پس اے سارے امور کا فیصلہ فرمانے والے اور قلوب کے روگ دور کر کے ان کو شفا بخشنے والے مالک و مولا! جس طرح تو اپنی قدرتِ کاملہ سے [ایک ساتھ بہنے والے] سمندروں کو ایک دوسرے سے جدا رکھتا ہے اسی طرح تو مجھے آتشِ دوزخ سے اور اس عذاب سے جدا اور دور رکھ جس کو دیکھ کے آدمی موت کی دعا مانگے گا اور اسی طرح مجھے عذابِ قبر سے بچا۔

اے میرے اللہ! تو نے جس خیر اور نعمت کا اپنے کسی بندے کے لیے وعدہ فرمایا ہو، یا جو چیز اور نعمت تو کسی کو بغیر وعدے کے عطا فرمانے والا ہو اور میری عقل و رائے اس کے شعور اور اس کی طلب سے قاصر رہی ہو اور میری نیت بھی اس تک نہ پہنچی ہو اور میں نے تجھ سے اس کی استدعا بھی نہ کی ہو، تو اے میرے اللہ! تیری رحمت سے میں اس کی بھی تجھ سے التجا کرتا ہوں، اور تیرے کرم کے بھروسے اس کا بھی طالب اور شائق ہوں، تو اپنے رحم و کرم سے وہ خیر و نعمت بھی مجھے عطا فرما۔

اے میرے وہ اللہ! جس کا رشتہ مضبوط و محکم ہے اور جس کا ہر حکم اور کام صحیح اور درست ہے، میں تجھ سے استدعا کرتا ہوں کہ ''یوم الوعید'' یعنی قیامت کے دن مجھے امن چین عطا فرما، اور ''یوم الخلود'' یعنی آخرت میں میرے لیے جنت کا فیصلہ فرما، اپنے ان بندوں کے ساتھ جو تیرے مقرب اور تیری بارگاہ کے حاضر باش ہیں اور رکوع و سجود یعنی نماز و عبادات میں مشغول رہنا جن کا وظیفۂ حیات ہے اور وفائے عہد جن کی خاص صفت ہے۔

اے میرے اللہ! تو بڑا مہربان اور بڑی عنایت و محبت فرمانے والا ہے، اور فعال لما یرید' تیری شان ہے۔ اے اللہ! ہمیں ایسا کر دے کہ ہم دوسروں کے لیے ہدایت کا ذریعہ بنیں، اور خود ہدایت یاب ہوں۔ نہ خود گم کردۂ راہ ہوں اور نہ دوسروں کے لیے گمراہ کن۔ تیرے دوستوں سے ہماری صلح ہو، تیرے دشمنوں کے ہم دشمن ہوں۔ جو کوئی تجھ سے محبت رکھے، ہم تیری اس محبت کی وجہ سے اس سے محبت کریں اور جو تیرے خلاف چلے اور عداوت کی راہ اختیار کرے، تیری عداوت کی وجہ سے ہم بھی اس سے عداوت اور بغض رکھیں۔

اے اللہ! یہ میری دعا ہے اور قبول فرمانا تیرے ذمہ ہے، اور یہ میری حقیر کوشش ہے، اور اعتماد و بھروسہ اپنی کوشش اور دعا پر نہیں بلکہ صرف تیرے کرم پر ہے۔

اے اللہ! میرے قلب میں نور پیدا فرما اور میری قبر کو نورانی کر دے اور منور کر دے، میرے آگے اور

میرے پیچھے اور میرے دائیں اور میرے بائیں اور میرے اوپر اور میرے نیچے اور اے اللہ! نور پیدا فرما میری شنوائی اور بینائی میں اور میرے بال بال اور روئیں روئیں میں اور میرے گوشت و پوست میں اور میری رگوں میں دوڑنے والے میرے خون میں اور میری ہڈیوں میں۔ اے اللہ! میرے نور کو بڑھا اور مجھے نور عطا فرما اور نور کو میرا اور میرے ساتھ کر دے۔

پاک ہے وہ پروردگار جس نے عزت و جلال کی چادر اوڑھ لی ہے اور مجد و کرم اس کا لباس و شعار ہے، پاک ہے وہ رب قدوس جس کے سوا کسی کو تسبیح سزاوار نہیں، پاک ہے بندوں پر فضل و انعام فرمانے والا، پاک ہے جس کی خاص صفت عظمت و کرم ہے، پاک رب ذوالجلال والاکرام۔ [جامع ترمذی]

حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ دعا روایت کی ہے: ترجمہ: اے اللہ! مجھے اپنی قدرت سے عافیت عطا فرما اور مجھے اپنی رحمت کے سایہ میں لے لے، اور میری زندگی اپنی اطاعت و عبادت میں پوری کرا دے [یعنی میں زندگی کے آخری لحہ تک تیری اطاعت و عبادت کرتا رہوں] اور میرے بہترین عمل پر میرا خاتمہ فرما اور اس کے صلے میں مجھے جنت عطا فرما [سنن کبریٰ للبیہقی]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ دعا روایت کی ہے [ترجمہ] اے اللہ میں تجھ سے تیرا فضل اور تیری رحمت مانگتا ہوں، بس تو ہی فضل و رحمت کا مالک ہے۔ [معجم کبیر طبرانی]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ دعا روایت کی ہے: [ترجمہ] اے اللہ! میں تجھ سے مانگتا ہوں پاک صاف زندگی اوڈھنگ کی موت [جس میں کوئی بدنمائی نہ ہو] اور [اصلی وطن آخرت کی طرف] ایسی مراجعت جس میں رسوائی اور فضیحت نہ ہو۔ [مسند بزار، مستدرک حاکم معجم کبیر طبرانی]

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ دعا روایت کی ہے: [ترجمہ] اے اللہ! میری عمر کے آخری حصے کو میری زندگی کا بہترین حصہ کر دے اور میرے آخری عمل میری زندگی کے بہترین عمل ہوں، اور میرا سب سے اچھا دن وہ ہو جو تیرے حضور میں میری حاضری کا دن ہو۔ [معجم کبیر طبرانی]

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوئی [اور اس وقت آپ کی وہ کیفیت ہوگئی جو نزولِ وحی کے وقت ہو جایا کرتی تھی، جب وہ کیفیت ختم ہوئی] تو آپ قبلہ رو ہو گئے اور ہاتھ اٹھا کر یہ دعا فرمائی: [ترجمہ] اے اللہ! ہماری تعداد میں زیادتی اور اضافہ فرما، کمی نہ فرما اور ہمیں عزت و عظمت عطا فرما، ہماری اہانت و ذلت نہ فرما، ہمیں اپنی ہر طرح کی نعمتیں عطا فرما، ہمیں محروم نہ فرما، ہمیں اپنا لے، ہمارے مقابلے میں دوسروں کو ترجیح نہ دے، ہم سے راضی ہو جا اور ہمیں خوش کر دے۔ [مسند احمد، جامع ترمذی]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ دعا روایت کی ہے: اے

اللہ! ہمارے آپس کے تعلقات درست فرما دے اور ہمارے دلوں کو جوڑ دے اور ہمیں سلامتی کے راستوں پر چلا، اور ہر طرح کی گمراہیوں سے نکال کر ہمیں نور کی طرف لا، اور ظاہری و باطنی قسم کی ساری بے حیائیوں سے ہمیں بچا۔ اے اللہ! ہماری سماعت و بصارت اور ہمارے قلوب میں اور اسی طرح ہمارے بیوی بچوں میں برکت عطا فرما اور ہماری توبہ قبول فرما کر ہم پر عنایت فرما، تو بڑا اعنایت فرما بڑا مہربان ہے اور ہمیں اپنی نعمتوں کا شکر گزار اور ثنا خواں اور قدر کے ساتھ قبول کرنے والا بنا، اور ہمیں اپنی وہ نعمتیں بھرپور عطا فرما۔[معجم کبیر طبرانی، مستدرک حاکم]

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ دعا روایت کی ہے: اے میرے رب! میرے نفس کو تقوی سے آراستہ فرما اور [اس کی گندگیاں دور فرما کر] اس کو پاکیزہ بنا دے، تو ہی سب سے اچھا پاکیزہ بنانے والا ہے، تو ہی اس کا والی اور مالک و مولیٰ ہے]

حضرت ابوامہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ دعا روایت کی ہے: اے اللہ! میں تجھ سے مانگتا ہوں ''نفسِ مطمئنہ'' یعنی ایسا نفس جس کو تیری طرف سے اطمینان اور جمعیت کی دولت نصیب ہو اور مرنے کے بعد تیرے حضور میں حاضری کا اس کو کامل یقین ہو اور تیرے فیصلوں پر وہ راضی و مطمئن ہو اور تیری طرف سے جو کچھ ملے وہ اس پر قانع ہو۔[مختارہ للضیاء المقدسی، معجم کبیر طبرانی]

حارث اعور سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا کہ: میں تم کو ایک دعا بتاؤں جو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتائی تھی۔ میں نے عرض کیا ضرور بتائیے۔ آپ نے فرمایا: یوں عرض کیا کرو [ترجمہ] اے اللہ! تو اپنے ذکر کے لیے [یعنی اپنی ہدایت و نصیحت قرآن پاک کے لیے] میرے دل کے کان کھول دے، اور مجھے اپنے رسول پاک کی تابعداری کی اور اپنی کتابِ پاک قرآنِ مجید پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرما۔[معجم اوسط للطبرانی]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ دعا روایت کی ہے: اے اللہ! میرا حال ایسا کر دے کہ تیرے حضور میں حاضر ہونے تک [یعنی مرتے دم تک] تیرے قہر و جلال سے میں ہر وقت اس طرح ترساں و لرزاں رہوں کہ گویا ہر دم تجھے دیکھ رہا ہوں اور اپنے خوف و تقویٰ کی دولت نصیب فرما کر مجھے خوش بخت کر دے، اور ایسا نہ ہو کہ تیری نافرمانی کر کے میں بدبختی میں مبتلا ہو جاؤں۔[معجم اوسط طبرانی]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ دعا روایت کی ہے: اے اللہ! مجھے وہ آنکھیں نصیب فرما جو تیرے عذاب اور غضب کے خوف سے آنسوؤں کی بارش برسا کر دل کو سیراب کر دیں اس گھڑی کے آنے سے پہلے جب بہت سی آنکھیں خون کے آنسو روئیں گی اور بہت سے مجرمین کی ڈاڑھیں انگارہ بن جائیں گی۔[ابنِ عساکر]

ہثیم بن مالک طائی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ دعا روایت کی ہے: [اے اللہ!

ایسا کردے کہ کائنات کی ساری چیزوں سے زیادہ مجھے تیری محبت ہو اور ساری چیزوں سے زیادہ مجھے تیرا خوف ہو اور اپنی ملاقات کے شوق کو مجھ پر اتنا طاری کردے کہ دنیا کی ساری حاجتوں کا احساس اس کی وجہ سے فنا ہوجائے اور جہاں تو بہت سے اہلِ دنیا کو ان کی مرغوبات دے کر ان کی آنکھیں ٹھنڈی کرتا ہے تو میری آنکھیں طاعت و عبادت سے ٹھنڈی کر [یعنی مجھے عبادت کا وہ ذوق وشوق بخش دے کہ اس میں میری آنکھوں کی ٹھنڈ ہو اور پھر مجھے عبادت کی بھرپور توفیق دے۔[حلیہ ابی نعیم]

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے پیغمبر داؤد [علیہ السلام] جو دعائیں کرتے تھے ان میں ایک خاص دعا یہ بھی تھی [ترجمہ] اے میرے اللہ! میں تجھ سے مانگتا ہوں تیری محبت [یعنی مجھے اپنی محبت عطا فرما] اور اپنے ان بندوں کی محبت بھی مجھے عطا فرما جو تجھ سے محبت کرتے ہیں اور ان اعمال کی بھی محبت مجھے عطا فرما جو تیری محبت کے مقام تک پہنچاتے ہوں۔ اے اللہ! ایسا کردے کہ اپنی جان اور اہل وعیال کی محبت اور ٹھنڈے پانی کی چاہت سے بھی زیادہ مجھے تیری محبت اور چاہت ہو][جامع ترمذی]

حضرت عمران بن حسین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ دعا تلقین فرمائی: [ترجمہ] اے میرے اللہ! میرے دل میں وہ ڈال جس میں میرے لیے بھلائی اور بہتری ہو، اور میرے نفس کے شر سے مجھے بچا اور اپنی پناہ میں رکھ۔[جامع ترمذی]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ دعا روایت کی ہے: اے میرے پروردگار! مجھے اپنا پیارا بنالے اور مجھے ایسا کردے کہ میں اپنے کو تیرے حضور میں ذلیل سمجھوں اور دوسرے بندوں کی نگاہ میں مجھے باعظمت بنادے اور برے اخلاق سے مجھے بالکل بچادے اور دور رکھ۔[مکارم الاخلاق لابن لال]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ دعا تلقین فرمائی:
اے میرے اللہ! تو خالق کل اور خلاق عظیم ہے، تو سمیع وعلیم [سب کچھ سننے والا اور جاننے والا] ہے۔ تو غفور ورحیم [بخشنے والا اور نہایت مہربان] ہے۔ تو مالکِ عرشِ عظیم ہے، تو نہایت فیاض اور کریم ہے۔ اپنی ان عالی صفات کے صدقہ میں تو مجھے بخش دے، مجھ پر رحمت فرما، مجھے عافیت عطا فرما، مجھے رزق نصیب فرما، میری پردہ داری فرما، میری شکستگی کو جوڑ دے، مجھے عزت ورفعت عطا فرما، مجھے اپنی راہ پر چلا، مجھے گمراہی سے بچا اور اے ارحم الراحمین [مرنے کے بعد آخرت میں] اپنی رحمت سے مجھے جنت میں داخلہ نصیب فرما][مسند فردوس دیلمی]

اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں بلاء کی سختی سے اور بدبختی لاحق ہونے سے اور بری تقدیر سے اور دشمنوں کے ہنسنے اور ان کی طعنہ زنی سے۔

ساحل جنوری ۲۰۰۶ء

حضرت عائشہ صدیقہ رضیہ اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کیا کرتے تھے:
[ترجمہ] اے میرے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں سستی، کاہلی سے اور انتہائی بڑھاپے سے [جو آدمی کو بالکل ہی ازکاررفتہ کردے] اور قرضہ کے بوجھ سے اور ہر گناہ سے............ اے میرے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں دوزخ کے عذاب سے، اور دوزخ کے فتنہ سے اور فتنۂ قبر سے اور عذابِ قبر سے اور دولت وثروت کے فتنہ کے شر سے اور مفلسی ومحتاجی کے فتنہ کے شر سے اور فتنۂ دجال کے شر سے............ اے میرے اللہ! میرے گناہوں کے اثرات دھودے اولے اور برف کے پانی سے اور میرے دل کو [گندے اعمال واخلاق کی گندگیوں سے] اس طرح پاک صاف کردے جس طرح سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے، اور میرے گناہوں کے درمیان اتنی دوری پیدا کردے جتنی دوری تونے مشرق ومغرب کے درمیان کردی ہے۔ [صحیح بخاری وصحیح مسلم]

شکل بن حمید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ: یارسول اللہؐ! مجھے کوئی تعوذ تعلیم فرمادیجیے [یعنی کوئی ایسا دعا بتادیجیے] جس کے ذریعے میں اللہ سے پناہ وحفاظت طلب کیا کروں۔ آپ نے میرا ہاتھ اپنے دستِ مبارک میں تھام کر فرمایا: کہو [ترجمہ] اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں اپنے کانوں کے شر سے، اپنی نگاہ کے شر سے، اور اپنی زبان کے شر سے، اور اپنے قلب کے شر سے اور اپنے مادۂ شہوت کے شر سے۔ [سنن ابی داؤد، جامع ترمذی، سنن نسائی]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کیا کرتے تھے:
[ترجمہ] اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں، بھوک اور فاقہ سے، وہ بڑا تکلیف دہ رفیقِ خواب ہے اور خیانت کے جرم سے، وہ بہت بری ہمراز ہے۔ [سنن ابی داؤد، سنن نسائی، سنن ابن ماجہ]

ہمارے بعض قارئین نے یہ سوال بار بار اٹھایا ہے کہ ساحل دینی مدارس، دینی تحریکوں، اہل دین اور علماء کا خادم کیوں بن گیا ہے؟ وہ کن علماء کا خادم ہے؟ کیا علماء دنیادار نہیں ہیں، پھر ان کی خدمت دنیا کی خدمت نہیں ہے؟ اس سوال کا مختصراً جواب یہ ہے کہ علماء کرام رسول اکرمؐ کی مسند کے وارث ہیں، ہماری رائے میں علماء کرام کی اکثریت آج بھی سنت نبوی کے مطابق زندگی بسر کررہی ہے۔ بعض علماء جو دنیادار ہیں ہم ان کے خادم نہیں، ان کے ناقد ہیں۔ ایسے علماء کے بارے میں رسالت مآبؐ کے درج ذیل ارشادات کافی ہیں:

**دینادار عبادت گزار:**

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ ''حُبُّ الحُزْنِ'' (غم کے کنوئیں یا غم کے خندق) سے پناہ مانگا کرو۔ بعض صحابہ نے عرض کیا:۔ حضرت! جُبُّ الحُزن کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا: جہنم میں ایک وادی (یا خندق) ہے (جس کا حال اتنا برا ہے کہ) خود جہنم ہر دن میں چار سو مرتبہ اس سے پناہ مانگتی ہے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! اس میں کون لوگ جائیں گے؟ آپ نے فرمایا: وہ

بڑے عبادت گزار، اور یا وہ زیادہ قرآن پڑھنے والے جو دوسروں کو دکھانے کے لیے اچھے اعمال کرتے ہیں۔ [جامع ترمذی]

**سب سے زیادہ عذاب عالم کو:**

فرمایا **اشد الناس عذاباً یوم القیامة عالم الم ینتفع لعلمه** سب سے زیادہ عذاب قیامت کے دن ایسے عالم کو ہوگا جو اپنے علم سے نفع نہ پہنچائے۔

## قیامت کے دن دوزخ میں پہلے ڈالے جانے والے ریاکار عالم وعابد، ریاکار مجاہد وشہید اور سخی:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے پہلا شخص جس کے خلاف قیامت کے دن [دوزخ میں ڈالے جانے کا] فیصلہ عدالتِ خداوندی کی طرف سے دیا جائے گا، ایک آدمی ہوگا جو (میدان جہاد میں) شہید کیا گیا ہوگا، یہ شخص خدا کے سامنے لایا جائے گا پھر خدا تعالیٰ اُس کو بتائے گا کہ میں نے تجھے کیا کیا نعمتیں دی تھیں، وہ اللہ کی دی ہوئی سب نعمتوں کا اقرار کرے گا، پھر اللہ تعالیٰ اُس سے پوچھے گا بتا تو نے ان نعمتوں سے کیا کام لیا؟ [اور کن مقاصد کے لیے ان کو استعمال کیا] وہ کہے گا [میں نے آخری عمل یہ کیا ہے] کہ میں نے تیری راہ میں جہاد کیا، جہاں تک کہ میں شہید کر دیا گیا (اور اس طرح میں نے سب سے عزیز اور قیمتی چیز اپنی جان بھی تیری راہ میں قربان کر دی) اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو جھوٹ کہتا ہے تو نے تو جہاد میں حصہ اس لیے اور اس نیت سے لیا تھا کہ تیری بہادری کے چرچے ہوں سو [تیرا یہ مقصد حاصل ہو چکا اور دنیا میں] تیری بہادری کے چرچے ہو لیے پھر اس کے لیے خداوندی حکم ہوگا اور وہ اوندھے منہ گھسیٹ کے جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ اور اسی کے ساتھ ایک دوسرا شخص ہوگا جس نے علم دین حاصل کیا ہوگا، اور دوسروں کو اس کی تعلیم بھی دی ہوگی اور قرآن بھی خوب پڑھا ہوگا، اس کو بھی خدا کے سامنے پیش کیا جائے گا، اللہ تعالیٰ اس کو بھی اپنی بخشی ہوئی نعمتیں بتائیں گے وہ سب کا اقرار کرے گا پھر اللہ تعالیٰ اس سے پوچھے گا بتا تو نے میری ان نعمتوں سے کیا کام لیا؟ [اور ان کو کن مقاصد کے لیے استعمال کیا] وہ کہے گا خداوند! میں نے آپ کا علم حاصل کیا اور دوسروں کو سکھایا اور آپ ہی کی رضا کے لیے آپ کی کتاب پاک قرآن میں مشغول رہا اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو نے یہ بات جھوٹ کہی تو نے تو علم دین اس لیے حاصل کیا تھا اور قرآن تو اس لیے پڑھتا تھا کہ تجھ کو عالم وقاری اور عابد کہا جائے، سو [تیرا یہ مقصد تجھے حاصل ہو چکا اور دنیا میں] تیرے عالم وعابد اور قاری قرآن ہونے کا چرچا خوب ہولیا، پھر اس کے لیے بھی خدا تعالیٰ کا حکم ہوگا اور وہ بھی اوندھے منہ گھسیٹ کے جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ [رواہ مسلم]

ان احادیث میں علماءِ سو کا تعین صاف لفظوں میں کر دیا گیا ہے۔ وہ شخص عالم ہی نہیں جو جہنم میں سب سے پہلے ڈالا جائے وہ تو طالب دنیا ہے اور شرک میں مبتلا ہے، عالم طالب دنیا نہیں ہوسکتا اور نہ دین کے علم کو کاروبار بنا سکتا ہے۔ ایسے تمام علماء کے بارے میں حدیث مبارک کے الفاظ کافی ہیں۔ ساحل ان علماء کا خادم نہیں ہے۔

گزشتہ ایک سال کے دوران پاکستان و ہندوستان کے علماء، مفکرین، دانشوروں کی جانب سے پذیرائی کے بے شمار خطوط ملے، لیکن ساحل کی پہلے دن سے طے شدہ حکمت عملی یہ ہے کہ کسی ایسے خط کو شائع نہیں کیا جائے گا جو رسالے کی تعریف و توصیف پر مبنی ہو، کیونکہ یہ رویہ ریا کاری اور نفس پرستی کے مقام تک لے جاتا ہے۔ اس طرح کے خطوط کی اشاعت کا بنیادی مقصد صرف اپنے نفس کی تسکین کے سوا کچھ نہیں، نمود و نمائش کی یہ کیفیت رسول اللہؐ کے الفاظ میں شرک کی خطرناک قسم ہے جس سے گریز لازمی ہے۔ اس کے برعکس ساحل نے ہمیشہ تنقیدی خطوط اور آراء کا خیر مقدم کرتا ہے کیونکہ تنقید ہمیں نہ صرف اصلاح کا موقع فراہم کرتی ہے بلکہ اپنے نفس کی خباثتوں سے بھی نجات دلاتی ہے اور اپنے آپ کو عاجز و خطا کار تسلیم کرنے کی عادت بھی ڈالتی ہے۔ جناب محترم حافظ محمد موسیٰ بھٹو صاحب حیدرآباد، جناب عمر انور صاحب کراچی، جناب محمد فاضل پنجاب، جناب محمد مشتاق صاحب چنیوٹ، جناب ملک نواز اعوان صاحب کراچی نے وقتاً فوقتاً نہایت اخلاص اور محبت کے ساتھ ساحل پر نقد فرمایا ہے۔ بعض قیمتی مشورے دیئے ہیں۔ اسلوب میں تبدیلی کی طرف توجہ دلائی ہے تاکہ کسی قسم کا منفی تاثر نہ ابھرے۔ ہم ان تمام احباب کے شکر گزار ہیں اور امید کرتے ہیں کہ ہمارے تمام قارئین ان احباب کی طرح ہمارا نقد محبت و اخلاص کے ساتھ فرمائیں گے۔ آپ کا کڑا احتساب، سخت سے سخت تنقید، ہمارے دین اور عافیت کی سلامتی کے لیے بے پایاں نعمت ہے۔ ہمیں اس نعمت سے کبھی محروم نہ رکھیے۔ انشاء اللہ آپ ہمیں ہمیشہ فراخ دل پائیں گے۔

اگلے پانچ برس تک ساحل کے لیے منفرد موضوعات کا انتخاب کیا گیا۔ ان موضوعات اور عنوانات کے اشارات ذیل میں درج کیے جا رہے ہیں۔ انشاء اللہ وقتاً فوقتاً ان عنوانات پر کچھ نہ کچھ لکھنے کی کوشش کریں گے۔ اس عرصے میں آپ بھی ان موضوعات پر ساحل کے لیے لکھ سکتے ہیں۔ آپ کا قلمی تعاون ہمیں ابھی تک نہیں مل سکا ہے۔ اس سے ہمیں محروم نہ رکھیے اپنے ذوق کے مطابق عنوانات منتخب کر کے ہمیں مستفید فرمائیے۔

## اگلے پانچ برس کے موضوعات

☆ کیا حضرت عیسیٰ کی شان میں اس طرح نعتیں لکھی گئیں جس طرح رسالت مآبؐ کی شان میں نعتیں لکھی جاتی ہیں؟ کیا انگریزی یا یورپی زبانیں نعت رسولؐ کی نعمت سے آشنا ہوگئی ہیں؟ کیا نعت رسول کے بغیر محبت رسول کا فروغ ممکن ہے؟ یورپی زبانوں میں نعت رسول کی صنف کس مرحلے میں ہے؟ پہلا تجزیہ۔

☆ دنیا بھر میں اردو، انگریزی، عربی، فارسی کے تمام اہم اسلامی علمی و تحقیقی جریدوں کے اشاریوں کا تجزیاتی و تقابلی

مطالعہ ان جریدوں میں گزشتہ سو سال میں کن کن کتابوں پر کیا تبصرے کیے گئے؟ ان جریدوں میں کس قسم کے مضامین کو جگہ دی گئی؟ ان رسائل و جرائد میں اُمت مسلمہ کے مستقبل کے لیے کیا تجاویز دی گئیں؟ کس قسم کے خطرات واندیشوں کی نشان دہی کی گئی؟ کتنی امیدیں اور توقعات کن کن اداروں، شخصیات اور تحریکوں سے باندھی گئیں؟ کیا وہ توقعات پوری ہوسکیں؟ ان رسائل و جرائد کے مدیران کے نقطہ نظر میں کتنی گہرائی و گیرائی تھی؟ کیا وہ آنے والے دور کی کوئی تصویر دکھانے سے قاصر رہے یا نہ رہے؟ مغرب کے فلسفے، سائنسی ترقی، مغربی تہذیب کے پیدا کردہ مسائل و بحرانوں پر ان رسائل و جرائد کے اداریوں، مضامین اور تنقیدات میں کیا لکھا گیا؟ کیا ان رسائل و جرائد کے اداریوں اور مضامین میں مغرب کے اہم فلسفیوں، ماڈرن ازم اور پوسٹ ماڈرن ازم کے پیدا کردہ ذہنی انتشار اور فکری خلفشار کا کوئی جائزہ لیا گیا؟ کیا مغرب کے اہم فلسفیوں اور مغرب میں شائع ہونے والی اہم کتابوں پر تبصرے کیے گئے؟ اپنی نوعیت کا پہلا تنقیدی و تجزیاتی مطالعہ۔

☆ گزشتہ پچاس برس میں جدیدیت کی یلغار کا اثر اسلامی معاشروں پر کیا پڑا؟ کیا یہ اثر عالم اسلام کے ان مستفتیوں کے سوالات میں بھی نظر آتا ہے جو نصف صدی میں عالم اسلام کے مختلف مدارس کے دارالافتاء میں وقتاً فوقتاً بھیجے گئے؟ پچاس برس میں مغرب، سائنس، ٹیکنالوجی، عصری مسائل، عصری علوم، مغربی فکر و فلسفے، مغربی طرز زندگی کے بارے میں کس قسم کے اور کتنے سوالات پوچھے گئے اور عالم اسلام میں مغرب سے مشرق اور شمال سے جنوب تک ان سوالات کی نوعیت کیا تھی؟ کیا ان میں دانش حاضر کی جھلک تھی؟ ان استفسارات کا مفتیان کرام نے کیا جواب دیا؟ دینی مدارس سے قطع نظر جدیدیت پسند مفتیان کرام جو انگریزی سے واقف ہیں اور جن کا دعویٰ ہے کہ وہ مغرب کو جانتے ہیں کیا وہ دانش حاضر کے کافرانہ اداروں سے واقف ہیں۔ وہ مغربی تہذیب و فلسفہ اور اس کی مصنوعات واختراعات کو اس کے حقیقی تناظر میں دیکھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں یا محض مغرب کی تائید و توثیق میں مصروف ہیں؟ فنون ہمیشہ علوم سے برآمد ہوتے ہیں کیا مغربی فنون غیر جانبدار ہیں علماء نے ان فنون کے حوالے سے کیا استخراج فرمایا؟ کیا ان جوابات میں عصر حاضر کے مسائل کا اجتہادی جائزہ لیا گیا یا نہیں؟ کیا تمام مسلم ممالک کے مستفتیوں کے سوالات یکساں قسم کے تھے اور کیا ان کے جوابات بھی عالم اسلام کے مختلف خطوں کے مفتیان کرام نے یکساں طریقے سے دیئے؟ سوالات اور جوابات کا پہلا تحقیقی ناقدانہ جائزہ جس کے نتیجے میں عالم اسلام کے عامیوں اور علماء کرام [اور جدیدیت پسند مفتی یوسف قرضاوی وغیرہ] کے ذہنی رویوں، تحقیقی جہتوں اور اجتہادی کوششوں کی ایک نادر جامع اور متنوع تاریخ مرتب ہوجائے گی۔

☆ الشیخ صادق سنوسی کی اس تحقیق کا جائزہ کہ میراث کی بیس حالتوں میں سے صرف چار حالتیں ایسی ہیں جن میں عورت کی میراث مرد سے نصف، اس کے سوا باقی حالتوں میں عورت کی میراث کا تناسب مرد کے برابر کسی میں اس سے زیادہ اور کسی میں صرف وہی وارث قرار پاتی ہے اس کے ساتھ ساتھ احمد دین امرتسریؒ کی کتاب ''وراثت

اسلام'' کا تنقیدی جائزہ۔ یہ وہی کتاب ہے جس کا سرقہ علامہ اسلم جیراج پوری نے الوراثۃ الاسلام کے نام سے عربی میں کیا اور بعد میں صرف یہ اعتراف کیا کہ میں نے حضرت امرتسریؒ سے استفادہ کیا ہے۔

☆ ایک اہم مغربی ناقد نے اسلامی تحریکوں کا مضحکہ اڑاتے ہوئے یہ تنقید بھی کی ہے کہ ''اسلامی تحریکوں کا اصل مسئلہ یہ ہے کہ جب وہ اپنی راسخ العقیدگی کے جامع ترین تصورات سے ابھرتی ہیں تو ان کی پرواز آسمانوں میں ہوتی ہے۔ وہ ارضی حقائق و مسائل سے لاتعلق رہ کر ایک جذباتی، رومانی اور روحانی دنیا تعمیر کر دیتی ہیں جس کی جمالیات ہر شخص کو متاثر اور نظروں کو خیرہ کرتی ہے حالانکہ ضرورت اس بات کی بھی ہوتی ہے کہ آسمانوں میں پرواز کے ساتھ ساتھ ان کے پیر زمین پر ٹکے رہیں کیونکہ مومن کی وسعتِ ارض وسماء کو محیط ہے لیکن المیہ یہ ہے کہ یہ تحریکیں جب زمین پر پاؤں رکھتی ہیں تو یک دم سرنگوں ہو جاتی ہیں۔ ان تحریکوں کا اصل مسئلہ یہ ہے کہ ان کی انقلابیت اور عملیت کیسے ہم آہنگ ہو، ان کی جمالیات اور ارض وسماء میں برپا معاملات و مسائل میں کیسے تطبیق پیدا ہو سکے'' کیا اسلامی انقلاب ایک سیاسی انقلاب ہے یا سماجی انقلاب؟ کیا روحانی انقلاب ہے یا رومانی انقلاب، کیا عسکری انقلاب ہے یا معاشی انقلاب؟ کیا اس انقلاب کا ہدف لوگوں کے معیار زندگی میں اضافہ ہے یا معیار زندگی میں کمی؟ کیا اس کا نصب العین لوگوں کی خواہشات نفس میں تغیر پیدا کرنا ہے یا ان خواہشات کی بہر صورت تکمیل؟ کیا اس کا ہدف لذت دنیا کو وسیع کرنا اور کائنات کی تمام نعمتوں سے لطف اندوز ہونے کے راستے ہموار کرنا ہے یا روحانی مدارج کو طے کرنا؟ کیا فارغ البالی خوشحالی مرفع الحالی ہے یا ہمہ وقت دین و آخرت کی فکر؟ کیا اس کا حاصل اقتدار قوت طاقت، دبدبہ شاہی کائنات کی تسخیر، ایجادات کا انقلاب مادیت کے تمام مظاہر و آثار پر گرفت، ہمہ وقت حرکت تغیر اور فتوحات ارض وسماء ہے یا کتاب الرقاق کی روشنی میں دنیا کے عیش وعشرت سے گریز، شاہانہ زندگی کا خاتمہ ہے؟ مغربی ناقد کے اعتراضات کا تاریخی جائزہ اور اسلامی تحریکوں کے لیے تاریخ کے دریچوں سے ایک قدیم لائحہ عمل جو قرآن و سنت اور عہد سلف اور عہد خلافت راشدہ سے خوشہ چینی کرتے ہوئے اسلامی انقلاب کے خدوخال کی نقشہ کشی کرتا ہے۔

☆ اخبارات و جرائد کی آمد سے پہلے عالم اسلام کے علماء دنیا بھر کے حالات اور عالم اسلام سے کس طرح باخبر رہتے تھے۔ ابن اثیر صاحب اسد الغابہ و تاریخ کامل دمشق میں رہتے تھے لیکن وسط ایشیاء کے حالات سے بہت عمدہ طرح سے باخبر تھے خبروں کا ذریعہ کیا تھا؟ شیخ سعدی کو بغداد کی تباہی و بربادی کی تفصیلات کس ذریعے سے پہنچیں؟ بغداد پر شیخ سعدی کے مرثیے کا ترجمہ اور تشریح۔

☆ خوارزم سمرقند و بخارا کی بربادی کی علم ہندوستان کے علماء کو کن ذرائع سے ہوا، بابا فرید گنج شکرؒ، نظام الدین اولیاؒ کی خانقاہوں میں عالم اسلام کی خبریں کن ذرائع سے آتی تھیں۔ اخبارات و جرائد کے بغیر اس عہد کے لوگ کس طرح باخبر رہتے تھے۔ اس عہد کے ذرائع اور وقائع کیا تھے۔ ایک تفصیلی جائزہ۔

ساحل جنوری ۲۰۰۶ء

☆ جس عہد میں ریل، جہاز، کاریں، ایجاد نہیں ہوئیں تھیں اور مسافتیں بہت طویل تھیں، اس عہد میں طالبان علم ایک براعظم سے دوسرے براعظم ایک ملک سے دوسرے ملک کثرت سے سفر کرتے تھے، قدیم عہد کی تاریخ میں ہزاروں ایسے علماء کا تذکرہ ہے جو حصول علم کے لیے عرب سے عجم تک آئے، چین تک پہنچے، وسط ایشیا تک گئے اور افریقہ کے صحراء اور یورپ کے اطراف تک پہنچے جب کہ اس دور میں سفر کی سہولتیں اونٹ، خچر، گھوڑے اور گدھے تک محدود تھیں، لیکن عہد حاضر میں جب سفر آسان ہو گیا ہے تو علم حاصل کرنے کے لیے سفر کرنا امراء کے سواء کسی کے لیے ممکن نہیں رہا۔ کیا وجہ ہے کہ اس قدیم عہد میں حصول علم کی طلب اس قدر ارزاں تھی اور ذرائع رسل و رسائل بھی ہر شخص کی دسترس میں تھے اور عالم اسلام میں کہیں علم کے حصول کے لیے کوئی معاوضہ ادا نہیں کرنا پڑتا تھا دنیا بھر میں پھیلے ہوئے اہل کمال سے استفادہ عالم اسلام اور عالم عیسائیت میں بھی عام تھا صحرا نوردی کوچہ گردی علم پروری کے لیے شرط لازم تھی اور طلباء سیاحت کو حصول علم کا لازمی ذریعہ سمجھتے تھے [ابن خلدون نے مقدمہ میں ایک فصل قائم کی ہے فصل فی ان لرحلۃ فی طلب العلوم ونقاء المشیخۃ مزید کمال فی التعلم کیا] اس عہد کے تمام راستے محفوظ تھے آباد تھے مہمان نواز تھے بے خطر تھے وہ کیسی تاریخ و تہذیب تھی جو طالبان علم کی خدمت کو سعادت سمجھتی تھی اس عہد کا نظم حکمرانی کتنا زبردست تھا جب ہر مسافر محفوظ تھا جب کہ سیٹلائٹ اور انٹرنیٹ اور فون کی سہولتیں بھی نہیں تھیں۔ اس عہد کے اسفار کی تاریخ اور حصول علم کے لیے اہل علم کے اسفار کا مفصل تذکرہ۔

☆ امام بخاریؒ نے ریل، ہوائی جہاز کے بغیر وسط ایشیا سے ہرات نیشاپور شام دمشق، بیت المقدس حجاز، مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ مصر، افریقہ، عراق، بغداد، کوفہ، بصرہ کے اسفار کیسے کیے؟ اندلس کے سوا تمام اسلامی دنیا کے امام اور محدث امام بخاری کے شیوخ و اساتذہ میں شامل ہیں امام غزالی خراساں سے نکلے، وسط ایشیا ایران حرمین بغداد دمشق مصر کہاں کہاں نہ پہنچے۔ یہ تمام سفر ۵۳ سال کی عمر میں اور تصانیف کے ہزاروں صفحات بھی جب کہ اس عہد میں نہ کمپیوٹر تھا نہ ٹائپ رائٹر نہ فوٹو اسٹیٹ مشین، خواجہ معین الدینؒ چشتی، فریدؒ گنج شکر، قطب الدین بختیار کا کیؒ کے اسفار دور دراز تک رہے۔ بابا فریدؒ گنج اس دور میں تین مرتبہ بغداد شریف تشریف لے گئے، سیاحت کی یہ روایت عالم اسلام میں کیوں ختم ہو گئی؟ مغربی تہذیب کی عظیم الشان ایجادات نے اس روایت میں اضافہ کرنے کے بجائے اس روایت کے خاتمے میں کیا کردار ادا کیا؟ جدید ایجادات کے سیاحت علمی پر منفی اثرات کا پہلا جائزہ۔

☆ جسٹس جاوید اقبال نے ایوب خان کی فرمائش پر *THE IDEOLOGY OF PAKISTAN AND ITS IMPLEMENTATION* نامی کتاب [ایبٹ نے اپنی کتاب *ISLAM AND PAKISTAN* میں اس کتاب کی علمی حیثیت کے تار و پود بکھیرتے ہوئے اس زمانے کے تبصروں کو نقل کر کے لکھا ہے کہ اسلام پر اس کتاب میں کسی عربی و فارسی کتاب کا حوالہ نہیں دیا گیا ہے] لکھی تھی اس کتاب کا دیباچہ بھی ایوب خان نے خود لکھا تھا۔ جاوید اقبال کی کتاب اور ڈاکٹر منظور احمد کی کتاب ''اسلام کیا ہے؟'' کا تقابلی مطالعہ ڈاکٹر منظور کی کتاب

پر جمال پانی پتی نے معرکۃ الآراء تنقید لکھی جس کا جواب ڈاکٹر منظور نہیں دے سکے۔ جمال پانی پتی کے مطابق ڈاکٹر منظور کی کتاب میں عربی، فارسی کی کسی کتاب کا حوالہ نہیں دیا گیا۔ دین پر تمام تر بحث ماخذات دین کے مطالعہ کے بغیر کی گئی ہے اور بحث میں ماخذات کا حوالہ نہیں دیا گیا۔

☆ مولوی چراغ علی کی انگریزی کتاب *THE PROPOSED POLITICAL LEAGAL AND SOCIAL REFORMS IN THE OTTOMAN EMPIRE AND MOHAMMADAN STATES* اور اس کے اردو ترجمے اعظم الکلام فی ارتقاء اسلام کا تنقیدی مطالعہ...... مولوی چراغ علی نے اس کتاب میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ قرآن مجید کلام اللہ نہیں کلام رسول اللہ ہے۔ سرسید احمد خان نے اس کتاب کے ترجمے کی شدید مخالفت کی تھی۔ ''ان کا موقف تھا کہ لوگ ابھی اتنے روشن خیال نہیں ہوئے ہیں کہ وہ قرآن مجید کو کلام رسول اللہ مان لیں، لہٰذا حکمت و مصلحت کا تقاضہ یہی ہے کہ اس کتاب کا اردو ترجمہ شائع نہ کیا جائے لیکن مولوی عبدالحق نے اس کا ترجمہ حیدرآباد دکن سے شائع کیا۔ یہ ترجمہ بھی تحریف و تدلیس پر مشتمل ہے۔ اس ترجمے کا محاکمہ اور مولوی عبدالحق کی بددیانتی اور تحریفات کی اصل کہانی۔ اسلامی تاریخ میں مولوی چراغ علی جیسے اجتہادات کی ہمت کسی نے نہیں کی لیکن اب جاوید غامدی اس راستے پر رواں دواں ہیں۔ فراہی مکتب فکر اور مولوی چراغ علی کے اجتہادات کا موازنہ اسپنگر اور بلنٹ نے مولوی چراغ علی کی اس کتاب پر جو تبصرے کیے ان کی حقیقت اور مقاصد۔

☆ سورہ احزاب میں ''قتلوا تقتیلا'' کے حکم کے تحت فحاشی پھیلانے والوں کا قتل کیا صرف اسلامی ریاست میں جائز ہوگا یا دنیا میں جہاں سے بھی فحاشی پھیلائی جائے گی اس حکم کا اطلاق وہاں وہاں بھی ہوگا۔ قرآن حکیم نے اس حکم کو سنت اللہ قرار دیا ہے اور تاکید کی ہے کہ ولن تجد سنت اللہ تبدیلا ۶۲/۳۳۔ سورہ نور میں فحاشی پھیلانے والوں کو دنیا اور آخرت میں دردناک سزا کی خوش خبری دی گئی ہے اس سزا کی دنیا میں کیا صورتیں ہیں؟ کیا قتلوا تقتیلا کی سزا عالمگیر ہے۔ یا خاص اسلامی ریاست سے مخصوص ہے۔ کیا اسلامی ریاست اپنی حدود میں یا دوسروں کی حدود میں رواداری امن بقائے باہمی، بقائے اصلح، جیو اور جینے دو، روشن خیالی، وسیع النظری، عالمی اقدار، آزادی، مساوات، برابری، احترام آدمیت، اکرام انسانیت، برداشت، عفو درگزر کے فلسفوں کے تحت فحاشی کی نشر و اشاعت کو برداشت کرسکتی ہے؟ بنیادی حقوق کے فلسفے کے تحت آزادی اظہار رائے ہر ایک کا بنیادی حق ہے لہٰذا ہر ایک کو فحاشی پھیلانے کی اجازت ہے۔ امریکی سپریم کورٹ نے انٹرنیٹ پر فحاشی کے خلاف درخواست مسترد کردی کہ اس سے بنیادی حق متاثر ہوتا ہے۔ کیا اسلام فحاشی پھیلانے کو بنیادی حق تسلیم کرتا ہے؟ کیا فحاشی پھیلانے والوں کو ٹکڑے ٹکڑے کرکے قتل کرنے کا حکم عمومی ہے یا خصوصی؟ کیا فساد فی الارض روکنے کے لیے اسلامی حکومت اقدام کرسکتی ہے؟ کیا عصر حاضر میں یہ اقدام اقوام متحدہ کے منشور حقوق انسانی کی خلاف ورزی نہیں ہوگا جس میں آزادی اظہار

رائے کے نام پر ہر قسم کی فحاشی کی اجازت عام ہے اور تمام اسلامی ممالک نے اس منشور پر دستخط کیے ہیں اور بیشتر اسلامی مفکرین حقوق انسانی کے انسانی منشور کو قرآن وسنت سے ماخوذ بتارہے ہیں۔ کیا اسلامی ممالک دستخط کے بعد پابند ہیں کہ وہ فحاشی کو تحفظ دیں اور فحاشی کے خلاف اقدام سے باز رہیں؟ قرآن وسنت کی روشنی میں ایک تجزیہ۔

☆ امام غزالیؒ کی تہافتہ الفلاسفہ، مولانا اشرف علی تھانویؒ کی کتاب ''الانتباہات المفیدہ عن الاشتباہات الجدیدہ [AN ANSWER TO MODERNISM] مولانا احمد رضا خان بریلویؒ کی کتاب الکلمۃ الملہمہ، امام ابن تیمیہ کی کتاب الرد المنطقیین کی روشنی میں عہد حاضر کے متجددین اور فلسفیوں کے افکار کا نقد وجائزہ۔

☆ حضرت مفتی تقی عثمانی کی کتاب ''اسلام اور جدت پسندی *[ISLAM AND MODERNISM]* کی بنیادی غلطیوں کا پہلا تحقیقی جائزہ۔ مفتی تقی عثمانی صاحب نے اس کتاب میں ''ماڈرن ازم'' کے سلسلے میں مغرب کے کسی ایک فلسفی کا بھی حوالہ نہیں دیا۔ وہ ماڈرن ازم کی مغربی فلسفیانہ اصطلاح سے واقف نہیں ہیں اور ماڈرن ازم کی ایک ایسی تعریف پیش کرتے ہیں جو مغرب میں کوئی فلسفیانہ مکتب فکر قبول نہیں کرتا۔ تقی عثمانی صاحب نے ماڈرن ازم کا ترجمہ جدیدیت کے بجائے جدت پسندی کر کے ماڈرن ازم سے الگ ہونے کی کوشش کی لیکن اس کتاب کے عربی اور انگریزی ترجمے میں انھوں نے ماڈرن ازم کی اصطلاح استعمال کر کے بتا دیا ہے کہ جدت پسندی دراصل جدیدیت یعنی ماڈرن ازم کا مترادف ہے۔ کسی اصطلاح کا ترجمہ ممکن نہیں، زبان کے الفاظ کا ترجمہ تو ممکن ہے لیکن اصطلاح ایک خاص تاریخ، تہذیب، ثقافت، مابعد الطبیعیات، عقائد، علمیات کے بطن سے نکلتی ہے لہٰذا ماڈرن ازم کی اصطلاح کا ترجمہ ناممکن ہے جس طرح عدت، طلاق، اذان کا ترجمہ محال ہے۔ ماڈرن ازم کو تقی عثمانی صاحب دو دھاری تلوار قرار دیتے ہیں جب کہ یہ ایک دھاری تلوار ہے۔ اس کی تعریف کانٹ سے لے کر فوکالٹ تک طے شدہ ہے۔ ماڈرن ازم کے اہداف و مقاصد منزل سب کچھ متعین ہے، ماڈرن ازم کی مغربی اصطلاح کی اصل تعریف مغرب کے مسلمہ فلسفیوں کے افکار کی روشنی میں۔

☆ اسرار عالم صاحب کے اس دعوے کا تنقیدی وتحقیقی تجزیہ کہ مارٹن لوتھر کی Protestant تحریک، اور افکار، الشیخ عبدالوہاب نجدیؒ کی ''کتاب التوحید'' شاہ اسماعیل شہیدؒ کی کتاب ''تقویۃ الایمان'' اور Calevin کی کتاب Institute of Christian Religion کے مباحث متن اور موضوعات میں کوئی فرق نہیں ہے کیا اسرار عالم صاحب کا دعویٰ درست ہے؟ کیا کتاب التوحید اور تقویۃ الایمان پروٹسٹنٹ ازم کی طرح اسلام کو Protestenize کر رہی ہیں۔ کیا وہابی تحریک لوتھر کی تحریک کی طرح عالم اسلام کو کتاب وسنت کی بے بنیاد دل پسند تشریحات کا راستہ دکھا رہی ہے؟

☆ علمی وتحقیقی جرائد، بصائر، سرحد، Criterion، چراغ راہ، Islamic Voice، الحق، البلاغ، جہان نو،

یقین، برہان، Islamic Studies، علی گڑھ، تحقیقات اسلامی ہند، شعور کراچی، لیل ونہار، زندگی Muslim World Book Review عراق کا المرشد، شام کا ''المرشد العربی''رشید رضا کا ''المنار'' جرجی زیدان کا الہلال جمال الدین افغانی کا العرۃ الوثقٰی کے اشاریہ جات اور ان اشاریوں کی روشنی میں ان رسائل و جرائد کے مباحث، مضامین اور شذرات کا جائزہ۔

☆ فکر و نظر اور Islamic Studies کے اشاریوں کی روشنی میں مغربیت اور جدیدیت کے لیے اس رسالے کی خدمات کا پہلا مفصل تذکرہ۔

☆ جمال الدین افغانی کے بارے میں کچھ نئے انکشافات۔ کیا افغانی برطانوی ایجنٹ تھے یا روسی ایجنٹ یا ڈبل ایجنٹ تھے؟ وہ اصلاً ایرانی تھے یا افغانی؟ اگر جمال الدین افغانی تھے تو ان کے تمام خطوط و نوادرات تہران میں کیسے محفوظ رہے۔ ہندوستان میں ان کے مشکوک قیام کی پہلی روداد، ریاست حیدرآباد دکن سے انخلاء کے لیے افغانی نے ریاست سے ہزاروں روپے کا عطیہ کیوں وصول کیا؟ برطانوی سفارت کار بلنٹ سے ان کے غیر معمولی روابط کی حقیقت کیا تھی؟ وہ جہاں گئے وہاں قومیت اور قوم پرستی کو کیوں فروغ دیا اور امت کی وحدت کو کیوں پارہ پارہ کیا؟ ایرانی وزیراعظم کی عقل مندی کے باعث افغانی کو روس میں کیوں خفت اٹھانی پڑی؟ افغانی ایرانی وزیراعظم کی سفارش کے لیے روس کیوں گئے؟ ان کا مزار ایک امریکی نے کیوں تعمیر کرایا؟ اس امریکی نے اپنی شناخت ظاہر کرنے سے کیوں انکار کیا؟ کیا افغانی عالم باعمل تھے؟ وہ عبادات سے غافل کیوں رہتے تھے؟ برطانوی فوج کو سنوسیوں کے چنگل سے نکالنے کے لیے افغانی نے کیا کوششیں کیں؟ مغربی فکر و فلسفے سے مکمل ناواقفیت کے باوجود ان کے یہاں ندرت فکر کا راز کیا تھا؟ افغانی کے شاگرد رشید محمد عبدہٗ اور ان کی حامی سیاسی جماعت نے مصر میں انگریزوں کی وفاداری میں کیا کردار ادا کیا اور انگریزی استعمار کے لیے کیا خدمات انجام دیں؟ مفصل تذکرہ۔

☆ دارالحرب دارالاسلام، دارالامن، دار دعوت، دار قرار کی قدیم و جدید اصطلات کا اسلامی فقہی سرمائے کی روشنی میں پہلا مفصل تجزیہ۔ احمد سعید اکبرآبادی اور جماعت اسلامی پاکستان کے قاضی حسین احمد کی جدید اصطلاحوں کا علمی و دینی تجزیہ۔ قاضی حسین احمد اور جلال الدین عمری نے یورپ کے لیے دار دعوت کی اصطلاح مولانا وحید الدین خان سے مستعار لی ہے لیکن اس کا اعتراف کیوں نہیں کیا؟ یہ وحید الدین خان صاحب کی پسندیدہ اصطلاح ہے۔ کیا پاکستان دارالاسلام ہے؟ اگر ہے تو اس کے دروازے ہندوستان کے مسلمانوں پر کیوں بند کر دیے گئے اور دنیا بھر کے مسلمانوں کی آمد پر کیوں پابندی عائد کی گئی؟ کیا اس وقت دنیا میں کوئی ایک ملک ایسا ہے جو دارالاسلام کہلا سکے؟ کیا وہاں دنیا کا کوئی بھی مسلم آباد ہوسکتا ہے؟ وہاں کی شہریت حاصل کرسکتا ہے؟ اسے وہی حقوق مل سکتے ہیں جو اس مسلم ملک کے شہریوں کو حاصل ہیں؟ کیا آج کل کی مسلم قومی ریاستیں دارالاسلام کہلا سکتی ہیں۔ قاضی حسین احمد، وحید الدین خان اور جلال عمری صاحبان نے ان مسلم ریاستوں کے لیے کیا اجتہاد فرمایا

ہے؟ کیا ۱۹۲۴ء میں خلافت اسلامیہ کے اختتام تک خلافت اسلامیہ کے کسی حصے میں مسلمانوں کی نقل وحرکت اور قیام پر کسی قسم کی کوئی پابندی تھی؟ خلافت اسلامیہ کے زمانے میں جزیرۃ العرب کے سوا کفار کسی بھی جگہ قیام کر سکتے تھے اور نقل وحرکت کی مکمل اجازت تھی۔ ویزا کی شرط موجود نہ تھی۔ یہودی ہسپانیہ سے جان بچانے کے بعد خلافت عثمانیہ کے مرکز ترکی میں کیوں آباد ہوئے، انھوں نے اپنے آپ کو وہاں کیوں محفوظ تصور کیا؟ اہم جائزہ۔

☆ سینٹر فار اسٹڈیز آن سائنس علی گڑھ کے ناظم ریاض کرمانی کی کتاب *THE QURAN AND FUTURE OF SCIENCE* کا ناقدانہ جائزہ۔ اس جائزے سے یہ بات سامنے آئے گی کہ مغربی فلسفے کے عمیق مطالعے کے بغیر صرف مغرب کی جدید سائنس کی اسلام کاری عالم اسلام میں الحاد وزندقہ کو عام کرنے کا سبب بنے گی۔ کتاب کے مندرجات سے اندازہ ہوگا کہ مصنف جدید سائنس کے بدلتے ہوئے رجحانات سے کماحقہ واقفیت نہیں رکھتے۔ انھوں نے جدید سائنس کا مطالعہ جدید فلسفے کے تناظر میں نہیں کیا کیونکہ جدید سائنس جدید فلسفے کے بطن سے طلوع ہوئی ہے اور جدید سائنس کی مابعد الطبیعیات، الٰہیات، علمیات، کونیات کے تجزیے کے بغیر اس کی اسلام کاری ممکن نہیں۔ اس کتاب میں سائنس کا مطالعہ فلسفیانہ سطح پر نہیں کیا گیا اور مغرب کے کسی اہم ماڈرن یا پوسٹ ماڈرن فلسفی کا حوالہ نہیں دیا گیا۔ اسلامک سائنس کے فروغ وارتقاء کی تحریک چلانے والے حسین نصر، علی گڑھ اسکول کے ریاض کرمانی وغیرہ، وقار حسینی، یوسف واغد، ضیاءالدین سردار کے افکار، کتابوں اور نظریات کا مفصل جائزہ۔ سائنسی مطالعے کے سلسلے میں علی گڑھ اسکول کی نئی اصطلاحات ILM-AL-MASHIYA اور HIDAYAH اور MARZIYYAH کا جائزہ۔ ریاض کرمانی کے HINT PARADIGM کا جائزہ۔ اسلامک سائنس کی نظریاتی صورت گری کے لیے علی گڑھ اسکول کی جانب سے توحید، نظم، تسخیر، توازن، امانہ، عدل، تخلیق، آیت، فساد، خلافت، آخرہ جیسی اسلامی اصطلاحات کی جدید منظرکشی کے اثرات کا جائزہ۔ کرمانی نے Worldly Knowledge کو A Source of Spritual Elevation قرار دیا ہے۔ جبکہ علوم اسلامی کی تاریخ میں معلومات دنیا کو یہ اعلیٰ ترین مقام کبھی عطا نہیں کیا گیا۔ کرمانی قدرت اور مظاہر قدرت کو روحانی بلندی کا ماخذ علم قرار دیتے ہیں جب کہ اسلامی تاریخ میں روحانیت کا ماخذ علم کبھی مظاہر قدرت نہیں رہے۔ یہ آلات علم کے طور پر تو استعمال ہوئے جیسے کہ عقل جو مغرب میں ماخذ علم ہے ہمارے یہاں آلہ علم ہے۔ مصنف کے خیال میں جدید سائنس کے تصور عقلیت اور قرآن کے تصور عقلیت میں بہت زیادہ فرق نہیں ہے۔ یہ خیال وہ گمراہی ہے جو قرآنی علوم اور مغربی فکر وفلسفے سے عدم واقفیت کے باعث ہمارے مخلص ایماندار مسلم سائنس دانوں میں عموماً گھر کر چکا ہے۔ جدید سائنس کی مابعد الطبیعیات، کونیات، علمیات اور وجودیات سے ناواقفیت کے باعث یہ غلطیاں پورے عالم اسلام میں بار بار دہرائی جارہی ہیں بلکہ اب تو علماء بھی ان کا اعادہ کر رہے ہیں۔ اسلامک سائنس کے فروغ کے سلسلے میں اعلان کا ندھلہ

[KHANDALA DECLARATION] کے پندرہ نکاتی فلسفے اور اخلاقیات کا ناقدانہ جائزہ۔

☆ مولانا طاسین کے معنوی استاد حکیم ابو النظر رضوی [زمیندار امروہہ و عالم دین] کے افکار و نظریات کا پہلا ناقدانہ جائزہ ان کے مقالے ''معاشیات اسلامی'' کا جائزہ جس کا اثر مولانا طاسین کے فکر و نظر پر بہت گہرا رہا۔ جس کا اعتراف مولانا طاسین اکثر کرتے تھے۔

☆ سترہویں صدی میں عیسائیت کے زوال کی دو بڑی وجوہات تھیں [۱] کلیسا کا ادارتی نظام جس میں پوپ زمین پر خدا کا نمائندہ اور خیر و شر کے معاملے میں فیصلہ کن اختیار رکھنے والی ہستی تھا۔ پوپ زمین پر جسے لعنت کا مستحق قرار دیتے وہ آسمان پر بھی لعنت کا مستحق ٹھہرتا۔ اس پاپائیت کے نتیجے میں عیسائیت میں کسی فقہی مکتب فکر کو ابھرنے اور زندہ رہنے کی اجازت نہ دی گئی۔ ہر نئے مکتب فکر کو استبداد کی طاقت سے کچل دیا گیا لہٰذا عیسائیت مختلف مکاتب فکر کے تصور سے خالی رہے۔ دوسرا اہم سبب عیسائی الٰہیات عقائد و نظریات میں چرچ فادرز Church Fathers کی جانب سے یونانی فلسفے اور سائنس کے افکار کو مخلوط کرنا تھا۔ جب تک یونانی سائنس و فلسفہ دنیا میں بالادست رہا عیسائی مذہبی عقائد ناقابل تردید رہے لیکن سترہویں صدی میں جدید سائنس، جدید فلسفے کی آمد کے ساتھ ہی یونانی فلسفہ اور سائنس کو مسترد کر دیا گیا تو عیسائی عقائد و الٰہیات بھی مسترد ہو گئے۔ کیوں کہ وہ یونانی فلسفے و سائنس کے مفروضات کو ایمانیات کا حصہ بنا چکے تھے لہٰذا اصلاً سائنس دانوں نے عیسائیت کا رد نہیں کیا بلکہ سائنس و فلسفے کا رد کیا۔ لہٰذا عملاً اس کے منطقی نتیجے میں عیسائیت بھی رد ہو گئی۔ کیا آج عالم اسلام کو کم و بیش یہی صورت حال درپیش نہیں ہے؟ سائنس کے ذریعے قرآن، الٰہیات، احادیث، امور دینیہ کی تشریح کا عالم اسلام میں بڑھتا اور چڑھتا ہوا مرض اسلام کا وہی حشر تو نہیں کرے گا جو عیسائیت کا ہو گیا تھا۔ اس موضوع پر پہلا تنقیدی جائزہ۔

☆ کیا وجہ ہے کہ مسلمان علماء نے مسلمانوں کے عروج کے زمانے میں حتیٰ کہ اندلس کے عہد میں کبھی قرآن و سنت الٰہیات عقائد عبادات اور متشابہات کی سائنسی توجیہہ و تشریح و توضیح پیش نہیں کی؟ عالم اسلام کی پوری تاریخ قرآن و سنت کی سائنسی تشریحات کے کفر سے کیوں خالی رہی؟ اب اس کفر کو کیوں فروغ مل رہا ہے اور بعض علماء قرآن و سنت کی سائنسی تشریح کر کے اسلام کو عیسائیت کے مساوی کیوں کرنا چاہیے ہیں؟ ایک جائزہ

☆ عالم اسلام کی پندرہ سو سالہ تاریخ میں قرآن و حدیث کی کبھی سائنسی تشریح و توضیح پیش نہیں کی گئی لیکن عالم اسلام کے مغربی غلام بننے کے بعد بیسویں صدی کے ابتداء میں علامہ جوہری طنطاوی نے مصر میں ''جواہر القرآن'' کے نام سے کئی جلدوں میں قرآن کی سائنسی تشریح لکھی جو پندرہ سال کے بعد مسترد ہو گئی اور ان کے شاگردوں نے اس تفسیر کا رد کر دیا۔ کیا وجہ ہے کہ ان حقائق کو جاننے کے باوجود شہاب ندوی ضیاء الدین سردار، ڈاکٹر ذاکر نائیک، وحید الدین خان، مولانا عیسیٰ منصوری، یحییٰ ہارون، ریاض کرمانی، قرآن و سنت کی سائنسی تشریح کے درپے ہیں جب کہ ان میں سے کوئی ایک مصلح بھی سائنس کی مابعد الطبیعیات، کونیات، علمیات سے واقف نہیں ہے اور کوئی

بھی مغربی فلسفے سے واقفیت نہیں رکھتا۔ مغربی فلسفہ مغرب کا اصل مذہب ہے اس کی الٰہیات اور اعتقادات سے واقفیت کے بغیر اس کے بطن سے پیدا ہونے والی سائنس کی اسلام کاری ایک خطرناک کوشش ہے۔ عالم اسلام میں ان کوشش کے اثرات کا پہلا مفصل جائزہ۔

☆ حکیم محمد حسن امروہوی کی شخصیت اور تصانیف کا تذکرہ یہ وہی عالم ہیں جن کے بارے میں حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ نے فرمایا تھا کہ مرزائے قادیان کے بہت سے افکار اصلاً حکیم محمد حسن کی کتابوں سے ماخوذ ہیں۔ حکیم محمد حسن کی تفسیر ''غایۃ البرہان'' اور اس کے مقدمے کا مفصل تنقیدی جائزہ۔ کیا حکیم محمد حسن مغربی فکر و فلسفے سے واقف تھے؟ حکیم محمد حسن کے اجتہادات کا ماخذ کیا تھا؟ وہ کتنی زبانیں جانتے تھے؟ ''غایۃ البرہان'' اور تفسیر جواہر القرآن علامہ طنطاوی کا تقابلی جائزہ اور قرآن کی سائنسی تشریحات و توضیحات کا عصر حاضر کی جدید سائنسی تحقیقات کی روشنی میں ناقدانہ تجزیہ۔

☆ اس بیان کی صحت کا جائزہ کہ بیسویں صدی میں جتنی تفسیریں لکھی گئیں ان کی تعداد گزشتہ پوری تاریخ میں لکھی گئی تفسیروں کے برابر ہے۔ کیا اس کا مطلب یہ سمجھا جائے کہ عصر حاضر میں علم تفسیر القرآن میں امت کا انہاک بہت بڑھ گیا ہے یا یہ کہ گزشتہ تفسیری ذخیرے کے درست اعداد و شمار جمع کرنے کا کوئی نظام ہمارے پاس نہیں ہے۔ حکیم سعید کے مطابق اس وقت دنیا کے مختلف کتب خانوں میں مسلمانوں کے اسی لاکھ سے زیادہ مخطوطات محفوظ ہیں جنھیں پڑھا نہیں گیا۔ ان میں ذاتی کتب خانے شامل نہیں ہیں جب کہ لاکھوں مخطوطات جنگوں اور نوآبادیات کی صورت میں استعماری قبضوں کے نتیجے میں تباہ و برباد ہو گئے۔ گزشتہ پندرہ صدیوں کے تفسیری ذخیرے کے اعداد و شمار کا پہلا ناقدانہ جائزہ اور بعض نئے اعداد و شمار۔

☆ مصر کے علامہ طنطاوی جوہری کی سائنسی بنیادوں پر تفسیر ''جواہر القرآن'' کا مفصل تنقیدی جائزہ اور علامہ کی اغلاط کی نشان دہی، سائنسی مشاہدات و تجربات و مفروضوں کی روشنی میں قرآن و حدیث کی سائنسی تفسیر کے جدید رجحان کی الحادی سمتوں کا پہلا جامع تذکرہ۔ اس امت کی تاریخ میں انیسویں صدی سے قبل کسی عالم یا فلسفی نے قرآن کی سائنسی بنیادوں پر تفسیر کیوں نہیں لکھی؟ اب یہ رجحان کیوں پیدا ہوا اس کے نقصانات کا تجزیہ۔

☆ مولانا عبید اللہ سندھیؒ کا دیوبند سے اخراج کیوں ہوا؟ پس منظر کے واقعات اور شخصیات کیا ہیں؟ مولانا سندھی کے خلاف جو فتویٰ تیار کیا گیا اس کا متن کیا تھا؟ وہ فتویٰ آج تک شائع کیوں نہیں کیا گیا؟ مولانا سندھیؒ کے افکار و نظریات کے بارے میں مولانا مناظر احسن گیلانیؒ کی تنقیدات کیا تھیں؟ حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ نے مولانا سندھیؒ کے افکار و نظریات کی تردید میں جو مضمون لکھا وہ حضرت کے قلم سے تھا یا مولانا احمد علی لاہوریؒ کے قلم سے تھا؟ حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ نے اس مضمون کے مندرجات سے کبھی رجوع نہ فرمایا نہ تردید فرمائی کیوں؟ کیا مولانا سندھیؒ ماخذات دین پر یقین نہ رکھتے تھے؟ کیا وہ سلف کے راستے سے ہٹے ہوئے تھے؟ مولانا سندھیؒ پر

مسعود عالم ندویؒ کی کتاب کا اصل پس منظر کیا تھا؟ کیا مولانا سندھیؒ انگریزی و روسی زبانوں سے واقف تھے؟ اگر وہ ان زبانوں سے واقف نہ تھے تو انھوں نے مغربی فکر و فلسفہ اور سوشلزم و کمیونزم کا فلسفہ کس زبان میں مطالعہ فرمایا؟ کیا حضرت سندھیؒ کو مغربی فکر و فلسفے کے مباحث سے کلی یا جزوی واقفیت تھی؟ حضرت مولانا محمد احمد قاسمی مہتمم دارالعلوم دیوبند نے مولانا سندھی کے اخراج میں کیا کردار ادا کیا؟

☆Peter Bergen کی کتاب THE OSAMA BIN LADAN I KNOW: AN ORAL HISTORY OF AL QAEDA'S LEADER کا تنقیدی و تجزیاتی جائزہ۔ اسامہ بن لادن کی جانب سے گزشتہ پانچ برسوں میں جاری کیے گئے تمام بیانات کا تجزیاتی مطالعہ۔ کیا اسامہ بن لادن کے بیانات سے کسی فقہی بصیرت، اور عالمانہ نظر کا اظہار ہوتا ہے؟ کیا یہ بیانات پڑھ کر ان کی ذہنی سطح کا اندازہ کیا جاسکتا ہے؟ وہ سطح کیا ہے؟ اس مطالعے کی روشنی میں عالم اسلام میں گزشتہ پچاس برسوں میں ابھرنے والی سیاسی مسلم شخصیات کے حقیقی خدوخال سے آگہی ممکن ہوگی۔ اس جائزے میں کرنل قذافی، صدر جمال ناصر، جنرل عمر حسن البشیر، حکمت یار، ضیاء الحق، ذوالفقار علی بھٹو، مہاتیر محمد، نواز شریف، بے نظیر، انور السادات، عیدی امین، نبی صدر، انور ابراہیم، انڈونیشیا کے سابق صدر عبدالرحمان، یاسر عرفات کی شخصیات کا محاکمہ پیش کیا جائے گا کہ کس طرح یہ شخصیات اپنے عہد کی ہر موثر سیاسی طاقت یا مذہبی قوت کو متاثر کر کے اپنا حلیف بنالیتی ہیں اور اپنی حکمت عملی سے اپنے ہی حلیفوں کو بے اعتبار اور غیر موثر کر دیتی ہیں۔ تاکہ وہ ان کے راستوں میں مزاحم نہ ہوسکیں۔ عالم اسلام کے انحطاط میں ان شخصیات کے طلسمی کردار کا جائزہ۔

☆افغانستان، عراق جنگوں اور امریکہ کے اندر حفاظتی اقدامات کی مد میں امریکہ ہر ماہ ۱۰ بلین ڈالر رقم خرچ کرے گا جو گزشتہ سال کے مقابلے میں پچاس فی صد زیادہ ہے۔ ان اخراجات کو پورا کرنے کے لیے امریکہ کے نئے بجٹ میں نچلے طبقات کے لیے طبی سہولیات، صحت کی اسکیموں کی مدات میں مختص رقومات میں بڑے پیمانے پر کٹوتی کی گئی ہے جس کی مالیت ۳۶ بلین ڈالر ہے۔ عراق میں ۲۰۰۳ء سے لے کر فروری ۲۰۰۶ تک امریکہ ۲۵۰ بلین ڈالر خرچ کر چکا ہے۔ ستمبر ۲۰۰۱ء سے لے کر جنوری ۲۰۰۶ تک امریکہ دہشت گردی کے خلاف جاری جنگوں میں نصف ٹریلین ڈالر خرچ کر چکا ہے جو ویت نام کی تیرہ سالہ طویل جنگ کے اخراجات کے مساوی ہے۔ ۲۰۰۶ء میں جنگوں پر اخراجات کا تخمینہ ۳۵ بلین ڈالر لگایا گیا ہے۔ امریکی محکمہ دفاع کے مطابق ۲۰۰۵ء میں اس نے عراق میں ہر ماہ ۴ء۵ بلین ڈالر خرچ کیے گویا عراق میں امریکہ نے ایک منٹ میں ایک لاکھ ڈالر روزانہ خرچ کیے۔ افغانستان میں امریکہ نے ۲۰۰۵ء میں ۲ء۳ بلین ڈالر خرچ کیے۔ اگر امریکہ ایران اور شام پر حملہ کر دے تو فوجی اخراجات کس سطح تک پہنچ جائیں گے؟ کیا امریکی معیشت ان اخراجات سے دیوالیہ ہوجائے گی؟ کیا ایران کی اونچی اڑان انہی اعداد و شمار سے حاصل یقین پر منحصر ہے؟ کیا دشمن کو کمزور سمجھنا طاقت کی علامت ہے؟ طاقت ور حریفوں سے نبرد آزما

ہونے کی اسلامی حکمت عملی کا جائزہ۔

☆ کیوبا میں مہنگائی نے عوام کی کمر توڑ دی ہے۔ تمام تر آمدنی عمدہ کھانے، پانی، بجلی اور ٹیلی فون کی مد میں خرچ ہوجاتی ہے۔ مہنگائی کے باوجود کاسترو کی انقلابی قیادت پر عوام کا اعتماد برقرار ہے۔ کیا انقلابات فلاح و بہبود معاشی ترقی، خوشحالی، آمدنی میں اضافے کے نعروں کے ذریعے برپا کیے جاسکتے ہیں؟ کیا اسلامی تحریکیں جن نعروں پر برسر اقتدار آئی ہیں کیا انھیں پورا کرسکتی ہیں؟ کیا انقلابی عیش وعشرت کے لیے انقلاب برپا کرتا ہے؟ انقلابی تحریکوں کے کھوکھلے نعروں، بے بنیاد دعووں، بے سروپا افسانوں کی حقیقت کا جائزہ اوران کے لیے اہم مثبت تجاویز۔

☆ عباسی خلیفہ ہارون رشید فضولیات، لہو ولعب اور وقت کے اسراف کے بارے میں دین کی تعلیمات سے بخوبی آگاہ تھے، ان کے عہد خلافت میں ایک بازی گر ہارون کے دربار میں آیا اوراپنی بازی گری، فن کاری اور جادوگری دکھانے کی اجازت طلب کی، اجازت دے دی گئی۔ فن کا مظاہرہ ختم ہوا تو ہارون نے سو دینا اور سو درے لگانے کا حکم دیا اس نے پوچھا درے کس وجہ سے جواب ملا کہ تم نے اپنی اعلیٰ صلاحیتیں ایک فضول کھیل میں صرف کیں کہ سوئیوں کے ناکوں میں سے سوئیاں گزرا کر سوئیوں کا ایک جال بنا ڈالا، اس سے امت کو کیا فائدہ پہنچا یہ امت کو پہنچنے والے نقصان اوراپنی بہترین صلاحیتوں کے زیاں کی سزا ہے۔ کیا عہد حاضر کی بے شمار ایجادات تعیّشات، ذرائع تفریح خصوصاً ٹی وی وغیرہ اسی اصول کے تحت نہیں آتے؟

☆ پاکستان دنیا کا واحد ملک ہے جہاں ابتدائی تعلیم حاصل کرنے والے بچوں کی اکثریت نجی تعلیمی اداروں سے حاصل کرتی ہے۔ دنیا بھر میں ابتدائی تعلیم سرکاری اور نجی ادارے یکساں طور پر دیتے ہیں لیکن پاکستان میں نجی تعلیمی اداروں میں ابتدائی تعلیم حاصل کرنے والوں کی شرح دنیا کے ترقی یافتہ ممالک اور یورپ کے مقابلے میں سب سے زیادہ کیوں ہے جب کہ پاکستان دنیا کے غریب ترین ملکوں کی فہرست میں شامل ہے۔ اس فرق کی وجہ کیا ہے؟ پاکستان کے گرتے ہوئے ابتدائی تعلیم کے معیار کا تجزیہ وتنقید۔

☆ کیا سرمایہ دارانہ نظام کے بغیر ٹی وی کے اخراجات پورے کیے جاسکتے ہیں؟ کیا اخراج معیشت کے تصور کے بغیر ٹی وی کا ایک پروگرام بھی تیار کیا جاسکتا ہے؟ اگر ٹی وی کو سرمایہ دارانہ نظام سے الگ کردیا جائے تو کیا ٹی وی اپنے اخراجات صرف اپنے پروگراموں سے پورے کرسکتا ہے؟ سی این این جیسے اداروں کو خفیہ امداد کہاں سے ملتی ہے؟ کیا خفیہ ہاتھوں کے بغیر دنیا کے تمام چھوٹے بڑے چینلوں پر چوبیس گھنٹے نشریات دکھائی جاسکتی ہیں؟ کیا انسان اس قدر فارغ ہے کہ وہ چوبیس گھنٹے صرف چینلوں کے تماشے دیکھتا رہے؟ کیا عہد قدیم کے بازی گروں کو عہد جدید میں شریعت کا حصار مہیا کیا جاسکتا ہے؟

☆ لذات دنیا سے تمتع کی حدود کیا ہیں؟ ایک مومن اس دنیا کی نعمتوں سے کس حد تک استفادہ کرسکتا ہے؟ کتاب الزہد اور کتاب الرقاق دنیا کی نعمتوں سے فیض یاب ہونے کے لیے کیا لائحہ عمل بتاتی ہیں؟ کیا پر تعیش طرز زندگی اور

مسرفانہ طرزِ حیات کبھی انبیاء کی سنت رہا ہے؟ کیا انبیاء کے وارث انبیاء کے زہد اور سادگی کے مشترکہ طرزِ عمل کو حیلے بہانوں سے متغیر کرنے کے مجاز ہیں؟ ایک اہم جائزہ۔

☆ علامہ ابن حزم اندلسیؒ نے اندلس میں مسلمانوں کی کم آبادی کے پیش نظر خاندانی منصوبہ بندی کے خلاف فتویٰ دیا تھا اور فتوی دیا تھا کہ مسلمان آبادی میں کثرت سے اضافہ کریں لیکن اس فتوے پر عیش و عشرت کی ثقافت نے عمل نہ ہونے دیا۔ اندلس سے مسلمانوں کے خاتمے کی بے شمار وجوہات میں اہم ترین وجہ مسلمانوں کی قلت آبادی تھی۔ کیا مغرب اور یورپ سے سائنس و ٹیکنالوجی میں شکست کھانے کے بعد مسلمان مغرب پر صرف آبادی کی کثرت سے غلبہ پالیں گے؟ کیا مٹتی ہوئی گوری نسلوں کی جگہ مسلمان نسلیں لے سکیں گی؟ کیا فرانس، آسٹریلیا اور یورپ میں مسلمانوں کے خلاف بڑھتی ہوئی نفرت، حقارت کا اہم ترین سبب مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی آبادی تو نہیں ہے۔ اپنی نوعیت کا منفرد تحقیقی جائزہ۔

☆ اندلس کی اسلامی ریاست کیوں مٹ گئی؟ قصرۃ الزہرہ کے مصارف کے بارے میں المقری نے لکھا ہے کہ پچیس سال تک تین کروڑ دینار روزانہ اس قصر کی تعمیر میں صرف ہوتے رہے۔ اسی مورخ کے مطابق اندلس کے خراج کی جس قدر سالانہ آمدنی تھی اس قدر رقم قصر زہرا پر روزانہ صرف ہوتی تھی؟ سوال یہ ہے کہ دیگر اخراجات کہاں سے پورے ہوتے تھے اور خرچ کے سوا دیگر ٹھاٹ باٹ کہاں سے پورے کیے جاتے تھے؟ قاضی ابن عامر نے ۲۶ سالہ دور حکومت میں یورپی قوموں سے ۵۲ معرکے کیے کیا اندلس کی آمدنی ان حملوں پر منحصر تھی؟ کیا ان حملوں کے ذریعے ریاست اپنے اخراجات پورے کرتی تھی؟ کیا اندلس نے یورپ کو اپنی نوآبادی سمجھ رکھا تھا؟ کیا اندلس سے یورپ کی نفرت کا سبب یہ حملے تو نہیں تھے؟ اندلس یورپ میں اسلام کا روحانی طاقت کا مرکز کیوں نہ بن سکا؟ عیسائی اور یہودی اندلس کے مسلمانوں سے متاثر ہو کر مسلمان کیوں نہ ہوئے؟ ان اسباب کا جائزہ۔

☆ کیا وجہ ہے کہ سرمایہ دارانہ معاشرے اور معیشت میں مسائل کی تہہ تک پہنچنے کے بجائے مسائل کے ظاہر کو دیکھا جاتا ہے اور مسئلے کا ظاہری علاج کر کے اصل مسئلہ قائم و دائم رکھا جاتا ہے۔ مثلاً لوگ موٹے ہو رہے ہیں تو انھیں کم خوراکی کی ترغیب دینے کے بجائے موٹاپا روکنے کی گولیاں، دوائیں، ورزش کی مشین، نئے جم خانے خوراک کی نئی اسکیمیں دے دی جاتی ہیں۔ لوگ الٹرا ساؤنڈ کے ذریعے بچے کی صنف معلوم کر کے لڑکیوں کا اسقاط کرانے لگے تو الٹرا ساؤنڈ پر پابندی لگا دی گئی، اولاد کم پیدا کرنے لگے تو انھیں پرکشش مراعات کے ذریعے اولاد کی ترغیب دی جانے لگی۔ ایڈز عام ہوا تو ایڈز سے بچنے کے حفاظتی طریقے بتائے جانے لگے، زنا کاری عام ہوئی تو اسقاط حمل کی گولیاں اور طریقے بتائے جانے لگے، ان دوائیوں کے خطرناک مضر اثرات سے عورتوں کی صحت تباہ ہوئی اور کینسر عام ہوا تو ان امراض کی دوائیں ایجاد کی جانے لگیں، عورت مرد کی مساوات کے تحت عورتیں گھر سے باہر نکلیں تو اس کمی کو دور کرنے کے لیے غریب ممالک کی عورتوں کی تجارت شروع کر دی گئی۔ بے مہار صنعتی ترقی نے فضاء کو

آلودگی سے بھر دیا تو آلودگی ختم کرنے کی نئی صنعت ایجاد کر لی گئی۔ کیا اس طرز زندگی اور فلسفے کا تعلق Cause اور Effect کے جدید سائنسی نظریے سے تو نہیں۔ ان امور کا ناقدانہ جائزہ۔ کیا مغربی مما لک کی حکمت عملی میں ہر مسئلے کا عارضی حل اس لیے تلاش کیا جاتا ہے تاکہ سرمایہ داری کا پہیہ رواں دواں رہے۔ مثلاً زنا کاری کی کثرت کے باعث حرامی بچوں کا مسئلہ پیدا ہوا تو مغرب نے اس کا حل اسقاط کی دواؤں سے تلاش کیا۔ لہٰذا ایک صدی سے اس شعبے میں حیرت انگیز ترقی ہو رہی ہے اور کھربوں روپے کی سرمایہ کاری ہوئی ہے لیکن آج تک زنا کاری کے اسباب کو روکنے کی کوئی کوشش نہیں کی گئی۔ زنا کاری کے نتیجے میں امراض خبیثہ عام ہوئے، نامردی پھیلنے لگی تو ان کے ازالے کے لیے ادویات آ گئیں، کثرت زنا کے باعث مردوں میں عورتوں سے تنفر پیدا ہوا تو فلپائن، بھارت، تھائی لینڈ میں لڑکوں سے زنا کاری کی صنعت کو فروغ دیا جانے لگا اور جانوروں اور مصنوعی اعضاء کے ذریعے لذت اندروزی کے طریقے ایجاد کیے گئے، طلباء میں نقل کا رجحان بڑھ رہا ہے اس کا اصل سبب دریافت کرنے اور اسے ختم کرنے کے بجائے جدید سائنس و ٹیکنالوجی کے ذریعے نقل کے خاتمے کی کوشش اور اربوں روپے کی صنعتوں کا فروغ، عام آدمی قبض میں مبتلا ہے تو قبض کے اسباب کا سدباب کرنے کے بجائے قبض کی دواؤں کا سیلاب اور کھربوں روپے قبض ختم کرنے کی صنعت میں صرف کیے جانے لگے۔ صنعتی ترقی کے باعث ماحولیاتی آلودگی پیدا ہوئی تو اس کے اسباب کو کم یا ختم کرنے کے بجائے ماحولیاتی انجینئرنگ کے نام پر اربوں کھربوں روپے کی صنعت کاری شروع ہو گئی۔ ٹریفک حادثات میں شراب نوشی کے باعث بے پناہ اضافہ ہوا تو شراب نوشی روکنے کے بجائے انشورنس کمپنیوں کے کاروبار میں برق رفتار اضافہ کر دیا گیا اور پریمیم جرمانوں کی رقم میں بھی اضافہ کر دیا گیا۔ مغرب کسی قسم کے اخلاقی، دینی، مذہبی، روحانی تحلیل تجزیہ، تفہیم و تعمیر کا قائل نہیں کیونکہ اگر مسئلہ ختم ہو جائے تو صنعتیں بھی ختم ہو جائیں گی اور سرمایہ داری کا منافع بھی ختم ہو جائے گا۔ لہٰذا مسئلہ پیدا کرنا اس کا حل نکالنا اور اسے کمال ذہن انسانی سمجھنا پھر ایک حل سے دوسرے حل کی طرف جانا لیکن مسئلے کی طے تک جان بوجھ کر نہ پہنچنا کیوں کہ اس کے نتیجے میں کاروباری ذہنیت کو شدید دھچکہ پہنچتا ہے۔ سرمایہ دارانہ نظام کے یاجوج ماجوج کب تک کہاں کہاں سے نکلتے رہیں گے۔ سرمایہ داری کے یاجوج ماجوج کا تاریخی جائزہ۔

☆ برطانیہ کا Inter Faith Group بین المذاہب مکالمے کے اصل اغراض و مقاصد کیا ہیں؟ کیا عیسائیت یہودیت اسلام برابر کے مذاہب ہیں؟ کیا ان کے مابین مکالمہ ممکن ہے یا دعوت ممکن ہے؟ کیا مکالمہ برابر کی سطح پر ہوتا ہے یا حق و باطل کے مابین مکالمہ ممکن ہے؟ گزشتہ دس برسوں میں بین المذاہب مکالمے کے سلسلے میں دنیا بھر میں ہونے والی پیش رفت کا اجمالی جائزہ۔ امریکہ میں سامی النسل مذاہب کے مابین مکالمے میں اس تجویز کا بھی جائزہ جس میں تینوں مذاہب سے کہا گیا تھا کہ جب ان کے بنیادی مباحث اصول اقدار و روایات ایک ہیں تو تینوں مذاہب ان بنیادی اقدار پر مشترک موقف اختیار کر کے ایک نیا مذہب کیوں ایجاد نہیں کر لیتے تاکہ افراق و

تفریق کا دروازہ ہمیشہ کے لیے بند کر دیا جائے؟ بین المذاہب مکالمے میں شریک تمام فریق ایک دوسرے کی مذہبی کتابوں اور عقائد پر تو متفق نہیں ہیں لیکن حیرت انگیز طور پر تمام فریق بنیادی حقوق کی دستاویز پر مکمل ایمان رکھتے ہیں اور اس دستاویز کو مکالمے کی اصل بنیاد سمجھتے ہیں جس کا دوسرا مطلب یہ ہے کہ بنیادی حقوق کے منشور کو قرآن، انجیل اور توریت پر [نعوذ باللہ] برتری حاصل ہے؟ بنیادی حقوق کا پس منظر اور اس کی تاریخ ایک نئے نقطہ نظر سے۔

☆ کیا وجہ ہے کہ وہ اسلامی تحریکیں جو ناگزیر ضرورت کے بغیر عورتوں کے آزادانہ میل جول کی قائل نہ تھیں اب عورتوں کو پارلیمینٹ میں لانے، لوکل حکومتوں کے انتخابات میں شرکت اور ان کے جلوس نکلوانے میں نہایت سرگرمی سے حصہ لے رہی ہیں۔ وہ لوگ جو کل تک پارلیمینٹ، جمہوریت، مساوات، مرد و زن کو کفر قرار دیتے تھے اور بالکل درست فرماتے تھے آج یہ دلائل کیوں دے رہے ہیں کہ اسلام نے عورت کو چودہ سو سال پہلے وہ حقوق دیے تھے جو آج تک مغرب نہیں دے سکا اور جمہوریت کا اصل سرچشمہ تو اسلام ہے۔ ان تحریکوں کے یہ دانشور یہ بات کیوں فراموش کر رہے ہیں کہ اسلام کسی مخصوص طریقہ حکومت کا قائل ہی نہیں قرآن حکیم نے ملوکیت کے بارے میں کیا کہا، انبیاء کرام نے اپنی اولاد کے لیے ملوکیت کی دعا کی جو قبول کی گئی لیکن اس شرط کے ساتھ کہ اس کا وعدہ تمہاری نسل کے نیک لوگوں سے ہے، قرآن نے ملوکیت کو تقویٰ و پرہیزگاری و صلاحیت کے ساتھ مشروط کیا ہے۔ اگر معذرت خواہی کا یہ سلسلہ جاری رہا تو کل ہمارے مسلم دانشور اس سوال کا جواب دیتے ہوئے شرمائیں گے کہ خلافت راشدہ کے عہد میں دو خلفائے راشدین حضورؐ کے داماد تھے اور دو خلفائے راشدین حضور اکرمؐ کے سسر تھے۔ کیا ہماری دینی تحریکیں مغربی جمہوریت کے سامنے سپر انداز ہو کر جمہوریت کو اسلام سے خواہ مخواہ برآمد کر رہی ہیں اور کیا یہ دلائل ان کو اس وقت سوجھ رہے ہیں جب وہ مغربی یلغار کی مزاحمت کے قابل نہیں رہی ہیں؟ اسلامی تحریکیں مغرب کے سامنے کیوں پسپا ہو رہی ہیں؟ پسپائی کی تاریخ کا اجمالی جائزہ۔

☆ ۱۹۷۵ء میں ایک کمرے اور ۱۹ طلباء سے آغاز کرنے والا اسکول بیکن ہاؤس اب ایک لاکھ بچوں کو تعلیم دے رہا ہے لیکن بیکن ہاؤس کی ترقی کا راز کیا ہے؟ کیا یہ اسکول تعلیم کے میدان میں نئے افق تلاش کر سکا؟ اے اور او لیول اور میٹرک کے امتحانات میں اس اسکول کے نتائج دوسرے اسکولوں کے نتائج سے کم تر کیوں ہیں؟ یہ اسکول کس قسم کی ثقافت عام کر رہا ہے؟ سائنس کے میدان میں یہ اسکول کیا کوئی معجزہ دکھا سکا ہے؟ اسکول کس قسم کا مذہب اور کس قسم کی ثقافت عام کر رہا ہے؟ کیا اسکول نے مخلوط تعلیم کے تجربے کو مسترد کر کے غیر مخلوط تعلیم کو ترجیح دی ہے؟ اس ترجیح کی وجہ نظریاتی ہے یا عملی؟

☆ پاکستان میں نئی نویلی گاڑیوں کی بینکوں کے ذریعے آسان اقساط میں سودی خریداری نے پاکستانی معیشت اور روحانیت کو تہس نہس کر دیا ہے۔ پاکستان کے زرمبادلہ کے ذخائر کا ساٹھ فیصد حصہ گاڑیوں اور تیل کی خریداری میں

خرچ ہو رہا ہے جس نے ملکی معیشت کو دیوالیہ کی حد تک پہنچا دیا ہے۔ جولائی تا جنوری چھ ماہ میں پاکستان کا تجارتی خسارہ ۱۳۲ فیصد کی شرح تک پہنچ گیا ہے جس کی مالیت ۵ء۶ بلین ڈالر ہے جب کہ گزشتہ سال اسی عرصے کا تجارتی خسارہ صرف ۲ء۴ بلین ڈالر تھا۔ صرف تیل کی برآمدات پر خرچ ہونے والے زرمبادلہ میں ۶۲ فیصد اضافہ ہوا جس کی مالیت ۳ء۰۳۳ بلین ڈالر ہے جب کہ گزشتہ سال اس مد میں ۱ء۸۷ بلین ڈالر خرچ ہوئے تھے۔ کروڈ آئل کی درآمدات میں بھی ۵۷ فیصد اضافہ ہوا ہے۔ جس کی مالیت ۱ء۹ بلین ڈالر بنتی ہے۔ پاکستان مقامی طور پر ۶۳۰۰۰ بیرل تیل روزانہ پیدا کرتا ہے جب کہ ۲۴۰۰۰۰ بیرل تیل روزانہ درآمد کرتا ہے۔ واضح رہے کہ پاکستان نے جولائی دسمبر کے درمیان صرف تین بلین ڈالر کی مشنری درآمد کی ہے۔ ملک کے زرمبادلہ کے کل ذخائر ۱۲ء۵ بلین ڈالر ہیں جب کہ پاکستان کی اگلے چھ ماہ کی درآمدات کے لیے ۱۳ء۶۵ بلین ڈالر کی ضرورت ہوگی۔ ضروریات میں اس قدر اضافے کا اصل تعلق پر تعیش طرز زندگی ہے جس میں کاروں، تیل تعیّشات کا مرکزی حصہ ہے۔ سعودی عرب نے SFA پروگرام کے تحت ۱۹۹۹ء کے جوہری دھماکے کے بعد پاکستان کو ۲ بلین ڈالر کا تیل مفت فراہم کرنے کی سہولت ختم کر دی ہے اور جنرل پرویز مشرف کی درخواست کو مسترد کر دیا ہے جو شاہ عبداللہ کے دورہ اسلام آباد کے دوران کی گئی تھی۔ کیا پاکستانی درآمدات میں ۷۰ فیصد کمی کر کے ملک ترقی نہیں کر سکتا؟ اس حوالے سے تحقیقی جائزہ۔

☆ حال ہی میں برطانیہ میں گھریلو شوہروں [ہاؤس ہسبینڈز] پر ایک تحقیق ہوئی ہے۔ اس نئی تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ آج کل یورپ میں سیکڑوں شوہر گھر میں رہتے ہیں اور بچوں کی پرورش کرتے ہیں، گھریلو کام کرتے ہیں، جب کہ خواتین بیرونی کام کرتی ہیں۔ انگلستان میں دو لاکھ گھریلو شوہر ہیں۔ یورپ میں یہ تعداد لاکھوں تک پہنچ گئی ہے۔ مردم شماری کے موقع پر پیشے کے خانے میں اب مرد اپنا پیشہ گھریلو شوہر لکھ رہے ہیں۔ بچوں کی پرورش کے لیے مرد باہر کام نہیں کرتے کیوں کہ انھیں اپنے پسند کی نوکریاں نہیں ملتیں عورتیں کسی بھی قسم کا کام کر لیتی ہیں بے روزگاری بڑھنے سے مسائل بڑھ رہے ہیں عورتیں بچوں کی دیکھ بھال کے اخراجات برداشت کرنے کے بجائے مرد کی گھر پر رہائش کو ترجیح دے رہی ہیں۔ کیا مغربی معاشروں میں گھریلو شوہروں کی بڑھتی ہوئی تعداد کا تعلق مرد و زن کی برابری کے فلسفے سے ہے؟ اپنی نوعیت کا منفرد تحقیقی جائزہ۔

☆ یورپ میں آبادی تیزی سے کم ہو رہی ہے اور یورپ کے نصف سے زیادہ ملکوں کی شرح آبادی منفی ہوگئی ہے۔ لیکن اس کے باوجود یورپ میں تیزی سے بے روزگاری کیوں بڑھ رہی ہے۔ بڑھتی ہوئی بے روزگاری کے باعث معیار زندگی کم رہا ہے جس مصنوعی معیار زندگی کو فلموں، ہالی وڈ، اشتہارات، خواہشات نفس کی بخیہ گری کے ذریعے معیاری و مثالی طرز قرار دیا گیا تھا اس کا برقرار ہونا ناممکن ہوگیا ہے لیکن سوال یہ ہے کہ آبادی میں کمی کے باوجود بے روزگاری کی شرح میں کیوں اضافہ ہو رہا ہے؟ کیا اس کی ایک وجہ یہ تو نہیں ہے کہ یورپی سرمایہ دار مغربی مزدور کو زیادہ اجرت دینے سے بچنے کے لیے اب تمام صنعتیں ایشیا میں لگا رہے ہیں تا کہ کم اجرت دے کر زیادہ سے زیادہ

منافع کما سکیں؟ یورپ میں بے روزگاری کی وجوہات کا جائزہ۔

☆ فرانس کی صحافی آریانا فلاسی نے تشویش ظاہر کی تھی کہ مسلمان چوہوں کی طرح اپنی نسل بڑھا رہے ہیں۔ فلاسی کا یہ خدشہ درست ثابت ہوا۔ تازہ ترین اعداد و شمار کے مطابق ۲۰۵۰ء تک فرانس میں مسلمانوں کی آبادی دو کروڑ ہوجائے گی جو فرانسیسیوں کی آبادی کے برابر ہوگی۔ ڈنمارک کی وزارت ثقافت کی طرف سے اعلان جاری کیا گیا ہے کہ مسلمان یورپ کے شفاف پانی میں آلودگی کی طرح ہیں ان بیانات کا معاشی تاریخی وسیاسی پس منظر کیا ہے؟

☆ عالمی ادارہ صحت [WTO] کے اعداد و شمار کے مطابق مغربی معاشروں اور سرمایہ دارانہ ملکوں میں اموات کا سبب بننے والی دس عالمگیر بیماریوں میں شامل Depression جو اس وقت دوسرے نمبر پر ہے اگلے دو عشروں میں پہلے نمبر پر آجائے گی اور دنیا میں بیشتر اموات کا سبب ذہنی و نفسیاتی دباؤ ہوگا جو سرمایہ دارانہ زندگی کا طرۂ امتیاز ہے۔ Depression کا اصل سبب اعلیٰ معیار زندگی کی تلاش، عیش و عشرت کی زندگی، آرزوؤں اور تمناؤں کا ختم نہ ہونا اور مذہب سے دوری ہے۔ ایشیا اور افریقہ میں جہاں غربت بہت زیادہ اور معیار زندگی بہت کم ہے وہاں Depression سے مرنے والوں کی تعداد صفر کیوں ہے؟ کیا خواہش دولت و عشرت مار دیتی ہے اور غربت زندگی عطا کرتی ہے؟ کیا زندگی و موت کا تعلق اللہ تعالیٰ کی حکمت بالغہ سے منقطع ہو کر اب صرف غربت و امارت کے ہاتھ میں آگیا ہے؟ سرمایہ دارانہ شخصیت Depression کی مریض کیوں بن جاتی ہے؟

☆ رینے گینوں کے افکار تحقیقات، فلسفے اور تصانیف سے کشید کردہ حسن عسکریؒ کی مرتب کردہ کتاب جدیدیت یا مغربی تہذیب کی گمراہیوں کا خاکہ'' نومبر کے شمارے میں شائع کی گئی تھی کتاب کے ساتھ ایک تعارفی مضمون بھی شائع کیا گیا تھا جس کے باعث بہت سے قارئین نے اسلامی تاریخ و تہذیب میں روایت کے مکتبہ فکر کی حیثیت مقام اور مرتبے کے تعین کے لیے متعدد استفسارات کیے ہیں۔ مثلاً ائمہ اربعہ، اہل حدیث اور اہل تشیع کی طرح روایت کوئی الگ مکتب فکر ہے یا مسلک جمہور سے مطابقت رکھتا ہے؟ کیا روایت جدیدیت کی جدید ترین شکل تو نہیں ہے؟ دبستان روایت کے پاکستانی ترجمان ماہنامہ ''روایت'' اور اس دبستان کے شارحین عسکریؒ، سلیم احمدؒ، سراج منیرؒ، جمال پانی پتیؒ کے افکار کیا اجماع امت سے متصادم تھے؟ کیا مکتبہ روایت قرآن وسنت اجماع وقیاس کو ماخذات دین نہیں سمجھتا؟ عسکری صاحب کی کتاب جب نصاب سے خارج کردی گئی تو کیا اب اس کا پڑھنا باعث گمراہی ہے یا نہیں؟ کیا دبستان روایت کے مکتبہ فکر میں جمال پتیؒ دینی علوم پر سب سے زیادہ گہری نظر رکھتے تھے اور انھوں نے روایت کے مکتبہ فکر کی تنسیخ کردی تھی آخر عمر میں جمال پتیؒ نے اپنی تحریروں میں مکتبہ روایت کی گمراہیوں کا جائزہ لیا تھا؟ ان سوالات کے جائزے پر مشتمل تحقیقی جائزہ۔

☆ اعداد و شمار کے لحاظ سے چینی ایک ارب تین کروڑ [۱۳۰ ملین] بولنے والوں کی تعداد کے ساتھ دنیا کی سب سے بڑی زبان ہے۔ دنیا میں چینی بولنے والوں کی تعداد انگریزی بولنے والوں کی مجموعی تعداد سے دگنی سے بھی زیادہ

ہے۔ پچاسی کروڑ [۸۴،۵۸ ملین] بولنے والوں کے ساتھ اردو دنیا کی دوسری بڑی زبان ہے۔ انگریزی دنیا میں اپنے براعظمی پھیلاؤ کے لحاظ سے دنیا کی تیسری بڑی زبان ہے۔ عربی دنیا میں اکیس ملکوں کی ملکی اور قومی زبان ہونے کے لحاظ سے سب سے بڑی زبان ہے جب کہ براعظمی پھیلاؤ میں پر دوسری بڑی زبان ہے عربی وہ واحد زبان ہے جس کے لسانی اثرات ہر اس ملک میں ہیں جہاں ایک بھی مسلمان آباد ہے۔ عربی، انگریزی، فرانسیسی اور چینی زبانوں کو اپنے قومی ملکوں کے علاوہ دیگر ممالک میں بطور غیر ملکی قومی سرکاری اور یا تجارتی اور کاروباری زبان ہونے کا باقاعدہ درجہ حاصل ہے۔ چینی اور اردو بھی ایسی زبانیں ہیں جو دنیا کے کئی دوسرے ممالک میں بھی تجارت اور کاروباری زبان کی خدمت انجام دے رہی ہیں ان زبانوں کے بولنے والوں کی اصل تعداد ان اعداد وشمار سے زیادہ ہوسکتی ہے۔ کیا اردو اور عربی زبانوں کے ذریعے مغربی تہذیب وثقافت کا مقابلہ کیا جاسکتا ہے؟ اردو اور عربی زبانوں کے ذریعے انگریزی زبان اور مغربی تہذیب وثقافت کے خاتمے کے لیے نئی حکمت عملی کے خدوخال۔

☆ ایریا اسٹڈی سینٹر فار یورپ یورپی سرمایے سے پاکستان میں یورپی ممالک کی تشہیر اور ان ممالک کی خوبصورت تصویر کشی کا فریضہ انجام دے رہا ہے۔ اس تشہیری مہم کا مرکزی نکتہ یورپ اور امریکا کو دو الگ الگ خطے باور کرانا ہے جب کہ امریکہ کا فکری قائد یورپ ہے اور یورپ کا عسکری محافظ امریکہ ہے۔ عالمی سرمایہ دارانہ نظام کی تمام فکری فلسفیانہ بنیادیں یورپی مفکرین نے فراہم کیں اور عصر حاضر کے تمام اہم فلسفی جن کو امریکہ میں سرکاری قبولیت حاصل ہے تمام کے تمام یورپی ہیں حتیٰ کہ اکیسویں صدی کا عظیم فلسفی ڈیلوس بھی فرانسیسی ہے جو Phiolospher of Desires کہلاتا ہے۔ فوکو نے اکیسویں صدی کو ڈیلوزین صدی کہا تھا۔ یورپ امریکہ کی نوآبادیاتی ریاست کا درجہ رکھتا ہے جو دوسری جنگ عظیم کے زخم کھانے کے بعد اپنی حفاظت کی ذمہ داری امریکی ریاست کے سپرد کر چکا ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ یورپی آبادیاں امریکہ کی حریف نہیں حلیف ہیں۔ یورپ نے دنیا کو تباہ کرنے کا فکری کام سنبھال رکھا ہے اور امریکہ کو اس فکر وفلسفے کی عسکری حفاظت کی ذمہ داری سونپ دی ہے اس حکمت عملی کے تحت مسلمانوں کے خلاف دنیا بھر میں جاری امریکی جنگوں میں امریکہ کو یورپ کی مکمل اخلاقی، سیاسی، معاشی حمایت حاصل ہے افغانستان کے خلاف اعلان جنگ پر ایک یورپی اخبار کا تبصرہ حقیقت کو واضح کرتا ہے کہ We all are Americans۔ ایریا اسٹڈی سینٹر فار یورپ کی ناظمہ ڈاکٹر نوید احمد طاہر اور جین مونٹ کی زیر ادارت شائع ہونے والی دو انگریزی کتابیں:

*1) The Post-September 11 International Scenario and the European Union. (2)US-European Relations in the Contemporary international setting: Implication for the developing world*

یورپ کی مدلل مداحی کا شاہکار ہیں۔ جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ گیارہ ستمبر کے واقعے سے قبل اور افغانستان اور عراق پر امریکی حملے سے قبل امریکہ کی پالیسیوں سے یورپ میں یہ اندازہ لگایا گیا کہ امریکہ تنہا فیصلے کرنے اور

اپنے اتحادیوں سے کنارہ کشی کا رویہ اختیار کر رہا تھا۔ واشنگٹن کی جانب سے سیاسی مقاصد کے حصول کے لیے طاقت کے استعمال پر زور، یورپی یونین کے امن کے فروغ کے مقاصد کے برعکس ہے اور اس سے یورپی یونین کا امن پسندی کا تاثر بھی مجروح ہوتا ہے۔ گیارہ ستمبر کے ہولناک واقعے نے یورپیوں کا امریکہ کے بارے میں نقطۂ نظر تبدیل کر دیا ہے۔ اگر چہ یورپی ممالک افغانستان میں امریکی جنگ میں حصہ دار ہیں مگر وہ امریکہ کی نئی قدامت پرست حکمت عملی سے پریشان ہیں جو کہ اس جنگ کو دوسرے ممالک تک وسعت دینا چاہتا ہے۔ یورپ دو حصوں میں تقسیم ہو چکا ہے یورپ کی اس تقسیم میں امریکی حصہ حیران کن ہے قدیم اور جدید یورپ کی اصطلاح کیا یورپی انتظامیہ کے قدامت پسند افراد نے متعارف کروائی ہے؟ مڈل ایسٹ میں بڑھتی ہوئی عسکری مداخلت نے امریکہ اور فرانس کے درمیان تنازعہ کی لکیر کھینچ دی ہے۔ ایک طرف فرانس اور جرمنی کے آپس میں اختلافات ہیں تو دوسری طرف عراق پر حملے کے مسئلے پر یورپی ممالک کے امریکہ سے اختلافات ہیں کیا یورپ اور امریکہ الگ الگ ہیں؟ کیا یورپ امریکہ کی نوآبادیات کا درجہ رکھتا ہے یا اس کا الگ تشخص ہے۔ امریکہ و یورپ کو نظریاتی اور عملی طور پر الگ ثابت کرنے کی مدلل مداحی کیا تاریخی طور پر ثابت شدہ حقیقت ہے؟ اگر دونوں خطے الگ الگ ہیں تو یونان، فرانس، ڈنمارک، آسٹریلیا میں مسلمانوں کے خلاف اقدامات کس امر کی نشاندہی کر رہے ہیں؟ فرانسیسی صدر نے مسلم ممالک کے خلاف جوہری دھماکوں کی دھمکی دے کر کیا امریکی حکمت عملی سے عملی وابستگی کا جذباتی مظاہرہ نہیں کیا؟ اس دھمکی کا اہم ترین نکتہ یہ ہے کہ حملہ آور جس ملک کا باشندہ ہوگا اس پر جوہری حملہ کر دیا جائے گا یعنی ایک فرد کی سزا قوم کو دی جائے گی؟ اس ردعمل میں اس بات کا جواب کیوں نہیں دیا گیا کہ اگر حملہ آور کوئی اصلی امریکی یا یورپی نومسلم ہوا تب حملہ کس ملک پر ہوگا؟ کیا تب عالم اسلام کا قلب مکہ و مدینہ نشانہ بنایا جائے گا۔ [نعوذ باللہ] تجزیہ نگاروں کا یہ خیال کہ فرانس کی جانب سے جوہری حملے کے بعد امریکہ اور یورپ کے درمیان موجود امتیاز ختم ہو گیا ہے کیا ان کی بے بصیرتی کا اظہار نہیں ہے؟ یورپ کی حیثیت جنگ عظیم کے بعد سے امریکی حلیف بلکہ امریکی نوآبادیات کے سوا اور کیا ہے؟ ایریا اسٹڈی سینٹر کے مقاصد، مطبوعات، ارادوں اور عزائم کا جائزہ جہاں امریکی استعمار کے حلیفوں کی ایک نئی تصویر پیش کر کے عالم اسلام کو گمراہ کرنے کی کوشش علمی و عملی سطح پر کی جا رہی ہے۔

☆ انسٹی ٹیوٹ فار انٹرنیشنل ڈیولپمنٹ کے مطابق دنیا کے ہر تین غریب افراد میں سے دو کا تعلق ایشیا سے ہے، جہاں ۱۰۱ ملین لوگ آج بھی ایک ڈالر یومیہ سے کم پر گزر اوقات کرتے ہیں۔ دنیا میں سب سے زیادہ غربت ایشیا میں ہے دنیا میں سب سے کم خودکشی کی شرح ایشیا میں کیوں ہے؟ جب کہ دنیا کے امیر ترین ممالک جاپان، سوئیزر لینڈ، ناروے، امریکہ، سویڈن، برطانیہ اور یورپ میں خودکشی کی شرح سب سے زیادہ کیوں ہے؟

☆ خواجہ معین الدین اجمیریؒ کے مزار پر روزانہ رات کے وقت فرّاشہ دینے کے بعد ان تین خدام میں سے جن کے سوا کوئی اور مقبرہ میں داخل نہیں ہوتا، جب تیسرا خادم روضہ شریف کے اندر سے باہر آتا ہے تو مقررہ ملازم درگاہ

آواز لگاتا ہے ''گھڑیالی چھ بجا'' چنانچہ گھڑیالی چھ بجاتا ہے۔ گھنٹے کی آواز سنتے ہی گنبد شریف کے جنوب میں بیٹھے ہوئے قوال قوالی ختم کر دیتے ہیں اور مشرق کی جانب بیگمی دالان کے سامنے والے قوال فوراً دالان کے نزدیک کھڑے ہو کر قدیم زمانے کا کچھ کلام منقبت صرف ڈھولک پر گاتے ہیں۔ حاضرین باادب کھڑے ہو کر اس کو سنتے رہتے ہیں۔ ان شعروں کا نام کڑکا ہے اور اس رسم کو کڑکا ہونا، کڑکا گانا یا کڑکا پڑھنا کہتے ہیں اور قوال جب کڑکا پڑھ لیتے ہیں تو روضہ شریف کے دروازے مقفل کیے جاتے ہیں۔ حضرت خواجہ معین الدین اجمیریؒ کے مزار پر روزانہ اور سالانہ عرس کے قل میں معمولاً پڑھے جانے والا اشعار ''کڑکا'' کا تاریخی جائزہ۔ ان اشعار کی تشریح و توضیح و تنقیح کے ضمن میں مباحث کا تاریخی جائزہ۔ کیا یہ اشعار اکبری یا جہانگیری عہد کی تصنیف ہیں؟ کیا ان کے خالق روڑا مٹھو تھے جو عہد جہانگیری میں فن موسیقی کے باکمال استاد تھے؟ کڑکا کی طرز کے اشعار کا مجموعہ استق کیا ہے؟ دس ماتروں پر مشتمل راگ سارنگ اور جھپ تال کے اس آمیزے کا تاریخی پس منظر کیا ہے؟ کیا ان اشعار کو پڑھنے کی اجازت پہلے تھی؟

☆ خواجہ معین الدینؒ چشتی کے مزار کے قبہ کے اندر درج گیارہ فارسی اشعار کا مصنف کون ہے؟ ان اشعار کے مضامین پر کون سے تاریخی مباحث برپا ہوئے؟ اذان مغرب سے قبل مزار کے گنبد میں روشنی کے وقت موم بتیوں کے فانوس کو سر پر رکھ کر مزار کے پاس کھڑے ہو کر ان گیارہ فارسی اشعار میں سے نویں اور دسویں شعر کو کیوں نہیں پڑھا جاتا؟

☆ پانچ ہزار آٹھ سو چھبیس اشعار پر مشتمل نظم ''ہنس جواہر بھاکھا'' کا مصنف کون تھا؟ یہ نظم دو سو سال قدیم ہے یا پانچ سو سال قدیم اس نظم کے مضامین و مقاصد کیا ہیں؟ یہ نظم قدیم نظام تعلیم میں ابتدائی جماعتوں کے بچوں کو کیوں پڑھائی جاتی تھی؟ اس نظم کی کتنی شرحیں لکھی گئیں؟ مطبع نامی لکھنو نے اس نظم کے کتنے ایڈیشن شائع کیے۔ مولانا حسین احمد مدنیؒ نے بچپن میں اس نظم کو پڑھا تو کیا تاثرات قبول کیے؟ اس نظم میں تصوف کے کتنے مضامین شامل ہیں؟ کیا یہ نظم تاریخ تدریس کے نصابات میں شامل نظموں میں طویل ترین نظم ہے؟

☆ ۲۰۰۵ء میں جرمنی میں ایک ہزار لوگوں نے اسلام قبول کیا۔ جرمنی میں بتیس لاکھ مسلمان آباد ہیں جن میں جرمن نومسلموں کی تعداد ۱۴۳۵۲ ہے۔ جرمن نومسلموں میں ساٹھ فی صد جامعات سے فارغ التحصیل اعلیٰ تعلیم یافتہ خواتین کی تعداد ہے۔ ان لڑکیوں میں برائے نام تعداد مسلمان مردوں سے شادی کے باعث اسلام قبول کرتی ہیں۔ سینٹرل انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک نیوز کی رپورٹ کی تفصیلات۔

☆ جرمنی میں آبادی تیزی سے کم ہو رہی ہے۔ یورپی یونین میں سب سے کم شرح پیدائش جرمنی میں ہے جو ۳ء۱ بچہ فی فرد ہے، چالیس سال پہلے جرمنی میں شرح پیدائش ۱ء۲ بچہ فی فرد تھی۔ تب جرمنی کی آبادی ۸ کروڑ تھی، جواب کم ہو کر ۵ء۷ کروڑ رہ گئی ہے اور ۲۰۵۰ء تک یہ آبادی کم ہو کر صرف ۵ کروڑ رہ جائے گی۔ اس وقت جرمن آبادی میں ستر

لاکھ غیر ملکی بھی شامل ہیں۔ اٹلی، روس اور جاپان کو اس وقت تیزی سے آبادی میں کمی کا سامنا ہے۔ ان ممالک کو اپنی تاریخ میں کبھی اس قدر کم شرح افزائش کا سامنا نہ تھا۔ یورپ، برطانیہ، فرانس میں اس وقت شرح پیدائش اور شرح اموات برابر ہوگئی ہیں۔ لیکن آبادی میں اضافہ نہیں ہو رہا ہے جو خطرناک علامت ہے۔ کیونکہ اس کے نتیجے میں بوڑھوں کی تعداد تیزی سے بڑھ رہی ہے جو معیشت پر بھاری بوجھ بن گئے ہیں جوان آبادی کی کمی سے تارکین وطن کی تعداد میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔ فرانس کی اصل آبادی ۲۰۵۰ء تک دو کروڑ رہ جائے گی اور وہاں مسلمانوں کی آبادی دو کروڑ ہو جائے گی۔ کیا مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی آبادی مغرب کے لیے خطرناک جوہری بم بن چکی ہے۔ کیا مغرب اس آبادی کو ختم کرنے کے لیے کیمیائی ہتھیار استعمال کر سکتا ہے۔ کیا مختلف تحریکوں کے ذریعے مسلمانوں کو جبری انخلاء پر مجبور کر سکتا ہے؟ کیا مسلمانوں کی آبادی کو بھارت کی طرح جبراً کم کرنے کی تحریک چلا سکتا ہے؟ کیا مسلمانوں کو جلاوطنی پر مجبور کیا جا سکتا ہے؟ یورپ، امریکہ، برطانیہ میں مسلم آبادی جس شرح سے بڑھ رہی ہے اس کے مطابق کیا ۲۰۵۰ء تک یورپ کی نصف آبادی مسلمان ہوگی؟ کیا یورپ میں مسلمانوں کو مشتعل کرنے کی مہم ان کے جبری انخلاء کا شاخسانہ تو نہ ہوگی؟ اگر یورپ سے مسلمانوں کو جبری طور پر نکالا گیا تو کیا عالم اسلام اسی طرح زرخیز، شاداب اور مالا مال نہ ہو جائے گا جس طرح جرمنی سے یہودیوں کے جبری انخلاء کے باعث وسائل سے مالا مال ایک مضبوط اسرائیلی ریاست وجود میں آئی، کیا یہ جبری انخلاء عالم اسلام کی تقدیر بدل دے گا؟ امکانات، خدشات کا جائزہ۔

☆ فرانس میں انگوروں کے رس سے جھریوں کے خاتمے کے لیے کریم بنائی جا رہی ہے۔ یہ کریم ۱۳۰ ڈالر میں فروخت کی جائے گی۔ ایک کلو کریم کی تیاری کے لیے دس ہزار کلو انگور استعمال کیے جائیں گے۔ اس کریم کی تیاری کے باعث انگوروں کی شدید قلت پیدا ہوگی اور انگوروں کی خریداری عام آدمی کے بس سے باہر ہوگی۔ فرانس میں یہ سوال اٹھایا گیا کہ لوگوں کو مہنگے داموں انگور فروخت کرنا کیا جائز ہوگا اور کیا یہ لوگوں کا استحصال نہیں ہے کہ صرف چند جھریوں کو مٹانے کے لیے لاکھوں لوگوں کو انگور جیسی قدرتی نعمت سے محروم کر دیا جائے۔ چرچ میں یہ مباحثہ جاری ہے کہ یہ کام حلال ہے یا نہیں، لیکن بعض راسخ العقیدہ پادری اس طرز عمل کو انجیل کی روشنی میں حرام اسراف صرف بے جا اور قدرتی ذرائع کا ناجائز استعمال گردانتے ہیں؟ اس طرح کے بے شمار معاملات میں اسلامی موقف کیا ہونا چاہیے؟ علماء کرام کی آراء کی روشنی میں ایک تجزیہ۔

☆ سرمایہ دارانہ طرز زندگی و معاشرت اختیار کرنے کے باعث امریکہ، یورپ، مشرق وسطیٰ اور چین موٹاپے کا عذاب نازل ہو چکا لیکن اب اس عذاب نے ہندوستان کا رخ کر لیا ہے۔ ایک جانب دنیا میں امیر ممالک کے لوگ کھا کھا کر مر رہے ہیں دوسری جانب ایشیا اور افریقہ میں افلاس کے ہاتھوں ہلاکت بڑھ رہی ہے۔ ادھر لوگ فاقے سے مر رہے ہیں ادھر ہیرے کی کنی سے خودکشی ہو رہی ہے۔ ہندوستان میں موٹاپے کو روکنے کے لیے لوگ

اپنے معدوں کا آپریشن کرا رہے ہیں Keyhole surgery کے ذریعے معدہ کا حجم چھوٹا کر دیا جاتا ہے۔ ہندوستان جہاں ہزاروں لوگ بھوک سے مر رہے ہیں وہاں لاکھوں لوگ بھوک روکنے کے لیے اربوں روپے خرچ کر رہے ہیں۔۴۵ فیصد ہندوستانی بچے کم خوراکی کا شکار ہیں۔ دوسری جانب امیروں کے بچے اسکولوں میں کوک پی کر اور برگر کھا کر اپنا وزن بڑھا لیتے ہیں پھر اربوں روپے موٹاپے پر قابو پانے کے لیے خرچ کرتے ہیں۔ کیا اس صورت حال پر قابو پانے کے لیے رسول عربی کی تعلیمات کے سوا کوئی اور راستہ بھی ہے؟ پیغمبر علیہ صلوۃ السلام بتاتے ہیں کہ ہمیں کیا کھانا چاہیے ہاتھ کب روک لینا چاہیے؟ کیا احادیث کی کتاب الرقاق اور کتاب زہد بھوک مٹاپے اشتہاء سب کا علاج نہیں ہے؟ کیا عالم اسلام کے جدیدیت پسند فقہاء و متجددین اب موٹاپے کی بھی شرعی تعبیریں تلاش کرلیں گے۔ ان تعبیروں کا جائزہ۔

☆ الٹرا ساؤنڈ کی ایجاد نے سرمایہ دارانہ معاشروں کو ایک نئے عذاب میں مبتلا کر دیا ہے۔ پر تعیش، مسرفانہ اور آوارہ زندگی بسر کرنے کے لیے مغربی لوگ بمشکل تمام ایک بچہ پیدا کرتے ہیں اور اس بچے کے انتخاب کے لیے صرف لڑکے کا انتخاب کرتے ہیں۔ لطف کی بات یہ ہے کہ سرمایہ دارانہ معاشرے عورتوں کے حقوق کے سب سے بڑے علمبردار ہیں لیکن یہ علمبردار اب عورتوں کو پیدا نہیں ہونے دیتے اور پیدائش سے پہلے ہی لڑکیوں کا اسقاط کرا دیتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں دنیا بھر میں عورتوں کی تعداد تیزی سے کم ہو رہی ہے۔ میڈیکل جرنل Lncent کے مطابق ہندوستان میں سالانہ ۵ لاکھ لڑکیوں کو اسقاط کے ذریعے ہلاک کر دیا جاتا ہے۔ چین میں یہ تعداد ۵ لاکھ اسقاط تک جا پہنچی ہے جس کے باعث چین میں ۱۱۱ ملین لڑکوں کے لیے کوئی لڑکی میسر نہیں ہے کم و بیش یہی صورت حال امریکہ و یورپ کو درپیش ہے جہاں مقامی لڑکیوں پر غیر ملکی دلہنوں کو ترجیح دی جا رہی ہے۔ جہاں جہاں دلہنوں کا بحران ہے وہاں وہاں ہندوستان، تائیوان، روس، مشرقی یورپ، ترکی، ایشیا، اسپین، سری لنکا، فلپائن سے دلہنیں درآمد کی جا رہی ہیں۔ تاکہ دلہنوں کے لیے خالی ہاتھ ملنے والے فیض یاب ہوں اور ہوس پسند دل کی جلن مٹا سکیں، ان سستی دلہنوں کا کوئی وارث ان کی دیکھ بھال کے لیے میسر نہیں ہوتا لہٰذا ان پر مظالم کی نئی داستانیں لکھی جا رہی ہیں۔ جدید معاشروں میں عورتوں کی آزادی کے نام پر عورتوں کی نسل کیوں مٹائی جا رہی ہے؟ مستقل قریب میں دنیا میں عورتوں کی کمی کا بحران اور درآمد شدہ عورتوں کے نتیجے میں سماجی، ثقافتی معاشرتی تغیرات اور مستقبل کی نسلوں کے مخدوش مستقبل کا جائزہ۔ ہندوستان میں الٹرا ساؤنڈ کے استعمال پر پابندی عائد کر دی گئی ہے تاکہ آبادی کے تیزی سے بدلتے ہوئے تناسب کو قابو میں رکھا جا سکے۔ چین نے لڑکیوں کی شدید قلت کے باعث ایک بچہ پیدا کرنے کی حکمت عملی میں تبدیلی کی ہے اور بعض شہروں میں جرمانے ادا کر کے لوگ دو بچے پیدا کر سکتے ہیں۔ دنیا بھر میں عورتوں اور مردوں کی تعداد میں ہونے والی تبدیلیوں کا روح فرسا جائزہ۔

☆ امریکی پولیٹکل سائنٹسٹ M. Hudson اور Andrea M. Den Boer کی تازہ کتاب Bare

Branches کا ناقدانہ جائزہ۔

☆ نجی شعبے میں قائم وطن عزیز کے گراں قدر کتب خانوں اور ان کتب خانوں کے موسسین کا پہلا جامع تذکرہ اس تذکرے کی پہلی قسط میاں عزیز احمد جھنڈیر موسس سردار مسعود جھنڈیر لائبریری میلسی، جناب ضیاء اللہ کھوکھر موسس کھوکھر لائبریری گوجرانوالہ، ڈاکٹر محمد یوسف شکار پور لائبریری، محمد کاظمی العلم لائبریری ہری پوری، عماد الدین قادری صاحب موسس دارالخیر کتب خانہ کراچی، فضل اللہ مہیسر موسس، مولانا اسماعیل میموریل لائبریری پنوعاقل، علی ارشد موسس بیت الکتب فیصل آباد، ملک نواز اعوان طارق روڈ کراچی، کی مساعی، خدمات اور کتب خانوں کے ذخائر کی تفصیلات پر مشتمل مفصل تذکرہ وتبصرہ۔

☆ امریکہ عالم اسلام میں خاندانی منصوبہ بندی کے لیے اربوں روپے کی سرمایہ کاری کر رہا ہے لیکن خود امریکہ اپنی آبادی میں تیز رفتار اضافے کے لیے کیا اقدامات کر رہا ہے۔ الزبتھ لیاگن کی کتاب Excessive Force Power, Politics and Population Controll کی تلخیص جو ان حقائق کو آشکار کرتی ہے کہ تحدید آبادی کی مہنگی امریکی مہمات سوچی سمجھی سیاسی اور جنگی حکمت عملی ہے۔ امریکہ مسلمانوں کو افزائش نسل کے ذریعے طاقت کا توازن بدلنے نہیں دے گا۔ مسلم ممالک اور تیسری دنیا کی بڑھتی ہوئی آبادیاں امریکہ کی تمام حکمت عملیوں کو ناکام بنا دیتی ہیں۔ افریقی ایشیائی اور عرب آبادیوں کو روکنا کیوں ضروری ہے؟ جہاں جہاں آبادیاں خاندانی منصوبہ بندی کے ذریعے کم نہ کی جا سکیں اس کا معقول حل قتل عام ہے۔ امریکہ کی آبادی پہلے پچاس برسوں میں چار ملین سے بڑھ کر اٹھارہ ملین کیوں کی گئی۔ ۱۸۷۰ میں آبادی میں دگنا اضافہ کیوں کیا گیا اور یہ ۳۸.۵ ملین کیوں ہوگئی۔ اسی صدی کے اختتام تک یہ آبادی ۷۶ ملین تک پہنچا دی گئی۔ ۱۹۰۰ء سے ۱۹۴۰ء کے درمیان ۵۶ ملین افراد کا اضافہ کیا گیا۔ ۲۰ویں صدی کے نصف اول تک امریکہ کی اوسط شرح نمو تین فیصد کیوں تھی؟ یورپ میں منفی آبادی کے بعد کیا امریکہ وہاں بھی قبضہ کرنے کا منصوبہ بنا رہا ہے؟ ان تمام مباحث کے تفصیلی جوابات کا تجزیہ۔

☆ برعظیم پاک و ہند میں منکرین حدیث کے فرقے کی تاریخ، اس فرقے کے ۱۲۲ ذیلی فرقوں کے موسسین، متوسلین، مفکرین، محققین، مصنفین، اہم شخصیات اداروں، مطبوعات، تصانیف، ادب، تنظیموں کے افکار، خدمات اور اختلافات کا پہلا تحقیقی جائزہ۔

☆ انسٹی ٹیوٹ آف اپلائیڈ ڈیموگرافی جرمنی کے سربراہ ہیرالڈ شل کے مطابق جرمنی کی آبادی ۲۰۵۰ء تک ۷۵ ملین سے کم ہو کر ۵۰ ملین رہ جائے گی۔ واضح رہے کہ ۷۵ ملین میں ستر لاکھ تارکین بھی وطن شامل ہیں جن کی تعداد روز بروز بڑھ رہی ہے اور بہت جلد ہم آخری جرمن کی تلاش کر رہے ہوں گے۔ ۱۹۷۰ء کے عشرے میں پیدا ہونے والی نسل کی نصف تعداد بے اولاد ہے اور بے اولادی کی شرح اعلیٰ تعلیم یافتہ طبقے میں ۳۸ فیصد سے زیادہ ہے۔ ہر آنے والی نسل کی تعداد گزشتہ نسل سے ایک تہائی کم ہو رہی ہے۔ جدید سائنس وٹیکنالوجی جہاں جہاں گئی ہے وہاں

خاندان کیوں تہس نہس ہو رہا ہے اور آبادیاں کیوں مٹ رہی ہیں ایک چونکانے والا تجزیہ۔

☆ اے ایف پی کے تجزیہ نگار Niall Ferguson کے مطابق روس میں موٹاپے، کثرت شراب نوشی اور بسیار خوری نے اموات کی شرح حیرت انگیز طور پر بڑھا دی ہے اور ۲۰۵۰ء تک روس کی آبادی مصر سے بھی کم ہو جائے گی ایسا کیوں ہو رہا ہے؟ سرمایہ داری کے بہ ظاہر مخالف ملک روس میں جسے نظریاتی ہونے کا دعویٰ ہے کم آبادی کی وجوہات کا پہلا مفصل جائزہ۔

☆ پاکستان میں موبائل فون صارفین کی تعداد دو کروڑ ہوگئی ہے اور اگلے دو برسوں میں پانچ کروڑ ہو جائے گی۔ موبائل فون کی ۶۸۰ عالمی کمپنیوں کی ایسوسی ایشن نے دنیا میں سب سے پرکشش تجارتی حکمت عملی کے باعث پاکستان کو بین الاقوامی ایوارڈ کے لیے منتخب کیا۔ ٹیلی کام صنعت میں اربوں ڈالر کی سرمایہ کاری ہو چکی ہے۔ اگر یہ ترقی ہے تو سوال یہ ہے کہ منافع کس ملک کو جا رہا ہے اور اس کاروبار کے نتیجے میں پاکستان میں کیا ترقی ہو رہی ہے؟ کیا اربوں روپے خرچ کر کے صرف چند ہزار لوگوں کو روزگار مہیا کرنا عقل مندی ہے یا بے وقوفی؟ کیا گناہوں کے سوا کوئی کاروبار ترقی پر ہے۔ جس قوم کی معاشی حالت یہ ہے کہ چینی کی قیمت بڑھ جائے تو لاکھوں لوگ یوٹیلٹی اسٹور پر قطاروں میں کھڑے ہو جاتے ہیں اس قوم کو موبائل فون کی کیا ضرورت ہے؟ موبائل فون تہذیب، مذہب، ثقافت، اخلاقیات، کردار، معاشرت اقدار، روایات پر کس طرح اثر انداز ہو رہا ہے اس کے چند فوائد سے قطع نظر کیا اس کے خطرناک نقصانات کا اندازہ کیے بغیر اس کا فروغ ملک کے لیے روحانی اور معاشی بحرانوں کا ذریعہ نہیں بنے گا؟ ایران میں موبائل فون ستر ہزار روپے میں کیوں ملتا ہے؟ کیا ایران پاکستان سے زیادہ غیر ترقی یافتہ ملک ہے؟ ایک اہم تجزیہ۔

☆ ہندوؤں سے مقابلے اور انگریزوں سے معاملے کے لیے سرسید نے یہ حکمت عملی پیش کی کہ اگر انگریز سے مفاہمت نہ کی تو دونوں چکی کے پاٹ ہمیں پیس کر رکھ دیں گے لہٰذا مزاحمت کے بجائے مفاہمت اختیار کی جائے۔ یہ حکمت عملی بظاہر قابل فہم تھی، قبول کر لی گئی جیسے ہی یہ مرحلہ طے ہو گیا، دلیل نئی وسعت کے ساتھ سامنے آئی، چونکہ انگریز طاقت ور ہیں علم میں آگے ہیں لہٰذا وہی برتر ہیں وہ برتر نہ ہوتے تو ہم سے طاقت ور کیوں ہوتے، چونکہ مسلمان پہلا نوالہ ہضم کر چکے تھے لہٰذا دوسرا لقمہ ہضم کرنے میں زحمت تو ہوئی اذیت نہ ہوئی۔ پھر وہ مرحلہ بھی آیا کہ سرسید نے ہمت پا کر اسلام کے تمام اصولوں سے انحراف کیا۔ قرآن کو رسول اللہ کا کلام قرار دیا۔ لیکن مسلمانوں کو وہ مادی فائدہ پہنچا چکے تھے لہٰذا ان کی مزاحمت شدید نہ ہوئی کیا ہماری مذہبی سیاسی مخلص تحریکیں بھی سرسید کے نقش قدم پر رواں دواں نہیں ہیں؟ سرسید کی حکمت عملی کے نتیجے میں مسلمانوں کی عسکری شکست آخر کار تہذیبی شکست میں بدل گئی، کیا کم و بیش یہی صورت حال عالم اسلام کی ہے، جہاں اسلامی تحریکوں نے مغرب کے فکر و فلسفے کو پڑھے سمجھے بغیر قبول کر کے تہذیبی شکست کا راستہ ہموار کر دیا ہے؟ اب وہی بہتر ہے جو مغرب میں ہے جو مغرب سے آ رہا

ہے جو مغرب مستقبل میں دے گا۔اس سے بہتر اسلام کے پاس نہیں ہے اور جو بہتر مغرب دے رہا ہے یہ تو اصل میں ہمارا ہی ہے جو اندلس سے چرا کر مغرب بیچ رہا ہے اس نقطہ نظر کا محاکمہ۔

☆ کیا مغرب میں آبادی کی کمی، وسائل کی زیادتی، سامان زندگی کی فراوانی از راں موت مہیا کرنے کا باعث بنے گی؟ کیا یورپی ممالک میں کام کے اوقات میں حیرت انگیز کمی کے مطالبے اور یورپی ممالک میں کام کے اوقات میں کمی مغرب کو نئے مسائل سے دوچار نہیں کر رہی ہے؟ ناروے میں کام کے اوقات ۳۰ گھنٹے فی ہفتہ کر دیے گئے ہیں۔قبل ازیں فی ہفتہ ۵ء۳۷ گھنٹے کام کے اوقات تھے۔اس کے برعکس جرمنی میں کام کے اوقات ۵ء۳۸ گھنٹے فی ہفتے کے بجائے چالیس گھنٹے کرنے پر احتجاج، ہنگامے اور مظاہرے ہو رہے ہیں۔فرانس نے ۱۹۹۱ء میں ۳۸ گھنٹے کے بجائے ۳۵ گھنٹے فی ہفتہ کام کے اوقات مقرر کیے تھے جس کے باعث فرانس کی معیشت شدید دباؤ میں ہے۔ پرتگال میں قیلولہ کے لیے دو گھنٹے دیے جا رہے ہیں۔سماجی ماہرین کو اندیشہ ہے کہ کم کام، زیادہ آرام، ہمہ وقت خورونوش، پرتعیش طرز زندگی کے باعث مغربی نسلیں دنیا سے ناپید نہ ہو جائیں ان اندیشوں وسوسوں اور خدشوں کی تاریخی تحقیق۔

☆ چین میں گزشتہ دو عشروں کی زبردست صنعتی ترقی نے پوری دنیا میں چین کی دھاک بٹھا دی ہے اور اب جاپان کے بجائے چین دنیا کے ہر شہری کا آئیڈیل بنا دیا گیا ہے۔ ہے لیکن اس زبردست ترقی نے صرف بیس سالوں میں چین کے اندر غم و غصے اور احتجاج کی شدید لہر پیدا کر دی ہے۔ترقی کے مظاہر کارخانوں سے نکلنے والے صنعتی فضلے نے چین کے دریاؤں، فضاؤں اور ہواؤں کو آلودہ کر کے کینسر کو عام کر دیا ہے۔پھیپھڑوں کی بیماریاں گھر گھر پھیل گئی ہیں، چین دنیا میں تیل درآمد کرنے والا دوسرا بڑا ملک ہے جو اس کی صنعتی ترقی کو رواں دواں رکھتا ہے۔جس کے باعث آلودگی میں یہ پہلے نمبر پر ہے۔صوبہ Zhejiangh کے صنعتی ساحلی صوبے میں پانی پینے کے قابل نہیں رہا۔Huashui شہر کے پرجوش مظاہرین نے کیمیائی کارخانے بند کرا دیے ہیں اور زمینوں کی واپسی، ماحول کی بحالی، صاف پانی کا مطالبہ کیا ہے۔اس وقت دنیا کے تیس آلودہ ترین شہروں میں سے بیس آلودہ شہر چین کے ہیں اور چین امریکہ کے بعد دنیا بھر میں آلودگی پیدا کرنے والا دوسرا بڑا ملک ہے۔ یہ آلودگی صنعتی ترقی کا لازمی نتیجہ ہے۔جس قدر زبردست ترقی ہوگی اسی قدر زبردست آلودگی بھی ہوگی۔آلودگی کے باعث چین کے ۳۰ کروڑ لوگ صاف پانی سے محروم ہو گئے ہیں۔اب مسئلہ صرف پانی کی آلودگی اور فضاؤں کا دھوئیں سے بھر جانا نہیں ہے معاملہ بہت آگے چلا گیا ہے۔Xinchang میں کیمیائی کارخانے کو بند کرانے کے لیے پھوٹنے والے فسادات کی آگ ابھی سرد نہیں ہوئی ہے۔دریا کے قریب سے گزرنا ممکن نہیں، بدبو اس قدر ہے کہ فضاء میں سانس لینا مشکل ہے۔ Pingnan County جو جنوبی Fujian صوبے کا شہر ہے، وہاں کے ۱۷۰۰ شہریوں نے دنیا کی تاریخ کا مہنگا ترین استغاثہ [suit] برائے ہرجانہ عدالت میں دائر کیا ہے۔چین کے بیس شہروں میں احتجاجی مظاہرے،

ہنگامے، جلسے جلوس، نعرے بازی معمول کا حصہ بن گئے ہیں، لیکن کیا وجہ ہے کہ اخبارات، عالمی، برقیائی ذرائع سی این این وغیرہ ان جلوسوں کو اور احتجاج کو کوئی اہمیت نہیں دے رہے۔ سرمایہ داری کی آفتوں سے دنیا کو بے خبر رکھنے کے لیے ذرائع ابلاغیات، اخبارات صحافی گزشتہ ایک صدی سے کن جرائم کا ارتکاب کر رہے ہیں اپنی نوعیت کا پہلا تجزیہ۔

☆ بنیادی حقوق کا فلسفہ اور سیکولرازم کا چہرہ یورپ میں اپنی سوسالہ نقاب الٹ چکا ہے۔ مگر عالم اسلام کے دانشور ابھی تک بنیادی حقوق کی اصلیت کو سمجھنے سے قاصر ہیں۔ فرانس میں تین فٹ کا ایک اسکارف انسانی حقوق کے لیے ناقابل برداشت ہوگیا اور پابندی لگادی گئی۔ جرمنی میں مساجد کے بلند میناروں نے بنیادی حقوق کی بنیادوں کو متزلزل کر دیا اور میناروں کی بلندی پر قدغن اس فلسفے کے تحت عائد کر دی گئی کہ اس سے جرمنی کے شہروں کا لینڈ اسکیپ متاثر ہو رہا ہے۔ لوگ جرمنی میں آئیں گے تو انھیں شہروں میں سب سے بلند چیز مسجد کے میناروں کی حیثیت سے نظر آئے گی اور مسجد کی بلندی کسی کافرانہ معاشرے پر ایک دھبہ ہے لہٰذا میناروں کی بلندی کم کر دی گئی۔ ڈنمارک کے اخبار نے رسول اللہؐ کے کارٹون شائع کیے تو احتجاج کیا گیا، مغرب نے یہ احتجاج تسلیم کرنے سے انکار کر دیا کہ آزادی اظہار رائے بنیادی حق ہے اس پر کوئی مکالمہ نہیں ہوسکتا۔ وزیر اعظم نے گیارہ مسلم سفیروں سے ملاقات سے انکار کر دیا۔ فرانس میں مسلمانوں نے کارٹونوں کی اشاعت رکوانے کے لیے عدالت سے رجوع کیا تو عدالت نے درخواست ابتدائی ساعت پر ہی مسترد کر دی۔ انقرہ یونیورسٹی کی لڑکی اسکارف پہن کر یونیورسٹی میں آنے کی پابندی کے حکم کو عالمی عدالت انصاف میں لے گئی تو درخواست خارج کر دی گئی کہ اسکارف مذہبی علامت ہے لہٰذا اس کا اوڑھنا پہننا مذہبی جذبات کا اظہار ہے جو بنیادی حقوق کی خلاف ورزی ہے۔ اس کے باوجود امت مسلمہ کی تمام اسلامی تحریکوں کے رہنماؤں کا دعویٰ ہے کہ بنیادی حقوق کا منشور اسلام کے عین مطابق ہے۔ اگر سب کچھ اسلام کے مطابق ہے تو ان اسلامی تحریکوں کو یورپ اور مغرب کی جانب سے اسلام پر حملوں کے خلاف احتجاج کا کیا حق ہے؟ کیا بنیادی حقوق کو مسترد کیے بغیر اسلامی تحریکوں کا احتجاج موثر ہوسکتا ہے؟

☆ برطانیہ کے اسکائی نیوز نے ایک ملک گیر سروے میں عوام سے پوچھا کہ کیا برطانیہ کے ذرائع ابلاغ کو توہین رسالتؐ پر مبنی کارٹون شائع کرنے چاہئیں؟ اس سروے کے جواب میں ۹۶ فیصد لوگوں نے ہاں میں اور چار فیصد نے نہیں میں جواب دیا۔ سروے کے نتائج حیران کن نہیں ہیں کیوں کہ بنیادی حقوق کے فلسفے کے تحت مساوات اور رواداری کا فلسفہ آجاتا ہے جس کے تحت تمام انسان برابر ہیں۔ لہٰذا پیغمبر علیہ الصلوٰۃ السلام اور جارج بش بھی برابر ہیں۔ [نعوذ باللہ] اگر مسلمان جارج بش کے کارٹون بنا سکتے ہیں تو رسول عربیؐ کے کارٹون کیوں نہیں بن سکتے۔ [نعوذ باللہ] بنیادی حقوق کے کافرانہ فلسفے کو تمام اسلامی دانشوروں نے قبول کر رکھا ہے اور اسے اسلام سے ثابت بھی کر دیا ہے۔ عوام کی اس شدید خواہش کے باوجود برطانوی حکومت نے تمام اخبارات کو خاموش رہنے کا حکم

جاری کیا کہ کارٹون شائع نہ کیے جائیں ورنہ صلیبی جنگ چھڑ جائے گی اور اس چھڑی ہوئی جنگ میں برطانیہ پہلے ہی نشانے پر ہے لہٰذا حکمت عملی کے تحت آزادی اظہار رائے کے بنیادی حقوق کو برطانیہ نے وسیع تر مفاد میں موخر کر دیا۔ مغرب میں آزادی اظہار رائے کا مطلب کیا ہے؟ کیا فریڈم آف ایکسپریشن کا ترجمہ آزادی اظہار رائے درست ہے؟ کیا فریڈم کا ترجمہ آزادی درست ہے جب کہ یہ انگریزی کے لفظ کے طور پر نہیں بلکہ مغربی فکر و فلسفے کی ایک مسلمہ اصطلاح کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ فریڈم کی اصطلاح کا فلسفیانہ محاکمہ۔

☆ایم آرڈی اور ایم ایم اے کے درمیان جنرل پرویز مشرف اور کالا باغ ڈیم کے مسئلے پر جو مصنوعی غیر ضروری اور منافقانہ مفاہمت تیزی سے برگ و بار لا رہی تھی وہ ۷ رفروری کو اس وقت خود بخود ختم ہوگئی جب قومی اسمبلی کے اجلاس میں پیپلز پارٹی سرکاری مسلم لیگ کے اتحاد سے حدود قوانین منسوخ کرنے کا بل بحث کے لیے منظور کر لیا گیا۔ واضح رہے کہ کچھ عرصہ قبل متحدہ قومی موومنٹ نے اسی طرح کا بل قومی اسمبلی میں پیش کیا تھا لیکن اس وقت حکومت اور اس کے اتحادی اس بل کو بحث کے لیے منظور نہ کرا سکے۔ توہین رسالت کے عالمی ہنگامے کے پس منظر میں اس بل کی بحث کے لیے منظوری سیکولر جماعتوں کے اصل عزائم کو بے نقاب کرتی ہے۔ کیا وجہ ہے کہ اسلامی جماعتیں اور دینی تحریکیں ماضی کے ہزاروں تجربات کے باوجود اپنے نظریاتی حریفوں سے جمہوریت کی بالادستی کے لیے اتحاد کر لیتی ہیں؟ کیا جمہوریت اسلام سے عظیم کوئی مقصد ہے جس کی خاطر سیکولرازم کو ہنسی خوشی برداشت کر لیا جاتا ہے۔ کیا ایم ایم اے اور ایم آرڈی کے اتحاد میں پڑنے والے شگاف پر روزنامہ جسارت کا اداریہ مورخہ ۹ رفروری واضح کرتا ہے کہ جماعت اسلامی نے ماضی کے تجربات سے کوئی سبق نہیں سیکھا اور اس کا جمہوریت سے عشق ہر عشق پر فائق ہے۔

[''موجودہ منظر نامے میں بل پیش کیے جانے کا عمل اور اس کی منظوری یقیناً عالمی تناظر کی حامل ہے اور اس کے یہ معنی بعید از قیاس نہیں کہ یورپ اور امریکا میں توہین رسالت ہو رہی ہے تو اس سے بہتر بات کیا ہوگی کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان میں قرآن وسنت سے ماخوذ قوانین کو چیلنج اور منسوخ کیا جائے۔ بہ اندازِ دیگر قرآن وسنت کی تعلیمات پر حرف گیری ہی کی ایک صورت ہے۔ بلاشبہ بل پیش اور منظور کرنے والے پہلے بھی حدود قوانین کی مخالفت کرتے رہے ہیں، لیکن ان میں اتحاد کی جو صورت اس وقت دیکھنے میں آرہی ہے وہ پہلے کبھی نہیں تھی۔

قابل ذکر بات یہ ہے کہ ویسے جنرل پرویز، پی پی پی، ایم کیو ایم اور سرکاری مسلم لیگ میں بڑے جھگڑے ہیں لیکن قرآن وسنت سے ماخوذ قوانین ایسی حقیقت ہیں جن کے حوالے سے ان میں کامل اتحاد ہے۔ اس اتحاد کی جڑیں یقیناً امریکا اور یورپ میں پیوست ہیں، یہ صورت حال صرف دینی طبقات کے لیے نہیں پوری قوم کے لیے ایک بہت بڑا چیلنج ہے۔'' [جسارت] اس تمام تر کفر و گمراہی کے باوجود اور ان قوتوں کے باہمی اتحاد کے باوصف جماعت اسلامی کی حسرت و یاس کا اندازہ کیجیے: ''کیا ہی اچھا ہوتا کہ مذکورہ بل پیش اور منظور کرانے والے [پی پی

پی] پہلے ملک کو فوجی آمریت سے نجات دلا لیتے۔ آئین اور پارلیمینٹ کی بالادستی بحال کرا لیتے۔ جمہوریت کی جڑوں کو مضبوط کر لیتے اور پھر ایک بہتر فضاء میں اس امر پر بحث کر لیتے کہ حدود آرڈیننس کی ترمیم کی ضرورت ہے یا نہیں، مگر بل پیش کرنے والوں کو کچھ یاد آیا بھی تو حدود آرڈیننس جو مغرب کے ایجنڈے کے سوا کچھ نہیں''۔ [جسارت اداریہ، ۹ فروری] یہ اداریہ جمہوریت کے مریض کی بے کلی اور بے چینی کا راز آشکار کرتا ہے، کیا دنیا کا اصل مسئلہ فوجی آمریت ہے؟ فوجی آمریت ختم ہوتے ہی کیا اسلامی انقلاب برپا ہو جائے گا؟ جمہوریت اپنے فریب میں ہر ایک کو مبتلا کر لیتی ہے خواہ وہ کس قدر راسخ العقیدہ مخلص مجاہد ہی کیوں نہ ہوں۔ جمہوریت کی قربت روح کو مجروح کر دیتی ہے۔ جمہوریت کی یہی وہ کامیابی ہے جس کے باعث امریکہ دنیا بھر میں جمہوریت نافذ کرنے کی بات کرتا ہے کیونکہ جمہوری بننے والا صرف سمجھوتوں اور پسپائی کے ذریعے اپنا نظریاتی تشخص بخوبی ختم کر لیتا ہے۔ جمہوریت نے دنیا میں کہاں کہاں اسلامی تحریکوں کو تباہ کیا اس موضوع پر پہلا مفصل جائزہ۔

☆ فرانس کے اخبار نے حضرت عیسیٰ کے کارٹون شائع کیے تو پوری عیسائی دنیا رواداری کے فلسفہ بے غیرتی کے تحت خاموش رہی، لیکن مسلمان پوری دنیا میں مشتعل ہو گئے اس فرق کی کیا وجوہات ہیں؟ یوکرین کے شہر Kiev میں نوجوانوں کے ایک جلوس نے فرانسیسی ایمبسی کے سامنے حضرت عیسیٰ کے کارٹون کی اشاعت پر احتجاج کیا اور بچوں کی کھلونا گاڑیوں کو آگ لگا کر اپنے جذبات کا اظہار کیا۔ مسلمانوں اور عیسائیوں کے جذبات اظہار میں اتنا فرق کیوں ہے؟ جائزہ ملاحظہ کیجیے۔

☆ اسرائیل مختلف محصولات کی مد میں فلسطین کو ۵۴ ملین ڈالر ادا کرتا ہے۔ اور بین الاقوامی ادارے فلسطین کو ۳۰۰ ملین ڈالر ادا کرتے ہیں۔ کیا حماس کو یہ رقم مل سکے گی؟ اس وقت فلسطین کی حفاظتی فوج کے ساٹھ ہزار سپاہی اور حکومت سے وابستہ ایک لاکھ تیس ہزار ملازمین الفتح کے وفاداروں پر مشتمل ہیں۔ کیا یہ لوگ حماس کی حکومت کو سکون سے چلنے دیں گے؟ فلسطین کے اخراجات کس طرح چلائے جائیں گے؟

☆ مولانا احمد علی لاہوری کے پوتے مولانا اجمل قادری اسرائیل کن مقاصد کے لیے تشریف لے گئے تھے؟ اس خفیہ سفر کے لیے انھیں زادِ سفر اور راہ سفر کن استعماری ممالک نے مہیا کیا؟ دیوبندی مکتبہ فکر میں ان کی کوئی حیثیت نہیں ہے لیکن اس کے باوجود ان کی سرپرستی کیوں کی جا رہی ہے؟ علماء کی نمائندگی کی اجازت انھوں نے کس سے لی ہے؟ اجمل قادری کے اس انٹرویو کا جائزہ جس میں انھوں نے کہا کہ بابرہ شریف ان کی پسندیدہ اداکارہ ہے قیمتی ہیرے جمع کرنا ان کا پسندیدہ مشغلہ ہے، ہیروں کی نمائشیں دیکھنا ان کے دین کا حصہ ہے، پرتعیش طرز زندگی عین اسلامی روایت ہے؟

☆ جرمنی کی ۸ کروڑ ۲۰ لاکھ آبادی میں مشرقی جرمنی کی آبادی ایک کروڑ ستر لاکھ ہے۔ جرمنی کی شرح افزائش آبادی منفی ہے، اس کے باوجود جرمنی میں اس وقت ستر لاکھ لوگ بے روزگار ہیں۔ آبادی جس تیزی سے کم ہو رہی ہے

بے روزگاری کی شرح بھی اسی قدر بڑھ رہی ہے۔ کیا آبادی میں کمی بے روزگاری میں اضافے سے براہ راست تعلق رکھتی ہے؟ آبادی میں مسلسل کمی اور بے روزگاری میں مسلسل اضافہ کے اسباب کا معاشی جائزہ۔

☆Steve Coll کی کتاب G H O S T W A R S پر منفرد نوعیت کا تبصرہ۔

☆ ارشاد احمد حقانی نے مطلع کیا ہے کہ مقبوضہ کشمیر کی انقلابی قیادت مسئلے کشمیر کے حل پر دو گروہوں میں تقسیم ہوگئی ہے۔ ایک گروہ مذاکرات کے ذریعے آزادی کا طلب گار ہے۔ دوسرا گروہ عسکری جدوجہد کو آخری حل سمجھتا ہے۔ سید علی گیلانی جماعت اسلامی سے الگ ہوگئے ہیں۔ جماعت کی قیادت ان کی شدت پسندانہ پالیسی کو برداشت نہ کرسکی۔ جماعت اسلامی بنگلہ دیش اور جماعت اسلامی ہند نے اپنے طریقہ کار میں عملیت پسندی اور تدبر کے عنصر کو شامل کرلیا ہے۔ جماعت اسلامی بنگلہ دیش نے واضح کردیا ہے کہ وہ ہر طرح کی مذہبی شدت پسندی کی مذمت کرتی ہے اور صرف آئینی و جمہوری جدوجہد میں ہی فلاح کا راستہ دیکھتی ہے۔ انھوں نے اصغر علی انجینئر کے حوالے سے بتایا ہے کہ جماعت اسلامی ہند نے اپنی انتخابی پالیسی میں بنیادی تبدیلی کی ہے تاکہ بیلٹ کے ذریعے اپنا مقام بنایا جاسکے اور اس مقصد کے لیے الگ سے سیکولر پارلیمانی بورڈ تشکیل دیا گیا ہے۔ کیا جماعت اسلامی نے یہ تسلیم کرلیا ہے کہ اس کی سابقہ حکمت عملی غلط تھی اور آئندہ کی حکمت عملی صرف جمہوری ہوگی؟ کیا جماعت اسلامی ایک انقلابی جماعت ہے یا محض انتخابی تنظیم کیا جماعت اسلامی ماضی میں کبھی شدت پسند بھی رہی ہے اور اس نے کبھی تشدد کی حمایت کی ہے؟ جماعت اسلامی ہند و پاکستان نے گزشتہ دس برسوں میں اپنی حکمت عملی میں کیا بنیادی تبدیلیاں کیں ان تبدیلیوں کا ایک مختصر جائزہ۔

☆ جاوید احمد غامدی کے شاگرد رشید جناب خورشید ندیم کے روزنامہ جنگ کے کالم میں جدید ارشادات کا جائزہ۔

''ہمارے معاشرے میں عورتیں ساتر لباس پہنتی ہیں۔ یہ ایک تہذیبی معاملہ ہے جس کا کوئی تعلق کسی کے مذہبی یا غیر مذہبی ہونے سے نہیں ہے۔ [یعنی لباس کا تعلق مذھبی تعلیمات سے نھیں تھذیبی رویوں سے ھوتا ھے اور تھذیبیں مذھب کے بغیر وجود میں آجاتی ھیں، ساحل] ایک مسلمان بچی جو کسی مغربی معاشرے میں پروان چڑھی ہے اس کا لباس عام طور پر وہی ہوگا جو مغربی خواتین پہنتی ہیں [یہ بھی اطلاع ہے کہ مغربی خواتین کچھ پہنتی ہیں] اس کا مطلب خدانخواستہ یہ نہیں کہ وہ شرم وحیاء سے بے گانہ ہوتی ہیں۔ [یعنی شرم و حیاء کا لباس سے کوئی تعلق نھیں ھوتا یہ تو قلبی جذبہ ایمانی ھوتا ھے قرآن حکیم نے خواہ مخواہ لباس کے سلسلے میں احکامات دیئے ھیں. نعوذ باالله، ساحل] کثیر المذاہب معاشرے میں لوگوں کا عمومی رویہ ایک سا ہوتا ہے۔ مدت کے اختلاط کے بعد اس رویے کا پیدا ہونا فطری امر ہے۔ [یعنی مذھبی احکامات سے انحراف ایک فطری عمل ھے بے چارے یہ نھیں بتا سکے کہ ھندوستان کی مسلمان عورتیں کثیر المذاھب ھندوستان کی ھندو عورتوں

کی طرح غیر ساتر لباس کیوں نہیں پہنتی تھیں، ساحل] اس سے یہ مراد نہیں لینی چاہیے کہ یہ لباس ان لوگوں کے مذہبی تشخص کے خاتمے کا اعلان ہے جو معاملات مذہب سے متعلق ہیں ان میں وہ اپنے مذہب پر پوری طرح عمل کرتے ہیں جیسے عبادت یا شادی بیاہ کے لوازم[عبادت اور شادی بیاہ کے سوا مذہب کا وجود نہیں. مزے کی بات یہ ہے کہ عبادت بغیر ساتر لباس کے ہوجاتی ہے کیونکہ یہ مذہبی نہیں تہذیبی معاملہ ہے مغرب میں عورت کی عبادت ساتر لباس کی محتاج نہیں، ساحل] خورشید احمد ندیم کے ادارے کا تعارف اوران کی جدیدیت کا جائزہ جو جاوید احمد غامدی صاحب سے سو قدم آگے ہے۔

☆ ہانگ کانگ جیسے امیر ملک میں خودکشی کی شرح ۱۴ فیصد سے بڑھ کر ۱۸ فیصد تک ہوگئی ہے۔ ۱۹۹۹ء میں یہ شرح صرف سات فی صد تھی اور ۱۹۹۰ء میں صرف تین فیصد تھی۔ ونفسیات دانوں نے پیش گوئی کی ہے کہ اس شرح میں مزید اضافہ ہوگا۔ ہانگ کانگ میں تنخواہیں، مراعات اور آسائشات زندگی ایشیا، افریقہ اور مشرق وسطی کے مقابلے میں بہت زیادہ ہیں لیکن وہاں شرح خودکشی میں اضافہ کیوں ہورہا ہے؟ سرمایہ دارانہ معاشروں میں خودکشی کی شرح میں اضافے کی وجوہات کا جائزہ۔ اگر پاکستان سرمایہ دارانہ ممالک کے طرز زندگی کو اختیار کرلے تو یہاں خودکشی کی شرح کتنی ہوگی؟

☆ چین کی جانب سے سویابین کی طلب میں زبردست اضافے کے بعد برازیل اس طلب کو پورا کر کے سویابین مہیا کرنے والا سب سے بڑا ملک بن گیا ہے۔ قبل ازیں یہ اعزاز صرف امریکہ کو حاصل تھا۔ سویابین کی فراہمی کے لیے برازیل نے برساتی جنگلات Rain Forest کاٹنے کی اجازت دی ہے۔ Amazon کے جنگلات جو دنیا کے پھیپھڑے کہے جاتے ہیں تیزی سے کاٹے اور جلائے جارہے ہیں۔ ہر طرف آگ کے الاؤ روشن ہیں اور کئی کئی منزلہ آتشی مینار جلتے ہوئے نظر آرہے ہیں، کیونکہ سینکڑوں فٹ لمبے درختوں کے کئی سوفٹ چوڑے تنے دہک رہے ہیں تاکہ زمین جلد از جلد صاف ہوجائے۔ دہکا ہوا ہے آتش گل سے چمن تمام کا مصرعہ از کار رفتہ ہوگیا ہے۔ جنگلات کے کٹنے اور جلنے سے ایک لاکھ سے زیادہ ذی حیات species کی زندگی خطرے میں ہے۔ خراج معیشت و معاشرت نے یہ دن دکھایا ہے۔ کئی ملین ایکڑ پر مشتمل جنگلات کٹتے کٹتے اور سکڑتے سکڑتے اب صرف ۱۰۷ ملین ہیکٹر رہ گئے ہیں۔ [۲۰۴ ملین ایکڑ] ان جنگلات کا رقبہ برطانیہ کے کل رقبے سے تین گناہ زیادہ ہے۔ اس تباہی و بربادی کا مثبت رخ یہ ہے کہ برازیل کی معیشت بے پناہ تیزی سے ترقی کر رہی ہے۔ وہ دنیا کا بہت بڑا برآمد کنندہ ملک بن گیا ہے۔ چین کی جانب سے برازیل میں اربوں روپے کی سرمایہ کاری کی جارہی ہے تاکہ چینیوں کو سویابین اور دیگر غذائی اشیاء سستے داموں مل سکیں۔ لیکن اس کا دوسرا رخ یہ ہے کہ دنیا کے پھیپھڑے کاٹ کر جلا دیے گئے، [سویابین سوروں، مرغیوں اور مچھلیوں کو تیزی سے فربہ کرنے کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔]

سال گزشتہ تک دنیا میں سویا بین اور گوشت کا سب سے بڑا برآمد کنندہ امریکہ اور سب سے بڑا درآمد کنندہ جاپان تھا لیکن اب یہ سہرا چین اور برازیل کے سر باندھ دیا گیا ہے۔ دولت میں اضافہ درآمدات میں اضافہ، درآمدات و برآمدات کے پیمانے بدل دیتا ہے اور ملکوں قوموں کے طرز زندگی کو بگاڑ دیتا ہے۔ اس کا سب سے بڑا نقصان چین کو ہو رہا ہے جو جدید صنعتی ترقی سے پہلے زراعتی کفالت حاصل کر چکا تھا لیکن اب چین میں مقامی کاشتکاروں سے اونچے داموں پر زمینیں خرید کر انھیں رضا کارانہ یا جبراً نکالا جا رہا ہے اور ان زمینوں پر کارخانے تعمیر کیے جا رہے ہیں۔ چین میں مشرقی جنگلات بھی صاف کیے جا رہے ہیں تا کہ پگ آئرن کی تیاری کے لیے کوئلہ بھاری مقدار میں حاصل کیا جا سکے۔ چین اس وقت دنیا میں تیل برآمد کرنے والا سب سے بڑا ملک ہے۔ ماحولیاتی آلودگی کے باعث بیجنگ میں سالانہ ساڑھے تین لاکھ افراد ہلاک ہو رہے ہیں۔ ترقی، برآمدات، فلاح کے تصورات نے دنیا کو کہاں سے کہاں پہنچا دیا ہے۔ خوشحال اور فارغ البالی کے جدید سرمایہ دارانہ نظریات کا تجزیہ ان کے مہلک اثرات کا تنقیدی جائزہ۔ مفتیان کرام اس مسئلے کا حل اسلامی تعلیمات کی روشنی میں کس طرح پیش فرماتے ہیں؟ عالم اسلام کے مختلف علماء کی آراء پر مشتمل جائزہ۔

☆Bare Branches چین کے ان محروم نوجوانوں کے لیے مستعمل استعارہ ہے جن کے لیے شریک زندگی کی تلاش محال ہوگئی ہے اور جو صبح و شام کی تنہائی میں اپنی قسمت بدلنے کی دعا کر رہے ہیں۔ شریک زندگی سے محروم ان نوجوانوں کو Bare Branch کہا جاتا ہے۔ امریکی محقق نے اپنی کتاب میں یہ دعویٰ کیا ہے کہ دنیا بھر کے معاشروں میں عورتوں کی گھٹتی ہوئی اور مردوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کے باعث سنگین نوعیت کے معاشرتی معاشی اور اخلاقی مسائل پیدا ہوگئے ہیں۔ مردوں میں کثرت آبادی کے باعث بے روزگاری پھیل گئی ہے جس کے باعث وہ شادی کی منڈی میں دلہنوں کے حصول کے لیے مطلوبہ معاشی استعداد کے حامل نہیں رہے۔

تحقیق کے مطابق مرد Lack bargaing power in the market of marrige

محقق کے خیال میں چڑ چڑے، غریب، بے روزگار یہ چینی مرد اور انہی کے مماثل دنیا کے تمام معاشروں میں رہنے والے لڑکے جرائم میں بڑھتے ہوئے اضافے کا اصل سبب ہیں۔ لہٰذا ان سرکش، متمرد، کنگلے جوانوں کو جرائم سے روکنے کے لیے بڑی فوجوں کی تشکیل و قیام ضروری ہے۔[تا کہ اس کے ذریعے انھیں روزگار کے ساتھ موت مہیا کر کے ان کی تعداد کم کی جا سکے۔ ساحل] محقق کے خیال میں غربت کا اصل سبب روایتی زرعی معیشت ہے جو عصر جدید کی ضروریات کا ساتھ نہیں دے سکتی اور ان نوجوانوں کی خواہشات نفس کے لیے ناکافی ہے۔ ان تمام مسائل کا دوسرا حل "Rapid Development" ہے Hudson کی کتاب کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ؟ کیا شادی کوئی معاہدہ اور منڈی کا معاملہ ہے یا حکم ربانی ہے؟ اگر مضبوط معیشت ترقی فلاح لڑکیوں کی تعداد میں اضافہ کر سکتی ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ مغرب اور یورپ میں لڑکے اور لڑکی دونوں کی تعداد تیزی سے گھٹ رہی ہے اور شرح پیدائش منفی

ہوگئی ہے؟ کیا اصل مسئلہ مادی ہے یا روحانی؟ زمینی ہے یا آسمانی؟ کیا مادہ پرست دنیا کا علاج مزید اعلیٰ درجے کی مادہ پرستی ہے یا اعلیٰ درجہ کی روحانیت؟

☆ ۱۹۷۵ء میں اسلامی جمعیت طلباء پاکستان کے ناظم اعلیٰ ظفر جمال بلوچ نے جامعہ کراچی میں اخبارات اور ٹی وی کی جانب سے نہایت معمولی قسم کی فحاشی کے فروغ کو روکنے کے لیے ایک زبردست مہم کا آغاز کیا۔ یہ مہم بعض اخبارات کی جانب سے فلمی اداکاروں کو غیر معمولی اہمیت دینے پر شروع کی گئی تھی۔ اس مہم نے نہایت شدت اختیار کرلی اور پورے ملک میں اسے مقبولیت حاصل ہوئی۔ کراچی میں حسین حقانی اس مہم کو اپنی خطیبانہ گرم جوشیوں سے مہمیز دے رہے تھے، لیکن اب جب پاکستان کے بیشتر اخبارات اور تمام ٹی وی چینلز نے ۱۹۷۵ء کے مقابلے میں فحاشی وعریانی کے تمام ریکارڈ توڑ دیئے ہیں تو مسلسل خاموشی کیوں ہے؟ کیا رواداری کے فلسفے کے تحت اب عریانی فحاشی کو ناگزیر برائی کے طور پر قبول کرلیا گیا ہے؟ دینی جماعتیں اور دینی تحریکیں فحش پھیلانے والوں کے بارے میں اس قدر روادار کیوں ہوگئی ہیں؟ کیا دینی قوتیں ہمت ہار گئی ہیں؟ کیا ان کے اعصاب جواب دے گئے ہیں؟ دینی قوتوں کی مزاحمتی طاقت کیا کم ہوگئی ہے یا حالات کے زیر اثر خاموش سمجھوتوں کو ضروری سمجھنے لگی ہیں؟ ایک تجزیہ۔

☆ جارج بش نے تیل پر امریکیوں کے بڑھتے ہوئے انحصار پر طنز کرتے ہوئے کہا ہے کہ امریکی قوم Addicted to Oil ہے۔ [اس کی تشریح کرتے ہوئے ایک ماہر عمرانیات نے کہا Americans love affair with its wheel so insatiable, the car population now equals that of the human adult one per pesson & right up there with inalienable rights۔] امریکی صدر کے اس جملے نے فضائی آلودگی، غیر فطری وخطرناک صنعتی مغربی، ترقی، ریل گاڑی کے خاتمے، کاروں کی تعداد میں بے پناہ اضافے، ارض وسماء میں گرمی گرین ہاؤس گیسز کے اخراج کے باعث آنے والی ماحولیاتی، جسمانی، روحانی، نفسیاتی تباہ وبربادی کی داستانوں کو مباحثے کا نیا رنگ عطا کردیا ہے۔ کیا ایک آدمی ایک کار کا فلسفہ بنیادی حق کے زمرے میں آتا ہے؟ ایک کار کی تیاری اور تیاری کے بعد روزانہ دھلائی صفائی میں کتنے ہزار گیلن پانی استعمال ہوتا ہے؟ کتنے کیمیائی مادے استعمال ہوتے ہیں؟ بحروبر میں کیا آلودگی برپا ہوتی ہے؟ کیا دنیا کو تباہ ہونے دیا جائے؟ مسئلہ صرف امریکی ذوق کا نہیں دنیا کے ہر ملک میں یہی طرز فکر سرمایہ دارانہ نظام، ٹی وی اور ثقافتی یلغار کے ذریعے راسخ کردیا گیا ہے۔ مہاتیر محمد کی زندگی کا مقصد ملیشیا کے ہر فرد کو کار مہیا کرنا ہے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد وہ ایک کار کمپنی کی نگرانی کررہے ہیں اور اس منصوبے کی تکمیل میں کوشاں ہیں، کاروں کی خریداری دنیا کو تباہی کے دہانے کی طرف لے جارہی ہے۔ امریکہ میں اکثر لوگ کار میں سفر کرتے ہیں جب کہ برطانیہ میں لوگ اب بھی ریل میں سفر کرتے ہیں۔ لیکن اب برطانیہ میں بھی ریلوے کو بند کرنے کا فیصلہ کیا جارہا

ہے۔ دنیا بھر میں آلودگی، پارکنگ، تیل کی قیمتوں میں اضافہ، خطرناک بیماریاں کینسر وغیرہ، مہنگائی، قوت خرید میں کمی ماحول کے ساتھ ساتھ انسانوں، خاندانوں، معاشروں، نسلوں اور تہذیبوں کے لیے عالمگیر خطرہ بن چکی ہے۔ اس خطرے کے مختلف پہلوؤں کا جائزہ۔

☆ عراق کے تازہ انتخابات میں ۹۰ فیصد کرد ووٹ کرد قوم پرستوں کو [۵۵ نشستیں]، نوے فیصد شیعہ ووٹ شیعہ اسلام پسندوں کو [۱۲۸ نشستیں]، نوے فیصد سنی ووٹ سنی قوم پرستوں کو [۵۲ نشستیں] اور شیعہ سنی سیکولر اتحاد کے سابق وزیر اعظم علاوی کے حامیوں کو دس فیصد ووٹ [۲۴ نشستیں] ملے۔ اگر شیعہ سنی سیکولر اتحاد ممکن ہے تو کیا شیعہ سنی مذہبی اتحاد بھی ممکن ہے؟ کیا یہ ممکن ہے کہ ایرانی، ترکی، شامی، عراقی، کردوں پر مشتمل ایک ریاست الگ بنا دی جائے اور موصل انھیں دے دیا جائے۔ شیعہ عربوں کی اسلامی ریاست بنا دی جائے جس کا دارالخلافہ بصرہ ہو؟ ممکنات پر گہرے غور وفکر کے بغیر کیا استعماری طاقتوں سے مقابلہ ممکن ہے؟ عراق کی تازہ صورت حال کی روشنی میں منفرد جائزہ۔

☆ یونیورسٹی کالج لندن کے محققین کی تحقیق کے مطابق برطانیہ میں اعلیٰ عہدوں پر کام کرنے والے شدید نفسیاتی دباؤ کا شکار ہیں۔ جس کے باعث ان کا نظام انہضام متاثر ہوتا ہے اور فشار خون، شکر، چربی کی سطح میں بے پناہ اضافہ وزن میں اضافے کا سبب بن جاتا ہے جس کے باعث دل کے حملے کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔ رائٹر کے مطابق پروفیسر Peter Weissberg جو برٹش ہارٹ فاؤنڈیشن کے طبی ناظم ہیں ان کے خیال میں دس ہزار برطانوی سول سرونٹس شدید دباؤ کا شکار ہیں۔ یہ دباؤ سرمایہ دارانہ طرز زندگی کے باعث ہے اور دنیا بھر میں عام ہے کیا اسے طرز زندگی میں تبدیلی کے ذریعے ختم کیا جاسکتا ہے؟ تمام ترقی یافتہ ممالک میں اعلیٰ عہدے داروں کی زندگی نفسیاتی دباؤ کے باعث خطرے میں کیوں ہے؟ یہ کیسی ترقی، کیسا تعیش ہے جس نے زندگی کو خطرے میں ڈال دیا ہے؟ یورپ اور امریکہ کے تازہ ترین اعداد وشمار پر مبنی جائزہ۔

☆ مصر کے انتخابات میں اخوان المسلمین نے ۴۴۴ نشستوں میں سے ۸۸ نشستیں حاصل کر کے مضبوط حزب مخالف قائم کر دی ہے۔ یہ کامیابی نظریاتی بنیادوں کے بجائے اخوان نے سماجی خدمات کے وسیع نظام کے ذریعے حاصل کی ہے۔ اخوان کی مقبولیت نوجوانوں میں سب سے زیادہ ہے۔ امریکہ نے اخوان کو مذاکرات کی پیشکش کر دی ہے۔ اخوان کو امریکہ سے مذاکرات کن بنیادوں پر کرنے چاہئیں؟ کیا اخوان مستقبل میں نظریاتی مباحث پر سماجی خدمات کو فوقیت دے گی یا اپنی نظریاتی شناخت وتشخص کی بنیاد پر سیاسی عمل کی اساس رکھے گی کیا اخوان مغرب کے بتائے ہوئے طریقہ کار پر اپنی سیاست استوار کرے گی یا اپنے انقلابی کردار کو برقرار رکھے گی؟ مصر کی سیاسی تاریخ کے تناظر میں ایک تحقیقی تجزیہ۔

☆ ۹ رجنوری کے روزنامہ جسارت کے مطابق قاضی حسین احمد نے مانسہرہ میں ۵۲ جوڑوں کے نکاح پڑھائے اور

ان کے ساتھ گروپ فوٹو کھنچوایا۔ اس تقریب میں پانچ ہزار لوگوں نے شرکت کی۔ مانسہرہ کی تاریخ میں شادی کے موقع پر تصویر کھنچوانے کی جدیدیت اس علاقے کی تیزی سے بدلتی ہوئی ثقافت کی نشاندہی کررہی ہے۔ این جی اوز اس خطے کی ثقافت کو جلد از جلد بدل دینے کے لیے کام کررہے ہیں تاکہ یہاں فروغ سیاحت کے امکانات کو بروئے کار لایا جاسکے۔ کیا دینی جماعتیں اس خطے میں جدیدیت کی یلغار کا مقابلہ کرسکیں گی؟ زلزلہ زدہ علاقوں میں اسلامی تشخص و ثقافت کو کس طرح محفوظ کیا جائے؟ ایک جائزہ۔

☆ محمد احمدؒ کی کتاب Man & Money کا جائزہ۔ ڈاکٹر نجات اللہ صدیقی اور محمد احمد کی خط و کتاب کے تناظر میں۔

☆ کرس لیمب کی کتاب ''ڈران ٹو ایکسٹریمز: دی ابیوز اینڈ لیوز آف ایڈیٹوریل کارٹونز'' پر تنقید و تبصرہ۔ کارٹون استعماری عزائم کی تکمیل میں کیا کردار ادا کرتے ہیں؟ اسلامی تہذیب و ثقافت میں کارٹون کی کیا حیثیت ہے؟ کیا لوگوں کا مضحکہ اڑانے، انھیں چڑانے اور ان کا حلیہ بگاڑنے کی اجازت ادیان عالم کی شریعتوں میں دی گئی ہے؟ الہامی مذاہب ہندی و چینی مذاہب میں کارٹون کی حرمت کے تصورات کیا ہیں؟ کیا ادیان عالم کی تہذیب و تاریخ میں کارٹون کبھی ثقافت و ادب کا حصہ رہے؟

☆ حماس نے انتخابات میں کامیابی کے بعد یورپ اور امریکہ کے ساتھ کام کرنے پر آمادگی ظاہر کی لیکن اسرائیل کے خلاف مزاحمت کا عمل جاری رکھنے کے اعلان کے ساتھ اپنے عسکری شعبہ سمیت مزاحمتی گروپوں کو ختم کرکے ایک باضابطہ نئی فلسطینی مسلح فوج تشکیل دینے کے لیے اپنا عندیہ ظاہر کیا ہے۔ کیا انقلاب کی جمالیات کا دور ختم ہوگیا ہے اور کیا اب عملیت پسندی کا امتحان ہے؟ کیا وجہ ہے کہ حماس کی سیاسی قیادت عربی لباس کے بجائے مغربی لباس کوٹ پینٹ میں ملبوس نظر آتی ہے۔ سیاسی قیادت روایتی عربی لباس عبا و قباء عقال ٹوپی عمامہ سے بالکل بے بہرہ ہے۔ کیا سیاسی متحرک لوگ مغرب کی معاشرت کے قریب ہوتے ہیں؟ بظاہر یہ اہم بات نہیں معلوم دیتی لیکن طرز عمل میں یہ تبدیلی کیا مستقبل کا پتہ دیتی ہے؟ یہ مٹی کی چٹکی ہوا کا رخ بتا رہی ہے۔ اسلامی تحریکوں میں در آنے والے مغربی ثقافتی، تمدنی رجحانات کا جائزہ۔

☆ ''جماعت اسلامی کو تجزیہ نگار ''ام التحاریک'' قرار دیتے ہیں۔ گزشتہ نصف صدی میں عالم اسلام پر جماعت اسلامی اور اس سے منسلک علمی و فکری شخصیات نے کیا اثر ڈالا ان اثرات کی ایک جھلک ''اسلام معاشیات اور ادب خطوط کے آئینے'' میں نظر آتی ہے۔ ڈاکٹر محمد نجات اللہ صدیقی کے خطوط اور ان کے نام اکابرین جماعت اسلامی کے خطوط گزشتہ نصف صدی کے تغیرات و تاریخ کو ایک نئے تناظر میں پیش کرتے ہیں۔ اس اہم کتاب کے ذریعے ہم پچاس برس میں جماعت اسلامی کے علمی و ثقافتی ورثے اور اس کے مفکرین کی جانب سے مغربی یلغار اور اسلامی معاشیات کے جدید مکتبہ فکر کے افکار کا ناقدانہ جائزہ لے سکتے ہیں۔ یہ کتاب تمام مکاتب فکر کے علماء کرام

کی اہمیت کو دو چند کر دیتی ہے اور بتاتی ہے کہ جماعت اسلامی کو سلف سے وابستہ رکھنے اور لبرل ازم اور جدیدیت کے مظاہر سے محفوظ رکھنے میں تمام علمائے کرام کا کتنا زبردست کردار ہے۔ اس کتاب کے خطوط کا پہلا مبسوط محاکمہ۔ اس کتاب کی روشنی میں نجات اللہ صدیقی کے جدیدیت پسند افکار کا تنقیدی جائزہ اور علماء کرام کی پاکستانی معاشرے اور تہذیب میں اہمیت کا تاریخی جائزہ پیش کیا جائے گا۔

☆ ڈاکٹر نجات اللہ صدیقی کے اہم علمی مضمون ''معاصر اسلامی فکر'' کا جائزہ۔ واضح رہے کہ یہ مضمون جدیدیت کے زیر اثر لکھا گیا تھا اور مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ نے پاکستان میں اس مضمون کی اشاعت سے انکار کر دیا تھا۔ مغربیت اور مغرب کی جدیدیت سے متاثر یہ مضمون مولانا مودودیؒ کے انتقال کے سترہ سال بعد خرم جاہ مراد کے زیر ادارت ترجمان القرآن میں شائع کیا گیا۔ کیا اس مضمون میں جماعت اسلامی کا فکری دھارا بدلنے کے لیے کئی اہم نکات پیش کیے گئے تھے؟ کیا یہ مضمون جماعت اسلامی کے قدیم راستے سے انحراف تھا؟ مضمون کے متن اور بین السطور کا تجزیہ۔

☆ پروفیسر خورشید احمد کے فکر انگیز مقالے ''اسلامی تحریکات اور اکیسویں صدی کے چیلنج فکر مودودی کی روشنی میں'' کا تنقیدی، تاریخی اور فلسفیانہ محاکمہ۔ کیا اس مقالے میں ڈاکٹر نجات اللہ صدیقی کے اہم مقالے ''معاصر اسلامی فکر'' کی جھلک نظر آتی ہے؟ واضح رہے کہ پروفیسر خورشید احمد نے ۱۹۶۰ء میں اپنی مرتبہ کتاب ''اسلامی نظریہ حیات'' میں ماخذات دین میں قیاس و اجماع کو شامل کیا تھا۔ [اسلامی نظریہ حیات] لیکن اس مضمون میں ماخذات دین قرآن وسنت تک محدود رہ گئے ہیں۔ کیا ایسا سہواً ہوا ہے؟ نجات اللہ صدیقی کے نام خطوط میں خورشید صاحب نے علماء کرام اور جماعت کی قربت پر کیا تبصرہ فرمایا تھا؟ اس تبصرے کی روشنی میں تبصرہ۔

☆ سنت سے انحراف کی بدترین شکل جو حمید الدین فراہی کے ذریعے امین احسن اصلاحی تک منتقل ہوئی آخر کار جاوید احمد غامدی کے ذریعے سنت کی ایک ایسی تعریف پر منحصر ہوگئی جو اسلامی تاریخ و تہذیب میں کبھی زیر بحث نہیں آئی، سنت کی یہ محدود فہرست قائم نہ رہ سکی اور سنتیں وقتاً فوقتاً گھٹتی بڑھتی رہتی ہیں۔ کیا یہ وہی انحراف تو نہیں ہے جس کی طرف نواز اعوان صاحب نے توجہ دلائی ہے کہ نسلوں کا شجرہ نسب ہوتا ہے اور افکار کا شجرہ نفس اس کا کمال یہ ہے کہ اجماع کا انکار شریعت کی روشنی میں کیا گیا۔ قیاس کا انکار عقل کی روشنی میں کیا گیا۔ سنت کا انکار قرآن کی آڑ میں کیا گیا۔ قرآن کا انکار عربی ادب لغت اور عقل کی آڑ میں کیا گیا اور عقل کا انکار خواہشات نفس کی روشنی میں کیا گیا۔ یہ الگ بات ہے کہ یہ خواہشاتِ نفسانی نہیں اجتماعی مقاصد کے لیے تخلیق کی گئی ہیں۔ نواز اعوان صاحب کے شجرہ نفس کا جائزہ۔

☆ ''اسلام ہی دراصل جمہوریت کا موجد ہے'' بنیادی انسانی حقوق اسلام سے لیے گئے ہیں۔ جدیدیت پسندوں اور عقل پرست اسلام پسندوں کی ان نادر تحقیقات کو اسلامی تاریخ و تہذیب سے برآمد کیا گیا ہے۔ جمہوریت اور

بنیادی حقوق قرآن وسنت سے برآمد کرنے والے تمام اسلامی مفکرین ودانشور اپنے تمام تر اخلاص، تقویٰ، دیانت داری، بے لوثی اور دردمندی کے باوجود مغربی فکر وفلسفے کی تاریخ، اس کے اساسی مباحث، نشاۃ ثانیہ کی تحریک، امریکی دستور، فیڈرلسٹ پیپر اور بنیادی حقوق کے منشور کی اصل حقیقت سے فلسفیانہ سطح پر ناواقف تھے۔ لہٰذا اس اجتہادی غلطی کا ارتکاب اکابرین کی جانب سے بار بار کیا گیا ہے۔ اس کے برعکس روایت پسند راسخ العقیدہ علماء نے مغربی جمہوریت کی یا تو مذمت کی، یا اس کے بارے میں خاموشی اختیار کر لی۔ راسخ العقیدہ حلقوں کے جدیدیت پسند مفکرین بار بار یہ سوال اٹھا رہے ہیں کہ ''اسلام جب ہر مسئلے کا حل پیش کرتا ہے تو بینکاری، مغربی جمہوریت، مغرب کی اقدار و روایات، سائنس و ٹیکنالوجی کے پیدا کردہ مسائل کا حل کیوں پیش نہیں کرتا'' اس خوبصورت اعتراض کے ساتھ ہی مغرب سے درآمد شدہ نظریات کو اسلام کی سند جواز عطا کر کے بازار میں پیش کر دیا جاتا ہے لیکن یہ مخلص مگر مغربی فلسفے سے ناواقف مفکرین یہ بات بھول جاتے ہیں کہ اسلام ہر اس مسئلے کا حل پیش کرتا ہے جو دین پر عمل کی راہ میں درپیش ہوتے ہیں لیکن یہ مسئلے دین کی نصرت وحمایت کے لیے ہی ہوتے ہیں لیکن اسلام کسی کفر کو مسئلے کے طور پر نہیں لیتا لہٰذا کفر کا کوئی حل بھی پیش نہیں کیا جا سکتا۔ کفر کو صرف پہچاننا اسے کفر ماننا اور بہ بانگ دہل اسے کفر قرار دینا ہی مسئلے کا حل ہے۔ کفر کفر ہے اور مسئلہ مسئلہ ہے۔ کفر کو مسئلے کے طور پر پیش کر کے اسلام سے اس کی تصدیق، تائید وتوثیق حاصل کرنے کا عمل یا تو عیارانہ اور شاطرانہ ہے یا نادانی کے باعث ہے ان نام نہاد پچاس مسئلوں کی فہرست جو کفر ہیں لیکن انھیں مسئلہ بیان کر کے جدیدیت پسند علماء اور اسلامی مدارس سے رابطہ کر رہے ہیں۔ ایران، انڈونیشیا، ملیشیا، ہندوستان اور عالم عرب میں بعض مستشرقین این جی اوز کے رہنماؤں نے اسی ترکیب کے ذریعے بعض اہم علماء سے اپنے موقف کے حق میں فتاویٰ حاصل کر لیے ہیں اور اپنی کتابوں، خطبات، سیمینار میں یہ مستشرقین کھلم کھلا ان فتاویٰ کا حوالہ دے کر مسلمانوں کو قائل کرتے ہیں کہ یہ فتاویٰ ہم نے علماء سے حاصل کئے ہیں۔ پاکستان سے ابھی تک انھیں مرضی کے فتاویٰ نہیں مل سکے۔ صرف اسلامی بینکاری میں انھیں کامیابی ہوئی، لیکن اب یہ مہم مقبولیت حاصل کر رہی ہے۔ ایسے استفسارات وفتاویٰ کی فہرست ایسی کوششوں کا تاریخی جائزہ اور علماء کرام کے لیے ایک لائحہ عمل جس کے ذریعے وہ اس قسم کے استفسارات کی اصل حقیقت اور اس کے پس پشت محرکات سے آگاہ ہوسکیں گے۔

☆ پاکستان میں اجتہاد کا دروازہ کھولنے کا شور وہ لوگ مچا رہے ہیں جو اجتہاد کے اہل ہی نہیں ہیں اور جن لوگوں نے پوری زندگی اجتہاد سے فیض یاب ہونے کے بجائے الحاد کے سائے میں بسر کر دی مزے کی بات یہ ہے کہ یہ لوگ جن مکاتب فکر کو اجتہاد کی دعوت دے رہے ہیں ان مکاتب فکر کو یہ نجی مجلسوں میں گمراہ اور بے کار قرار دیتے ہیں پاکستانی معاشرے میں اجتہاد کا صور ہمیشہ نفس پرستوں نے پھونکا جن کی ذاتی زندگی اسلامی تہذیب وروایت سے خالی تھی مثلاً غلام احمد پرویز، جعفر شاہ پھلواری، علامہ مشرقی، غلام جیلانی برق، ڈاکٹر منظور احمد، ڈاکٹر رشید

جالندھری وغیرہ وغیرہ اب اجتہاد کی بات راسخ العقیدہ حلقوں سے بھی کی جا رہی ہے لیکن یہ اجتہاد صرف مغرب کی اسلام کاری تک محدود ہے جس کا مقصد صرف مغرب کے فکر، فلسفے، طرز زندگی کو اسلام کی سند عطا کرنا ہے۔ جماعت اسلامی میں ڈاکٹر نجات اللہ صدیقی جاوید غامدی اجتہادات کے علمبردار تھے لیکن مولانا مودودیؒ نے ایک خط میں ان مجتہدین پر واضح کر دیا تھا ''آپ کے نقطۂ نظر کو میں اچھی طرح سمجھتا ہوں اور جس حد تک اپنی اخروی ذمہ داری کو ملحوظ رکھتے ہوئے لبرل ازم برت سکتا ہوں برتتا بھی ہوں لیکن پاکستان میں خصوصیت کے ساتھ حالات کو جس رخ پر جاتے دیکھ رہا ہوں اس کی بناء پر کوئی ایسی بات کرتے ہوئے میری روح کانپ جاتی ہے جو بے لگام اجتہادات کا دروازہ کھولنے کی ذمہ داری میں مجھے شریک کر دے میرا خیال یہ ہے کہ میری اس احتیاط کی روش سے جو نقصان ہو سکتا ہے اس سے بہت زیادہ نقصان یہ احتیاط ملحوظ نہ رکھنے سے ہو جائے گا گاڑی بہت گہرے نشیب کی طرف جا رہی ہے بریک ڈھیلا کرتے ہی سیدھے کھڈ میں جا گرے گی[مکتوب مولانا مودودیؒ] مولانا مودودیؒ بنام ڈاکٹر نجات اللہ صدیقی، کے اس نقطۂ نظر کی روشنی میں خرم جاہ مراد، پروفیسر خورشید احمد، ڈاکٹر نجات اللہ صدیقی، ڈاکٹر محمود احمد غازی، ڈاکٹر انیس احمد، قاضی حسین احمد، مولانا جلال الدین عمری، کے اجتہادات کا پہلا تنقیدی جائزہ اس سوال کی روشنی میں کہ یہ مجتہدین مولانا مودودیؒ کی احتیاط کو ملحوظ رکھنے سے کیوں اجتناب برت رہے ہیں اور ایسے اجتہادات کا دروازہ کیوں کھول رہے ہیں جن کا انجام نشیب کا سفر ہے۔

☆Roxanne L. Euben کی کتاب *ENEMY IN THE MIRROR: ISLAMIC FUNDAMENTALISM AND THE LIMITS OF MODERN RATIONALISM* کا تجزیاتی مطالعہ۔ یہ کتاب مشرق وسطیٰ میں امریکی سرمایے سے بہت بڑے پیمانے پر مفت تقسیم کی گئی ہے۔ اس کتاب میں مشرق وسطیٰ میں راسخ العقیدہ اسلام کے خاتمے اور جدیدیت سے آراستہ لبرل اسلام کے فروغ کے لیے ایک دور رس حکمت عملی مرتب کی گئی ہے اور سید قطب کے ذریعے عالم عرب کے راسخ العقیدہ مکاتب فکر اور اسلامی تحریکوں میں سرایت کا علمی منصوبہ پیش کیا گیا۔

☆ہندوستان میں جدیدیت کے بانی کرامت علی جونپوری[۱۸۷۳۔۱۸۰۰ء] کی کتاب ''ماخذ العلوم'' کا تجزیاتی مطالعہ، کلکتہ کے جدیدیت پسند اسکول پر جونپوری کے اثرات کا جائزہ جہاں سے امیر علی عبدالطیف خان اور خدا بخش جیسے جدیدیت پسند منظر عام پر آئے۔

☆امریکہ کے مسلم جدیدیت پسند مفکرین عقیل بلگرامی، ڈاکٹر حسین نصر، ڈاکٹر رفعت حسن، ڈاکٹر فتحی عثمانی، ایس پرویز منظور، فرید زکریا، فواد عجمی، نیویارک سٹی مسجد کے امام فیصل عبدالرؤف، مبروک اسماعیل، ابن وقاریہ، ایران کے ڈاکٹر حسین عبدالکریم سروش، نبی صدر، علی شریعتی، ملائیشیا کے منور انیس، مہاتیر محمد، جرمنی کے مراد ہوف مین، برطانیہ کے شیخ عبدالکریم مراد کیمبرج، ابوبکر سراج الدین[مارٹن لنگز اور ان کا پورا مکتب فکر جو روایت کا مکتبہ فکر کہلاتا

ہے]،سوڈان کے عبداللّٰھی احمد النعیم، ڈاکٹر حسن الترابی، فرانس کے رینے گینوں، محمد ارکون، مصر کے محمد الغزالی، یوسف قرضاوی اوران کے تمام مکتب فکر کی جدیدیت پسندی کا پہلا مفصل جائزہ ان دانشوروں کی کتابوں کی روشنی میں۔

☆صدر بش کی گشتی سفیر برائے مشرق وسطیٰ *KAREN HUGHES* کا دورہ کیوں کامیاب نہ ہوسکا؟ مصر کے دورے میں ایک کالج کے طلباء سے کیرن نے کہا کہ وہ ہاتھ کھڑے کر کے بتائیں کہ ان میں سے کتنے طلباء نے مصر کے صدارتی انتخابات میں ووٹ دیے ہیں تو صرف ایک لڑکے نے ہاتھ اٹھایا کہ اس نے رائے دہی میں حصہ لیا۔ [بعض مبصرین کا خیال ہے کہ اس طالب علم نے بھی مہمان کے اکرام کی خاطر ہاتھ اٹھایا تھا] اس دورے کے مقاصد کیا تھے؟ دورے کی ناکامی پر تبصرہ کرتے ہوئے ممتاز مصنف عبدالرحمٰن راشد نے جو العربیہ سٹیلائٹ نیٹ ورک کے سربراہ ہیں اخبار ''شرق الاوسط'' میں امریکہ اور مسلم ممالک و مسلم دانشوروں کے درمیان محبت کی جوتِ جگانے کی کوششوں پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا کہ:

In the Arab World the US resembles a women of ill repute whome every one wants to court but only in secret. Hughes will face an important decision: repair the US's reputation which is nearly impossible or modify the country's policies also almost un feasible.

راشد کے اس جامع ترین تبصرے پر امریکہ میں کیا ردعمل ہوا؟ اور اس کا کیا جواب دیا گیا۔ آئندہ ملاحظہ فرمایئے۔

☆پال کینڈی کی کتاب *THE RISE AND FALL OF THE GREAT POWERS* کا تنقیدی جائزہ اور عروج و زوال کی وجوہات کا قرآنی تجزیہ۔

☆R. H. Tawney کی کتاب *RELIGION AND THE RISE OF CAPITALISM* کی تلخیص اور تنقید۔

☆گیلنر کی کتاب *NATION AND NATIONALISM* کے مباحث کی روشنی میں قومیت اور قوم پرستی کی تاریخ، تحریک، تحقیق کا نئے انداز سے جائزہ۔ عالم اسلام کے مسلم قوم پرست سرسید، سید جمال الدین افغانی، مصطفیٰ کمال اتاترک، غالب پاشا اور مصری قوم پرستوں کی قومی تحریکوں کے امت مسلمہ کے زوال و انحطاط میں کلیدی کردار کا پہلا تنقیدی جائزہ۔

☆عالم اسلام کے تمام اہم رسائل و جرائد کے ان مضامین اور ان کتابچوں، پمفلٹوں کی مکمل فہرست جن میں مغربی فکر و فلسفے اور اقدار پر تنقید کی گئی ہو۔ فی الحال یہ تجزیہ اردو، انگریزی، عربی، فارسی اور ترکی زبانوں تک محدود ہوگا۔

☆کراچی کی ڈیفنس سوسائٹی کے ان پندرہ عظیم الشان محلات کے مالکان کے خیالات جن کے محل کی مالیت ۵ ارب

سے زیادہ ہے۔ یہ مالکان اپنے عالی شان گھروں میں روزانہ اوسطاً صرف ساڑھے چار گھنٹے قیام کرتے ہیں۔ ان سے جب سوال کیا گیا کہ وہ اپنے دل پسند گھر میں اتنا کم وقت کیوں گزارتے ہیں تو ان کا جواب یہ تھا کہ اگر ہم اس سے زیادہ وقت گھر میں گزاریں تو ہم اس گھر کے اخراجات کا بار اٹھانے کے متحمل نہیں ہو سکتے۔ اپنی اس عظیم الشان ترقی پر انھیں تاسف تھا یا مسرت ان افکار کا تنقیدی جائزہ۔

☆ منازل السائرین اور فصوص الحکم کی روشنی میں تصوف کا ایک نئے انداز سے جائزہ؟ کیا وجہ ہے کہ تصوف کی بیشتر کتابوں کے مصنفین شافعی مسلک سے تعلق رکھتے ہیں؟

☆ نئی نئی ایجادات بہ ظاہر انسان کے معیار زندگی میں اضافہ کر رہی ہیں لیکن عملاً ہر انسان کی قوت خریداری مسلسل کم ہو رہی ہے تعیّشات نے ضروریات زندگی کی جگہ لے لی ہے جس کے باعث امراء بھی اپنی ضروریات آمدنی کے محدود ذرائع میں پوری نہیں کر رہے لیکن اس سوال پر غور کیوں نہیں کیا جا رہا ہے کہ سائنس و ٹیکنالوجی جو روزانہ دل فریب ایجادات بازار میں پھینک کر لوگوں کو ذہنی مریض بنا دیتے ہیں۔ وہ آج تک ایسی کوئی ٹیکنالوجی کیوں ایجاد نہیں کر سکے جس سے انسان خواہشات کم سے کم کر سکے اور اپنی آمدنی زیادہ سے زیادہ بڑھا سکے۔ کیا وجہ ہے کہ انبیاء کرام لوگوں کی خواہشات بڑھانے کے بجائے اسے کم کر دیتے ہیں اور ان کا رخ تبدیل کر دیتے ہیں، وہ قانون بدلنے کے بجائے فرد کے دل کو، ذہن کو بدل دیتے ہیں کوئی ایجاد یہ کام کیوں نہیں کر سکتی؟ سائنس و ٹیکنالوجی کی کوئی ایجاد سرمایہ داروں کے سوا کسی عام آدمی کی آمدنی میں کیوں اضافہ نہیں کرتی اس سوال کا جائزہ۔

☆ عطیہ فیضی کے مذہبی فرقے ''سلیمانی بوہروں'' کے افکار، عقائد، تنظیم، اور نظام کا پہلا جائزہ۔ اس فرقے کی مذہبی کتابوں، مذہبی شخصیات اور پاکستان و ہندوستان میں عبادت گاہوں اور قبرستانوں کے بارے میں نادر معلومات۔

☆ کراچی کے قدیم ترین قبرستان میوہ شاہ کے بارے میں چند نادر معلومات، اس قدیم قبرستان میں یہودی، ہندو، عیسائیوں کی قبریں آج بھی محفوظ اور موجود ہیں۔

☆ مغرب کے علماء وفضلاء کے سرقوں کا ایک مختصر جائزہ...... ان مغربی علماء نے عالم اسلام کی علمی تحقیقات کا کب کب اور کس طرح سرقہ کیا؟ ڈاکٹر فواد سیزگن کے خطبات کی روشنی میں ایک مختصر جائزہ۔ اس مختصر جائزے کی تفصیل آئندہ شماروں میں پیش کی جا سکے گی۔

☆ برعظیم پاک و ہند کے سب سے بڑے ادبی سارق نیاز فتح پوری کے سرقوں کا پہلا مفصل جائزہ۔ نیاز فتح پوری نے مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی، ابوالخیر مودودیؒ، مولانا عبدالسلام، مغربی مصنفین ومفکرین کی کتابوں سے کتنے اور کیسے سرقے کیے؟ دارالمصنفین کی کتاب سیرۃ الصحابیات کا سرقہ کس طرح کیا؟ اپنے بہنوئی کی کتاب کس طرح سرقہ کی؟ نگار کا خدا نمبر کس کی تصنیف تھی اور کیسے سرقہ ہوا؟

☆علمی و ادبی تحقیقی سرقے کی ایک نئی قسم کا تعارف، اس قسم کے موجد نواب صدیق حسن خان قنوجیؒ تھے جو خود نہایت وقیع علمی وتحقیقی کتابیں تصنیف کرتے اور اپنے کمسن بیٹوں کے نام سے شائع کر کے انھیں مصنفین کی صف میں شامل کرا دیتے تھے۔سرقے کی اس قسم کا اعادہ جاوید احمد خامدی کر رہے ہیں جن کے افکار ونظریات ان کے شاگرد ڈاکٹر فاروق خان کے نام سے منظر عام پر آ رہے ہیں۔ڈاکٹر فاروق کی کتابیں اسلام کیا ہے؟ مرد اور عورت سماجی تعلق کے آداب، جدید ذہن کے شبہات اور اسلام کا جواب اسلام اور عورت اصلاً غامدی صاحب کی کتابیں ہیں کیونکہ ڈاکٹر فاروق فن حدیث، فن اسماء الرجال اور عربی زبان سے ناواقف ہیں۔عامر گزر کی کتاب ماخذ دین بھی غامدی صاحب کے افکار کا چربہ ہے۔غامدی صاحب اپنے افکار، اپنے نام سے پیش کیوں نہیں کرتے؟ اس سوال کا تجزیہ۔

☆ ادارہ تحقیقات اسلامی علی گڑھ، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، جامعہ ملیہ دہلی، ڈاکٹر ذاکر حسین خان انسٹی ٹیوٹ، دار المصنفین اعظم گڑھ، مجلس نشریات الاسلام لکھنؤ، ندوۃ العلماء لکھنؤ، جامعہ ام القریٰ مکہ، کنگ عبد العزیز یونیورسٹی، مدینہ یونیورسٹی، اسلامک ریسرچ انسٹی ٹیوٹ اسلام آباد، ندوۃ المصنفین دہلی، انٹرنیشنل انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک تھاٹ ملیشیا، اسلامک ریسرچ اکیڈمی کراچی لاہور، اسلامک پبلی کیشنز لمیٹڈ، جماعت اسلامی ہندو پاکستان، مکتبہ دار العلوم کراچی، دار العلوم دیوبند، اسلامک فاؤنڈیشن لیسٹر نیروبی، انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد، ملیشیاء انٹرنیشنل یونیورسٹی، ابوالکلام آزاد، ریسرچ انسٹی ٹیوٹ، ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور، اقبال اکیڈیمی لاہور، تہران یونیورسٹی ایران، المورد ریسرچ انسٹی ٹیوٹ لاہور، قرآن اکیڈمی لاہور، آل پاکستان ایجوکیشنل سوسائٹی لاہور، اسلامک ریسرچ انسٹی ٹیوٹ لاہور، ہمدرد فاؤنڈیشن سے گزشتہ پچاس برسوں میں شائع ہونے والے علمی وتحقیقی کاموں، جدید سائنس وفلسفے کی تنقید اور اجتہادات کے ضمن میں دیے گئے فتاویٰ مطبوعات مضامین اور تحقیقات کا پہلا مبسوط اور مفصل تذکرہ۔

☆ آکسفورڈ یونیورسٹی پریس کی شائع شدہ کتب *[1]FINANCIAL MANAGEMENT IN PAKISTAN [2]MONEY AND BANKING IN PAKISTAN, [3]BUSINESS ETHICS IN PAKISTAN* اور کا جائزہ اور مبصرانہ تجزیہ۔

☆ سینٹ آگسٹن کی کتاب CITY OF GOD کی تلخیص اس کتاب میں City of God اور City of Man کا تصور دے کر مذہب کو کس طرح محدود کیا گیا اس کتاب نے عیسائیت کی شکست وریخت کے سلسلے میں جو کلیدی کردار ادا کیا اس کا تاریخی جائزہ، رومن ایمپائر سے ہولی ایمپائر تک اور چرچ فادر کے علمی وتحقیقی کاموں کا تنقیدی جائزہ۔

☆ Maxwebbr کی کتاب *CAPITALISM AND PROTESTANT ETHICS* کا تنقیدی

جائزہ، پروٹسٹنٹ ازم نے سرمایہ داری کے ارتقاء کے لیے کیا خدمات انجام دیں اور سرمایہ دارانہ نظام کے حلیف کے طور پر پروٹسنٹ ازم نے عیسائیت کو کیسے تباہ کیا اور آخر کار مغربی تہذیب فلسفے سے مابعد الطبیعیاتی سوالات کے خاتمے میں کیا کردار ادا کیا۔ عالم اسلام میں پروٹسٹنٹ ازم سے متاثر جدیدیت پسند مفکرین، متجددین چند علماء اور دانشوروں کے افکار کا تجزیہ جو مارٹن لوتھر بننے کی کوشش کر رہے ہیں اور عوام کو مشورہ دے رہے ہیں کہ وہ قرآن و سنت کی تشریح خود کر سکتے ہیں۔ اس سلسلے میں کسی تعلیم درس، مہارت کی ضرورت نہیں، قلب کے مفتی سے فتویٰ لے لیا جائے۔ عالم اسلام اور عالم عیسائیت کے متجددین کا تقابلی جائزہ بھی۔

☆Barrington Moore کی کتاب *SOCIAL ORGANS OF DICTATORSHIP AND DEMOCRACY: LORD AND PEASANT IN THE MAKING OF THE MODERN WORLD* کا ناقدانہ جائزہ۔

☆Mullah & Swift کی کتاب LIBERALS & COMMUNITARIONS پر تبصرہ۔

☆Noam Chomsky کی کتاب PROPAGANDA & PUBLIC MIND کی روشنی میں ذرائع ابلاغیات کے اثرات کا جائزہ۔

☆ استنبول سے شائع شدہ WORLD BIBLIOGRAPHY OF TRANSLATION OF THE MEANING OF THE QURAN PRINTED TRANSLATIONS [1515-1980] اور WORLD BIBLIOGRAPHY OF TRANSLATIONS OF THE MEANING OF THE QURAN. [TRANSCRIPTS 700 TO 1996. کا مبسوط تعارف وتبصرہ۔

☆Daniel W. Brown کی کتاب TRANSLATION RE THINKING TRADITION IN MODERN ISLAMIC THOUGHT [کیمبرج] پر تبصرہ۔

☆Paul Kingston کی کتاب BRITAIN AND THE POLITICS OF MODERNIZATION IN THE MIDDLE EAST کا تنقیدی جائزہ۔

☆ علی محمد رضوی کے ایم فل کے مقالے FOACAULT'S CONCEPTION OF "FOUCAULDIAN STRUGGLES" AND THE POSSIBILITY OF SYESTEM WIDE RESISTANCE کا تعارف وتبصرہ

☆ ڈاکٹر وہبہ زحیلی کی معرکۃ الآراء الفقہ الاسلامی وادلتہ کی تلخیص اور تبصرہ۔

☆ علامۃ الشام علامہ جمال الدین قاسمی کی تفسیر ''محاسن التاویل'' تعارف وتبصرہ

☆ زیدی شیعہ فرقے کے عالم علامہ شوکانیؒ کی ''نیل الاوطار'' اور ''فتح القدیر'' عالم اسلام کے تمام مکاتب فکر کے یہاں پڑھی یا پڑھائی جاتی ہے۔ کیا وجہ ہے کہ علامہ شوکانی کی کتابوں کا حوالہ دیتے ہوئے سنی علماء بھی تعرض نہیں کرتے؟ علامہ شوکانی اوران کی تصانیف سے متعلق مختلف مکاتب فکر کے علمی وتنقیدی وتحقیقی کاموں کا پہلا جائزہ۔

☆ ملاجیونؒ کی ''التفسیرات الاحمدیہ'' اور مولانا اشرف علیؒ تھانوی کی زیرہدایت مرتبہ فقہی تفسیر احکام القرآن کا تقابل

☆ قاضی عبدالجبار معتزلی کی کتاب تنزیہ القرآن عن المطاعن کا ترجمہ، تعارف اور تبصرہ۔

☆ جامعہ ازہر سے شائع شدہ تفسیر مجمع البیان [دس جلد] علامہ ابوعلی طبرسی کا محاکمہ۔

☆ Davidlrving جسے یہودیوں کے قتل عام کے واقعات سے انکار کے جرم میں سزا دی جا رہی ہے اس کی کتاب HITLOR'S WAR کی تلخیص اور تبصرہ اس کی دیگر کتابوں کا تعارف۔

☆ Victor Davis Hanson کی کتاب CARNAGE & CULTURE: LAND MARK BATTLES IN THE RISE OF WESTERN POWER پر تنقید وتبصرہ۔

☆ فرانس میں مسلمانوں کی تعداد پچاس لاکھ اور یہودیوں کی تعداد صرف چھ لاکھ ہے۔ پورے یورپ اور فرانس میں دونوں اقلیتوں کی تعداد دیگر اقلیتوں کے مقابلے میں سب سے زیادہ ہے۔ اس تناظر میں یہودی نوجوان الان حلیمی کی موت کو فرانسیسی وزیر داخلہ Sarkozy مذہبی چپقلش کا نتیجہ قرار دینے سے انکار کر رہے ہیں تا کہ مذہبی تصادم کو روکا جائے جب کہ یہودی اقلیت اسے مذہبی رنگ دینا چاہتی ہے۔ یورپ کے تمام ملکوں میں مذہبی اقلیتوں کے بارے میں اعداد وشمار کا تجزیہ۔

☆ Elizabeth Poole کی کتاب MUSLIMS AND THE NEWS MEDIA پر تجزیاتی تبصرہ۔

☆ Peter Boxall کی کتاب 1001 BOOK YOU MUST READ BEFORE YOU DIE کا تعارف، تبصرہ اور تنقید۔

☆ Regula Burckhardt کی کتابوں

*[1] THE MUSLIM COMMUNITY IN NORTH AMERICA*

*[2] THE MUSLIM FAMILIES IN NORTH AMERICA*

*[3] MUSIC AND MARX-IDEAS, PRACTICE AND POLITICS*

*[4] SUFI MUSIC OF INDIA AND PAKISTAN: SOUND, CONTEXT AND MEANING IN QAWWALI.*

کا ناقدانہ تجزیہ، تعارف، تبصرہ۔

☆Bernard Lewis کی کتابوں *[1]WHAT WENT WRONG [2] THE MIDDLE EAST. [3] THE ARABS IN HISOTRY. [4] THE MUSLIM DISCOVERY OF EUROPE. [5] THE POLITICAL LANGUAGE OF ISLAM. [6] RACE AND SLAVERY IN MIDDLE EAST [7] CULTURES IN CONFLICT: CHRISTIANS, MUSLIM AND JEWS IN THE AGE OF DISCOVERY* کا ناقدانہ مطالعہ و تجزیہ ان کتابوں کے مصنف امریکی صدر کے مشیروں میں شامل ہیں اور اسلام سے طاقت کے ذریعے نمٹنے کے فلسفے پر یقین رکھتے ہیں۔

☆Eric Hobsbawn کی کتابوں *[1789-1848] THE AGE OF REVOLUTION، THE AGE OF CAPITAL [1848-1875]، THE AGE OF EMPIRE [1875-1914]* کی روشنی میں مغربی استعمار کی تاریخ کے سفر کا جائزہ۔

☆George Rude کی کتاب EUROPE IN THE EIGHTEENTH CENTURY پر تجزیاتی تبصرہ۔

☆Friedrich Heer کی کتاب .THE MEDIEVAL WORLD

☆Beasly, Bowle, Bowra, Dason, Ronald Oliver کی کتابوں

*[1] THE JAPANESE EXPERIENCE. [2] THE ENGLISH EXPERIENCE. [3] THE GREEK EXPERIANCE. [4] THE CHINESE EXPERIENCE. [5] THE AFRICAN EXPERIENCE.* پر تبصرہ۔

☆Freidrich Katz کی کتاب ANCIENT AMERICAN CIVILIZATIONS پر ناقدانہ تبصرہ۔

☆Donal Read کی کتاب THE POWER OF NEWS: THE HISTORY OF REUTER پر تبصرہ دنیا کی سب سے بڑی خبر رساں ایجنسی رائٹر آغاز سے اپنے دور عروج تک کیسے پہنچی؟

☆Massod & Powes کی کتاب ISLAMIC LEGAL INTER PETATION MUFTIS & THEIR FATWAS کا تنقیدی جائزہ اپنے موضوع پر اہم ترین کتاب جس میں عہد بہ عہد فتویٰ نویسی کا جائزہ لیا گیا ہے اور اسلامی تاریخ میں شرعی عدالتی نظام اور علماء کرام کے افتاء کی اہمیت و ضرورت کا جائزہ لیا گیا ہے۔ تمام اسلامی عدالتیں مختلف مکاتب فکر کے علماء سے اپنے فیصلوں کے سلسلے میں فتاویٰ طلب کرتی تھیں ان فتووؤں کی تاریخ۔

☆Theda Skocpol کی کتاب SOCIAL REVOLUTIONS IN THE MODERN

WORLD کا ناقدانہ جائزہ اور فرانسیسی، روسی، چینی، ایرانی انقلابات کا ایک نئے تناظر میں تجزیہ۔

☆یونانی فلسفے کی مبادیات سمجھنے کے لیے درج ذیل کتابوں کی تلخیص اور تبصرہ۔

**Hammilton, E. and Cairus, H.**

[1] THE COLLECTED DIALOGUES OF PLATO:

Jowelt, B.

[2] THE DIALOGUES OF PLATO:

[3]THE WORKS OF ARISTOTLE: TRANSLATED INTO ENGLISH. 12 VOL. Ed by J. A. Smith and W.D. Ross.

[4] THE BASIC WORKS OF ARSTOTLe:

Edited with introduction by Richard MCKeon.

[5] PLOTINUS: ENNEADS.

☆فلسفہ سائنس اور عیسائیت کی وحدت جس نے آخر کار ستر ہویں صدی میں عیسائیت کو ختم کر دیا اس سفر کی داستان سمجھنے کے لیے درج ذیل کتابوں کی تلخیص وتبصرہ۔ [6] St. Augustine:

[1] ON THE FREE CHOICE OF THE WILL [2] THE CITY OF GOD.

[3] CONFESSIONS.

John Scotus Ericigenaکی *ON DECISION OF NATURE (Periphyseon)*

[1] St. Auselumکی *PROSLOGION*

Thomas Aquinas کی *[1] THEOLOGICA [2] THE PRINCIPLES OF NATURE [3] ON BEING AND ESSENCE.* جیسی اہم کتابوں کا تجزیہ، تبصرہ، تاریخی جائزہ۔ اس مطالعے کے بغیر مغربی اصطلاحات فریڈم، Equality، Tolerance، Human Being، Humainism کے معنی سمجھے نہیں جا سکتے اور نہ ہیومن رائٹس میں مضمر کفر کی گہرائیوں تک نظر پہنچ سکتی ہے۔

سائنس، ٹیکنالوجی اور جدیدیت، مغربی فکر وفلسفے کی اصلیت، حقیقت، ماہیت کو سمجھنے کے لیے ساحل کے آئندہ شماروں میں علماء کرام کے لیے درج ذیل مغربی فلاسفہ ومصنفین کی ان کتابوں کی تلخیص اور تنقید پیش کی جائے گی۔ اس طرح مغربی فلسفے کی تین سو سالہ تاریخ ڈیکارٹ اور کانٹ سے لے کر عصر حاضر کے سب سے بڑے فلسفی Deleuze پر ختم ہو جائے گی، جس کے بارے میں فوکالٹ نے کہا تھا کہ اکیسویں صدی Deleuze کی صدی

ہوگی۔ڈلیوزکو Philosopher of Desires بھی کہا جاتا ہے۔ڈلیوز نے خودکشی کرلی تھی۔

جدیدیت کے پہلے فلسفی Rene, Descartes کی کتابوں *[1] DISCOURSE ON METHOD*
*[2] MEDITATIONS.*

**[11] Baruch spinoza: ETHICS**

*[1] Gottoried Wilhelm von Leibnize: [2] DISCOURSE ON METAPHYSICS [3] MORADOLOGY*

**جان لاک[John Lock]**

*[1] AN ESSAY CONCERNING HUMAN UNDERSTANDING [3] A LETTER CONCERNING TOLERATION [3] CONCERNING CIVIL GOVERNMENT.*

**George Berkeley** کی کتاب

*THE PRINCIPLES OF HMAN KNOWLEDGE.*

**David Hume**

*[1] AN INQUIRY CONCERNING HUMAN UNDERSTANDING*
*[2]DIALOGUES CONCERING NATURAL RELIGION.*

**Immauel Kant:**

*[1] CRITIQUE OF PURE REASON [2]CRITIQUE OF PRACTICAL REASON [3] CRITIQUE OF JUDGMENT [4]GROUNDWORK OF THE METAPHYSICS OF MORALS [5]WHAT IS ENLIGHTENMENT*

**George Fridrich Hegel**

*[1] PHILOSOPHY OF RIGHT [2] PHILOSOPHY OF HISTORY [3]PHENOMENOLOGY OF MIND*

Karl Mar Das capital (4 vols)

**Friedrlch Nietzsche:**

*[1] THE BIRTH OF TRAGEDY [2] UNTIMELY MEDITATIONS [3] THUS SPAKE ZERATHUSTRA [4] THE GENEALOGY OF MORALS*

*[5] BEYOND GOOD AND EVIL.*

**Ayer, Alfred Jules:** Language, Truth and Logic.

**Derrida, Jacques**

*[1] OF GRAMMATOLOGY. [2] WRITING AND DIFFERENCE. [3]MARGINS OF PHILOSOPHY.*

**Dewey, John**

*[1] RECONSTRUCTION IN PHILOSOPHY. [2] THEORY OF VALUATION. [3] HUMAN NATURE AND CONDUCT.*

**Dilthey, Wilhelm:** *INTRODUCTION TO THE HUMAN SCIENCES.*

**Foucault, Michel**

*[1] MADNESS AND CIVILIZATION [2] THE ORDER OF THINGS [3] THE ARCHAEOLOGY OF KNOWLEDGE [4] DISCIPLINE AND PUNISHMENT*

**Gadamer,Hans, George:** *[1] TRUTH AND METHOD.*

**Habermas, Jurgen**

*[1] THE PHILOSOPHICAL DISCOURSE OF MODERNITY [2]THE THEORY OF COMMUNICATIVE ACTION (2 VOLS)*

**Heideger, Martin**

*[1] BEING AND TIME [2] QUESTION CONCERNING TECHNOLOGY.*

**Husserl, Edmun** *[1] LOGICAL INVESTIGATIONS*

**James, William**

*[1] THE VARIETIES OF RELIGIOUS EXPERIENCE [2]PRAGMATISM*

**Peirce, Charles:** *[1] SOME CONSEQUENCES OF FOUR CAPACITIES.*

**Popper, Karl**

*[1] OBJECTIVE KNOWLEDGE [2] THE OPEN SOCIETY AND ITS ENEMIES*

**Rawls, John**

*[1] A THEORY OF JUSTICE. [2] POLITICAL LIBERALISM*

**Ricoeur Paul**

*[1] HISTORY AND TRUTH [2] THE CONFLICT OF INTERPRETATION [3] THE ROLE OF METAPHOR.*

**Rorty, Richard**

*[1] CONTINGENCY, IRONY AND SOLIDARITY [2]OBJECTIVITY, RELATIVISM AND TRUTH*

**Wittgensteien, Ludwigl**

*[1] PHILOSOPHICAL INVESTIGATION*

**Gilles Deleuze and Felix Guttari**

*[1] ANTI OEDIPUS [2] THOUSAND PLATEOUS [3] WHAT IS PHILOSOPHY.*

☆ ڈاکٹر مونس احمر کی اہم ترین کتاب TOLERANCE AND TERRORISM IN SOUTH ASIA 1971-2004، ڈاکٹر مونس احمر نے گزشتہ تیس برس کے دوران جنوبی ایشیا میں دہشت گردی پر مبنی تمام واقعات و حادثات کی ایک مبسوط تاریخ مرتب کر دی ہے۔ دہشت گردی کے موضوع پر اپنی نوعیت کا یہ پہلا تحقیقی کام ہے جس میں الگ الگ واقعات کی نشاندہی کی گئی ہے۔ یہ کتاب اس سوال کو تقویت پہنچاتی ہے کہ اگر دہشت گردی تیس برس پہلے ہو رہی تھی تو مغرب کیوں خاموش رہا؟ اس نے دہشت گردی کے خلاف جنگ کیوں شروع نہ کی؟ دہشت گردی کی اصطلاح نیا مغربی استعماری جال ہے جس کے ذریعے مغرب نئی نو آبادیات قائم کرے گا، دنیا پر قبضے کے لیے دہشت گردی کو آلہ بنائے گا اور اپنی استعماری تاریخ کے بجائے طاقت کے بل پر دہرائے گا۔

☆ اقبال نے کہا تھا ع لوح بھی تو، قلم بھی تو، تیرا وجود الکتاب، ع میں موت ڈھونڈتا ہوں زمین حجاز میں، ع خوشا وہ دور کہ دیدار عام تھا اس کا، ع ہجرتِ مدفونِ یثرب میں یہی مخفی ہے راز، اور اقبال عظیم نے کہا ۔ ہو میسر زمیں پر یا زیر زمیں، مجھ کو طیبہ میں اک اپنا گھر چاہیے، ۔ ایسا کوئی سلطان زمانے میں دکھا دو، مٹی کا دیا جس کے شبستاں میں جلا ہو۔ نعت رسول کریمؐ نے اقبال سے اقبال عظیم تک ارتقاء و تغیر کے کئی رنگ بدلے ہیں۔ علامہ اقبال سے لے کر پروفیسر اقبال عظیمؒ تک اردو، عربی، فارسی نعتیہ شاعری کے ارتقاء کی تاریخ اس تجزیے میں اردو،

عربی، فارسی نعتیہ شاعری کا تقابلی جائزہ بھی پیش کیا جائے گا۔

ساحل درج ذیل عنوانات سے مستقل سلسلے شروع کرنے کا ارادہ رکھتا ہے جس کے لیے آپ کے قلمی تعاون کی بھی ضرورت ہے۔

☆اپنے شاہوں کو یہ امت بھولنے والی نہیں: عالم اسلام کے شہنشاہوں کے عجیب وغریب کارناموں، واقعات، اور شریعت سے محبت کی روداد پر مشتمل ایک منفرد نوعیت کا تاریخی تذکرہ۔ اس غلط تصور کی تردید کہ ایک اسلام کی تاریخ ہے، دوسری مسلمانوں کی تاریخ اور دوسری تاریخ کا پہلی تاریخ سے کوئی تعلق نہیں۔ اس تصور کے ذریعے عہد خلافت راشدہ کے بعد کی پوری تاریخ کا انکار کر دیا گیا۔ کوئی قوم اپنی تاریخ کے بغیر اپنا سفر طے نہیں کر سکتی۔ مسلمانوں کو اپنی تاریخ سے کاٹنے، اپنی تاریخ کو قابل شرم گرداننے اور اپنے اکابرین کی توہین وتذلیل پر آمادہ کرنے والے فکری رجحانات کے اصل مقاصد کا تعین اور اس گمراہی کی فلسفیانہ بنیادوں کی تلاش۔ مسلمانوں کی تاریخ کا قرآن وسنت کی روشنی میں ایک نیا جائزہ اور بے شمار تاریخی افسانوں اور من گھڑت مغالطوں کا تنقیدی تجزیہ۔

دل ہمارے یاد عہد رفتہ سے خالی نہیں — اپنے شاہوں کو یہ امت بھولنے والی نہیں
اشک باری کے بہانے ہیں یہ اجڑے بام ودر — گریہ پیہم سے بینا ہے ہماری چشم تر
دہر کو دیتے ہیں موتی دیدہ گریاں کے ہم — آخری بادل ہیں اک گزرے ہوئے طوفاں کے ہم

☆خزاں میں مجھ کو رلاتی ہے یاد فصل بہار:
تاریخ ملت اسلامیہ کے عجیب وغریب واقعات کا سلسلہ۔

اس شخص کی ہم پر تو حقیقت نہیں کھلتی: ہوگا یہ کسی اور ہی اسلام کا بانی، جدیدیت پسند مسلم دانشوروں وحید الدین خان، یوسف قرضاوی، جاوید غامدی، ڈاکٹر منظور احمد، ڈاکٹر رشید جالندھری، ڈاکٹر خالد مسعود وغیرہ کے افکار و نظریات کا تنقیدی جائزہ۔ فقہ اقلیات کے نام پر مغرب کے مسلمانوں کو اسلام سے دور کرنے اور مغربی تہذیب ثقافت وفلسفے میں ضم ہو جانے کے لیے دیے گئے فتوؤں کا جائزہ۔

☆ مغرب کی وادیوں میں گونجی اذاں ہماری: عالم مغرب میں اسلام کے قافلوں کی سرگزشت مغرب میں مسلم بیداری کی لہر کا تجزیہ، جدیدیت وروایت، ایمان ومادیت کے مابین کشمکش،

☆ دیر وحرم میں گونج رہا ہے نغمہ ہم دل والوں کا: عالم اسلام کے مخلص، راسخ العقیدہ مفکرین، مصنفین، محققین اور مجاہدین اسلام کے کارناموں کا تذکرہ، جنھوں نے خون سے اور قلم سے اپنے ایمان کی شہادت تحریر کی۔

☆ ہے ترک وطن سنت محبوب الٰہی: دنیا بھر میں مہاجرین کی ستر فی صد تعداد مسلمانوں پر مشتمل ہے جو اپنوں اور غیروں کے مظالم کے باعث ترک وطن پر مجبور ہو گئے ہیں۔ ان مہاجرین کی سرگزشت اور تاریخ۔

☆ارشاد نبوت میں وطن اور ہی کچھ ہے: مسلمانوں میں قوم پرستی کے ذریعے اٹھنے والی تحریکوں کا تاریخی جائزہ اور

ان مسلم قوم پرستوں کی شخصیات، افکار اور کردار کا جائزہ جو سرسید احمد خان، جمال الدین افغانی، مفتی عبدہٗ، کمال اتاترک، وغیرہ کی شکل میں عالم اسلام کی سمت سفر تبدیل کرنے میں مصروف عمل تھے۔

☆ آخری بادل ہیں اس گزرے ہوئے طوفان کے ہم: عصر حاضر میں راسخ العقیدہ علماء، تحریکوں کی خدمات، قربانیوں اور کتابوں کا تازہ ترین تذکرہ۔

☆ ہے اگر مجھ کو کوئی خطرہ تو اس امت سے ہے: عالم کفر کو مسلمانوں سے اصل خطرہ کیا ہے؟ ایک زوال پذیر انحطاط شدہ ملت سے کفر کیوں خائف ہے اس ملت کی خاکستر میں کون سا شرار آرزو ہے جو دشمن کو لرزاں رکھتا ہے، عالم کفر کے محققین کی تحقیقات میں سے لاحق خطرات کی فہرست۔

☆ کس طرح ہوا کند ترا نشتر تحقیق: عالم اسلام میں تحقیق کے زوال کی دل دوز داستان ماضی میں تحقیق کی شان کا تذکرہ۔

☆ سُنی نہ مصر و فلسطیں میں وہ اذاں میں نے: عالم اسلام کے مصنفین کے خون میں ڈوبے ہوئے شہ پارے

☆ یہ امت وقت سے پہلے قیامت کر نہ دے برپا: عالم کفر کی ان کتابوں اور جائزوں کا جائزہ جن میں عالم اسلام کی جانب سے قیامت برپا کرنے کا امکان ظاہر کیا گیا،

☆ رواں دریائے خوں امت کے زخمی دیدۂ تر سے: عالم اسلام پر ٹوٹنے والے مصائب وآلام کا شماریاتی جائزہ۔

☆ تو جہاں کے تازہ فتنوں سے نہیں ہے باخبر: عالم اسلام اور عالم کفر میں برپا ہونے والے تازہ فتنوں کا جائزہ۔ ان فتنوں کی مطبوعات، فتاویٰ، تحریروں کا تجزیہ۔

☆ لوح بھی تو قلم بھی تو تیرا وجود الکتاب: احادیث کے ذخیرے سے سیرت رسول کے اوراق۔

☆ اجتہاد...... مشرق میں ہے تقلید فرنگی کا بہانہ: گزشتہ ایک صدی میں اجتہاد کے نام پر عالم اسلام میں الحاد کو عام کرنے کی کوششوں کا جائزہ اور ملحد مجتہدین کے افکار، کتابوں اور اجتہادات کا مفصل ناقدانہ جائزہ۔

☆ اس قوم میں مدت سے وہ درویش ہے نایاب: تاریخ اسلام سے فقراء، زاہدوں، عابدوں کے واقعات۔

☆ اگر شکست نہیں ہے تو اور کیا ہے شکست: دنیا بھر میں اسلامی تحریکوں کی پسپائی کی وجوہات کا جائزہ۔ پیہم شکستوں کے باوجود اسباب شکست کا تجزیہ کرنے سے گریز کیوں؟ شکست کی دو اہم وجوہات کفر کی حقیقت سے ناواقفیت زہد سے محرومی اور دنیا پرستی کے رویے کی تاریخی وجوہات کا تعین، اسلامی تحریکیں جمہوری عمل کے ذریعہ کس طرح رفتہ رفتہ مغربی اور الحادی سانچے میں ڈھل رہی ہیں۔ اسلامی اقدار کا زوال اور مغربی قدروں کا فروغ، فکر آخرت حب دنیا سے نجات کے معاملے میں اسلامی تحریکوں جماعتوں کی سرد مہری کا جائزہ۔

☆ کیا دنیا میں غلبہ دین کے طریقے صرف وہی ہیں جو مغرب نے دیے ہیں؟ کیا مغرب کے متعین کردہ راستوں کے سوا کسی دوسرے راستے، ذریعے اور طریقے سے دین غالب نہیں ہوسکتا؟ کیا اسلام غلبہ کے لیے جمہوریت، فریڈم سائنس، ٹیکنالوجی، پروگریس، ویلفیئر کا محتاج ہے؟ کیا انبیاء نے دین کا غلبہ انہی ذریعوں سے کیا تھا؟ کیا

پروگریس کا مطلب لذت [Pleasure] میں اضافے کے سوا کچھ اور بھی ہے؟ کیا لذت میں اضافہ سرمایے کے بغیر ممکن ہے؟ کیا فریڈم کا مادی پیکر ارتکاز سرمایہ کے سوا کچھ اور ہے؟ کوئی شخص سرمایے کے بغیر فریڈم کا تصور کر سکتا ہے؟ کیا فریڈم کا مطلب To Choose the choices یا To Prefer the prefrences کے سوا کچھ اور ہے؟ کیا فریڈم کی مادی شکل Capital کے سوا کچھ اور ہے؟ کیا فریڈم کا مطلب To reject religion کے سوا کچھ اور ہے؟ کیا پروگریس فریڈم کے بغیر ممکن ہے؟ کیا pleasure سرمایہ Capital کے بغیر مل سکتا ہے؟ کیا مارکیٹ میں کوئی آدمی Capital کے بغیر اپنی فریڈم کا اظہار کر سکتا ہے؟ کیا کیپٹل فریڈم پروگریس ایک دوسرے کے ہمزاد ہیں؟ کیا سرمایہ کی غلامی کے بغیر دنیا میں تصور فریڈم پنپ سکتا ہے؟ مذہب پروگریس اور فریڈم میں سب سے بڑی رکاوٹ کیوں ہے؟ کیا دنیا کا کوئی مذہب پروگریس یعنی Pleasure میں زیادہ سے زیادہ اضافے کی اجازت دیتا ہے؟ کیا مذہب ہر شخص کو Pleasure کے زیادہ سے زیادہ حصول کے لیے زیادہ سے زیادہ Capital جمع کرنے کی اجازت دیتا ہے؟ کیا فریڈم کا ترجمہ آزادی درست ترجمہ ہے؟ کیا اصطلاح کا ترجمہ اردو میں کیا جا سکتا ہے؟ کیا لفظ اور اصطلاح میں فرق دونوں کے معنی میں فرق پیدا نہیں کرتا؟ ان مباحث پر گفتگو۔

☆ فارابی کی احصاء العلوم کی روشنی میں فارابی کے افکار، تقسیم علوم، مابعد الطبیعیات، سائنس، فلسفہ کے بارے میں فارابی کی تحقیقات کا جائزہ۔ فارابی کے فکر و فلسفے کو امام غزالیؒ نے کیسے بے اثر کیا؟

☆ امام غزالیؒ کی کتابوں جواہر القرآن، قواعد العقائد، مِحک النظر فی المنطق، حجت الحق وقواسم الباطنیہ، الرسالۃ الالدینہ، کا نئے انداز سے مطالعہ اور تبصرہ۔

☆ قطب الدین الشیرازی کی شخصیت خدمات کا جائزہ، فیلسوف شیرازی کی کتابوں درۃ التاج، شرح حکمت اشراق، نہایت الادراک فی درایت افلاک، التحفۃ الشریعہ فی الحیۂ، رسالۃ التحقیق فی الجبر، شجرۃ الایمان، شرح الاالسنۃ، جامع الاصول، فتح المنان فی تفسیر القرآن، فی مشکلات القرآن کی روشنی میں الشیرازی کے فکر و نظر کا جائزہ، ان کی فلسفیانہ، سائنسی، دینی، صوفیانہ خدمات کا جائزہ۔ علوم نقلیہ میں شیرازی کے کام کا ناقدانہ تجزیہ۔

☆ E.Gilson کی کتاب HISTORY OF CHRISTION PHILOSOPHY IN THE MIDDLE AGES کا جائزہ۔

☆ I. Husik کی کتاب HISTORY OF MEDIEVAL JEWISH PHILOSOPHY کا تنقیدی جائزہ۔

☆ G. Makdisi کے ایک اہم مضمون اور کتاب MUSLIM INSTITUTION OF LEARNING IN ELEVENTH CENTURY

THE RISE OF COLLEGES: INSTITUTION OF LEARNING IN

ISLAM AND THE WEST. پر تبصرہ۔

☆ممتاز جدیدیت پسند مفکر اور محقق ڈاکٹر حسین نصر کی کتابوں کا پہلا مفصل ناقدانہ جائزہ۔

[1] THREE MUSLIM SAGES

[2] SCIENCE AND CIVILIZATION IN ISLAM

[3] THE SCIENCE PHILOSOPHY AND SUFIISM

[4] ISLAMIC SCIENCE. AN ILLUSTRATED STUDY

[5] ISLAMIC LIFE AND THOUGHT

[6] AN INTRODUCTION TO ISLAMIC COSMOLOGICAL DOCTRINES

☆ ڈاکٹر فضل الرحمان کی کتابوں [1] STUDIES IN ARABIC PHILOSOPHY, [2] PROPHECY IN ISLAM PHILOSOPHY AND ORTHODOXY, [3] THE DEVELOPMENT OF ARABIC LOGIC کا جائزہ اور تبصرہ۔

A. S. Trition کی مرتبہ کتاب MATERIALS ON MUSLIM EDUCATION IN THE MIDDLE AGES

☆Von-Grunebaum کی مرتبہ کتاب LOGIC IN CLASSICAL ISLAMIC CULTURE کی تلخیص وتبصرہ۔

☆امریکن اکیڈیمی فار جیوش ریسرچ کی روداددوں کا جستہ جستہ جائزہ اور تبصرہ ونقد۔

☆احمد دین امرتسری کی میراث پر اردو کتاب ''معجزۃ قرآن'' جو بعد میں ''الوراثت فی القرآن'' کے نام سے شائع ہوئی جس کا سرقہ کر کے حافظ اسلم جیراج پوری نے اسے عربی میں اپنے نام سے منتقل کیا اور کتاب کا نام ''الوراثت فی الاسلام'' رکھا۔اس کتاب کے بعض حصوں پر مولانا موسیٰ جاراللہ کی تنقید، صحیفۃ الفرائض کی روشنی میں چند اہم تنقیدی تبصرے۔حافظ اسلم جیراج پوری کے دیگر سرقوں کا بھی جائزہ۔

☆ابن حزم اندلسیؒ کی اجماع پر نادر کتاب ''مراتب الاجماع'' کا جائزہ، اس کتاب پر امام ابن تیمیہؒ نے حاشیے تحریر فرمائے تھے اور علامہ زاہد الکوثریؒ نے اس کی تصحیح وترتیب کر کے ''نقد ومراتب الاجماع'' کے نام سے اپنی آراء کے ساتھ شائع کیا تھا۔علامہ کوثریؒ کے اس نسخے کی روشنی میں اجماع کے بارے میں چند اہم مباحث۔

☆ آسٹریلیا، جاپان اور امریکہ چین کی صنعتی ترقی اور اس کے نتیجے میں متوقع عسکری ترقی پر بند باندھنے کے لیے خفیہ صلاح مشوروں میں مصروف ہیں۔ان تینوں ممالک کا چین سے کیا تنازعہ ہے؟ اس تنازعے کی بنیادوں کا جائزہ؟ ۲۰۰۵ء میں امریکی کا دفاعی میزانیہ [بجٹ] ۴۰۰ بلین ڈالر تھا جو دنیا کی تاریخ کا بھاری ترین بجٹ ہے۔

اس کے برعکس چین دفاع پر صرف ۳۵ بلین ڈالر خرچ کرتا ہے لیکن امریکہ چین کو متنبہ کر رہا ہے کہ وہ دفاع پر اپنے اخراجات کا عمل شفاف رکھے اور خفیہ دفاعی پروگرام نہ چلائے۔ امریکہ کی جانب سے چین کو دیئے جانے والے احکامات کا پس منظر کیا ہے؟ کیوبا، برازیل، وینزویلا، ارجنٹائنا، بولیوا، ایکواڈور میں بائیں بازو کی حکومتیں کیا امریکہ کے لیے کوئی خطرہ ہیں؟ بائیں بازو کی اجتماعی سرمایہ داری اور امریکہ کی انفرادی سرمایہ داری میں کوئی جوہری فرق نہ ہونے کے باوجود ان کے مابین اختلافات کی حقیقت کیا ہے؟ کیا چین جنوبی امریکا میں اپنا اثر ورسوخ بڑھا سکتا ہے؟ کیا چین امریکہ کی مدمقابل ریاست ہے؟ کیا سرمایہ داری نے چین کی سادگی، سخت کوشی، اور عیش و عشرت سے دوری کی زندگی کو تباہ و برباد کر کے اسے ننانوے کے پھیر میں مبتلا نہیں کر دیا؟ کیا چین سرمایہ داری کا کل پرزہ بننے کے بعد امریکہ سے مقابلہ کر سکتا ہے؟ سرمایہ داری نے روس کو سرنگوں کر دیا تو چین اس کا مقابلہ کیسے کر سکتا ہے؟ کیا چین سرمایہ دارانہ طرز زندگی مکمل طور پر اختیار کر کے سرمایہ دارانہ نظام کا محافظ بننے پر آمادہ ہے اور کیا وہ مستقبل میں تحفظ سرمایہ داری کے لیے امریکہ کی جگہ لے سکتا ہے؟ چین طاقت کا نیا مرکز ہے یا سرمایہ دارانہ نظام کا مرکز جو مستقبل میں متبادل امریکہ بننے کی اہلیت رکھتا ہے؟ کیا سرمایہ دارانہ نظام کے دو عالمی خادموں کی بڑھتی چڑھتی ہوئی طاقت نسل پرستی کی جنگ میں تبدیل ہوسکتی ہے؟ چین کی صنعتی ترقی صرف اور صرف برآمدات پر منحصر ہے۔ کیا برآمدات پر پابندی لگا کر یا جاپان کے ذریعے چین سے سستی مصنوعات منڈی میں مہیا کر کے چین کا ناطقہ بند کیا جا سکتا ہے؟ دنیا میں ابھرنے والی نئی کشمکش کا جائزہ۔

☆ الطاف حسین حالی کے ''مسدس''، مدوجزر اسلام'' کا ایک نئے تناظر میں مطالعہ، اس مسدس کے بعض بند جدیدیت کا شاہکار ہیں اور مغربی فکر و فلسفے سے خواجہ صاحب کی ناواقفیت کا ثبوت بھی۔ مسدس مسلمانوں کے زوال کی صرف ایک ہی وجہ بیان کرتا ہے ''مادی ترقی میں زوال'' کیا مسدس کا یہ تجزیہ درست ہے؟ حالی کی جدیدیت ملاحظہ کیجیے

۔ لبرٹی میں جو آج فائق ہیں سب سے بتائیں کہ لبرل بنے ہیں وہ کب سے ۔ سدا ایک ہی رخ نہیں ناؤ چلتی چلو تم ادھر کو ہوا ہو جدھر کی ۔ ارسطو کے مردہ فنوں کو جلایا فلاطون کو زندہ پھر کر دکھایا ۔ ہر اک شہر و قریہ کو یونان بنایا مزا علم و حکمت کا سب کو چکھایا ۔ پڑی خاک ایتھنز میں جاں یہیں سے ہوا زندہ پھر نام یوناں یہیں سے ۔ کہ جن کی رصد کے یہ باقی نشان ہیں وہ اسلامیوں کے منجم کہاں ہیں ۔ شریعت کے جو ہم نے پیمان توڑے وہ لے جا کے سب اہل مغرب نے جوڑے ۔ نکموں کے ہیں سب یہ دلکش ترانے بگاڑا دمشق اور بغداد اسی نے ۔ نہ گھر میں غنیم اور دشمن کا کھٹکا نہ باہر ہے قزاق و رہزن کا کھٹکا ۔ نمازیں پڑھو بے خطر معبدوں میں ۔ اذانیں دھڑلے سے دو مسجدوں میں ۔ مدار اب فقط علم پر ہے شرف کا کہ باقی ہے ترکہ یہی اک سلف کا

نہیں اب تک اصلا خبر ہم کو یہ بھی
کہ ہے کون مردار کتیا ترقی!